

ہُنَا سَبَّحْ اِيَّاهُ الْاَلْحَمْدُ عَلٰی اَيُّوْمِ الْاَيَّامِ
سلسلہ مطبوعات شاہ ابوالخیر اکاڈمی

مَنَاجِحُ السَّيْرِ

و مَنَاجِحُ الْخَيْرِ

ابوالحسن زید مجددی فاروقی عفی اللہ عنہ و عن الدیہ حسن الیہما ولہ

درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر خانقاہ حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہما،
شاہ ابوالخیر مارگ، دہلی۔

کال پبلک مل

ماہی عبدالغفار و پرن تاجران کتب ارگت بازار قندھار افغانستان ۲۲۳۰
marfat.com

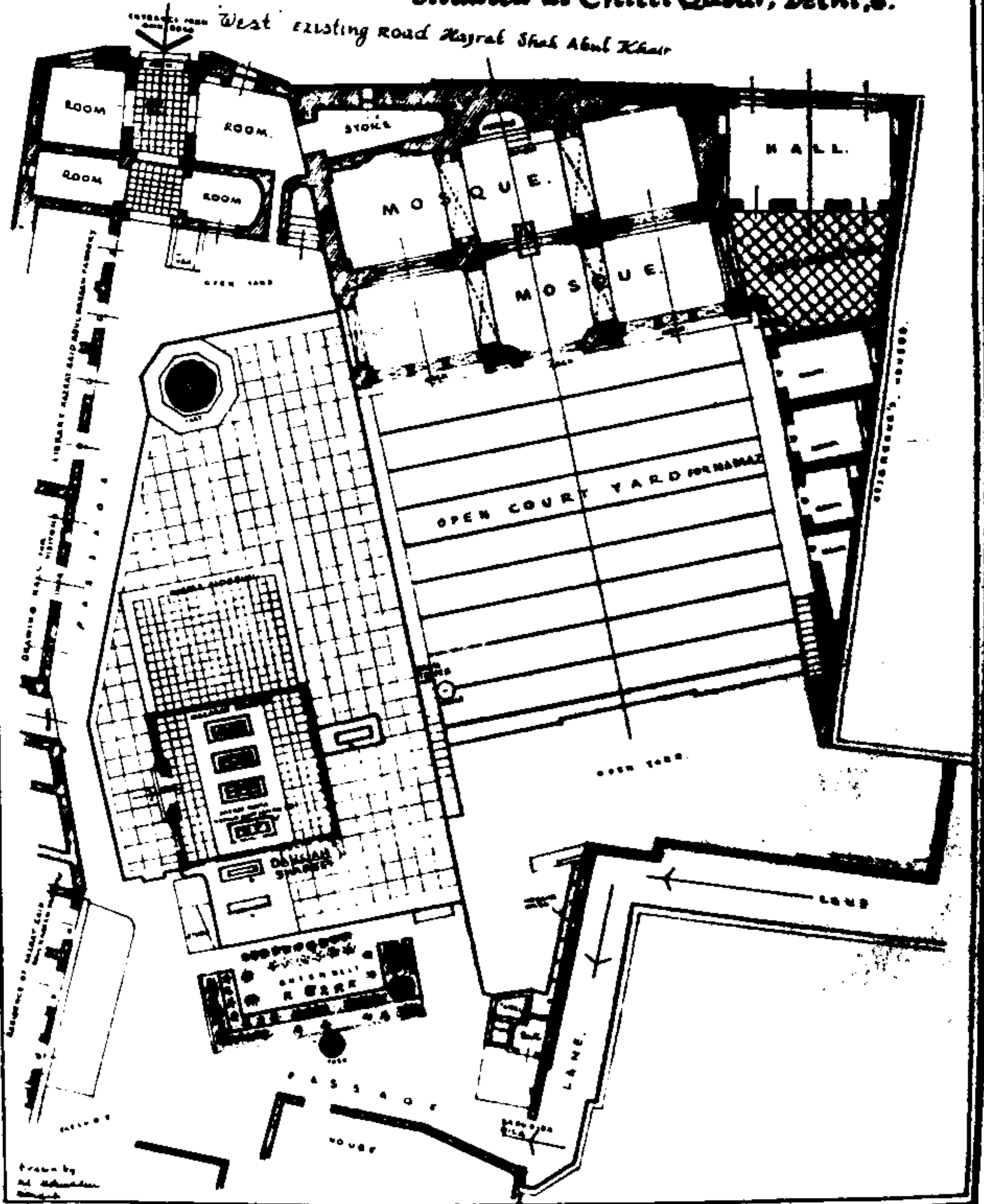
Marfat.com

مسجد شریف درگاہ شاہ ابوالخیرؒ

محلہ شریف حضرات کرام

نقشہ خالقہ ارشاد پناہ
المعروف بہ درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، شاہ ابوالخیر مارگ دہلی

Plan Showing The Mosque and Dargah Sharaf
Hazrat Shah Abdulah Abul Khair Farooqi Mujadadi
Situatd at Chilli Qabar, Delhi, S.



فہرست مضامین منہاج السیر مدارج النجۃ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳	بیان مختصر از بست مراقبات	۵۵	مراقبات
۴	بیان لطائف عالم خلق و لطائف عالم امر	۶۰	مدرج اول دائرہ امکان
۵	بعض اصطلاحات و بیان آن	۶۱	مدرج دوم دائرہ ولایت صغریٰ
۶	و بیاجہ رسالہ	۶۲	مراقبات لطائف خمسہ
۸	مقدمہ در بیان آفرینش و خلقت انسان	۶۲	تذہیل و تحقیق کلام حضرت مسکین
۱۱	عرض امانت -	۶۸	مدرج سوم دائرہ ولایت کبریٰ
۱۳	کلام جمیل از حضرات عالی قدر	۷۰	مراقبہ اسم الظاہر
۱۵	دائرہ امکان	۷۰	مراقبہ شرح صدر
۱۷	لطائف عشرہ	۷۱	مدرج چہارم دائرہ ولایت علیا
۲۹	بیان دہ اصول کہ بہ مقامات عشرہ	۷۲	مراقبہ اسم الباطن
۳۲	موسوم اند	۷۴	مدرج پنجم دائرہ کمالات ثلاثہ
۳۲	یازدہ کلمات بمصطلحہ	۷۴	کمالات نبوت
۳۰	طرق الوصول	۷۵	فائدہ
۳۱	رابطہ	۷۶	کمالات رسالت
۳۲	ذکر شریف -	۷۶	کمالات اوالعزم
۳۲	ذکر اسم ذات	۷۷	مدرج ششم حقائق الہیہ
۳۶	سیر لطائف در دائرہ ظلال کہ آن را	۷۸	حقیقت کعبہ ربانی
۵۲	ولایت صغریٰ گویند	۷۸	حقیقت و شرآن کریم
۵۳	ذکر نفی و اثبات	۷۹	حقیقت صلاۃ
	تنبیہ	۸۰	معبودیت صرفہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۰	مدح ہفتم حقائق انبیاء	۸۴	لا تعین و حضرت اطلاق
۸۰	حقیقت ابراہیمی	۸۵	تمتہ در بیان بعض حقائق دیگر
۸۱	حقیقت موسوی	۸۶	خاتمہ در بیان بعض فوائد
۸۱	حقیقت محمدی	۹۳	شجرہ شریفہ
۸۲	حقیقت احمدی	۹۵	قطعات تاریخ از تالیف طبع
۸۳	حُب صرفہ		رسالہ

بیان مختصر از نسبت مراقبات کہ در دو اتر سبعمی باشد

ردیف	نام مراقبہ	نام اتر کہ در مراقبہ می باشد	منشاء نسبیض	مورد نسبیض	فصلی از نظریہ
۱	احدیت	دائرہ امکان	ذات پاک احدہ متصف بہ صفات کمال و منزہ از سمات نقصان است	قلب -	قدمی
۲	معیت ابتلاء سیرم الظاہر	ولایت صغریٰ	ذات پاک پروردگار کہ بآما است	قلب -	قدمی
۳	اقربیت سیرم الظاہر	ولایت کبریٰ	ذات پاک پروردگار کہ بآما است	نفس مع لطائف خمسہ	قدمی
۴	محبت سیرم الظاہر	ولایت کبریٰ	ذات پاک پروردگار کہ بآما است	نفس	قدمی
۵	محبت سیرم الظاہر	ولایت کبریٰ	ذات پاک پروردگار کہ بآما است	نفس	قدمی
۶	محبت سیرم الظاہر	ولایت کبریٰ	ذات پاک پروردگار کہ بآما است	نفس	قدمی
۷	محبت سیرم الباطن	ولایت علیا	ذات پاک پروردگار کہ بآما است	نفس	قدمی
۸	کمالات نبوت	تجلیات ذاتیہ	ذات پاک بحت	خاک	قدمی
۹	کمالات رسالت	تجلیات ذاتیہ	ذات پاک بحت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۰	کمالات اولو العزم	تجلیات ذاتیہ	ذات پاک بحت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۱	حقیقت کعبہ ربانی	حقائق الہیہ	ذات پاک بحت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۲	حقیقت قرآن کریم	حقائق الہیہ	ذات پاک بحت	ہیئت وحدانی	قدمی
۱۳	حقیقت صلاۃ	حقائق الہیہ	ذات پاک بحت	ہیئت وحدانی	قدمی

نمبر	نام مراقبہ	نام ملوکہ الامراقبہ	منشأ فیض	مورد فیض	پیشانی
۱۳	مجبوریت صرفہ	حقائق الہیہ	ذات پاک بخت	ہیت و عدائی	نظری
۱۵	حقیقت ابراہیمی	حقائق انبیاء	ذات پاک بخت	ہیت و عدائی	قدمی
۱۶	حقیقت موسوی	حقائق انبیاء	ذات پاک بخت	ہیت و عدائی	قدمی
۱۷	حقیقت محمدی	حقائق انبیاء	ذات پاک بخت	ہیت و عدائی	قدمی
۱۸	حقیقت احمدی	حقائق انبیاء	ذات پاک بخت	ہیت و عدائی	قدمی
۱۹	حب صرفہ	حقائق انبیاء	ذات پاک بخت	ہیت و عدائی	قدمی
۲۰	لاتعین حضرات اطلاق	حقائق انبیاء	ذات پاک بخت	ہیت و عدائی	نظری

بیان لطائف عالم خلق و لطائف عالم امر

نفس	ہوا	آب	آتش	فلک
قلب	روح	سر	خفی	اخفی
لطائف خمسہ عالم خلق	لطائف خمسہ عالم امر			

نفس توان بہ سبب نفس شن دانند
 کین نفس غیبی نفس شن دانند
 قندیل و منی بارہا سمان دانند
 سافوہ منشان و منک سمان دانند
 صفت جامی قدس سرہ نگہ

بَعْضُ اصْطِلَاحَاتِ وَبَيَانِ اَنْ

ذات بخت
غیب ہوتی
محاصرہ
مکاشفہ
مشاہدہ
جذبہ
واردات
جمعیت
حضور
فنا

ذات پاک پروردگار بدون ملاحظہ صفات
ذات احدیت بہ اعتبار لا تعین۔
تجلی فعلی یعنی تجلی صفت تکوین مرتبہ اولی
تجلی صفات پروردگار۔ مرتبہ ثانیہ
تجلی ذات وحب ذات۔ مرتبہ ثالثہ
کشش لطائف بہ اصول والی اصول الاصول
ورود فیضان الہی بر قلب کہ آن را عدم وجود عدم نیز گویند۔
در قلب وسوسہ را جائے نہ ماند۔
قلب در ہمہ وقت متوجہ بہ حق سبحانہ باشد۔
دوام آگاہی و حضور کہ چیزے مزاجم آن نہ شود و شعور بہ وجود خود ہم
نہ ماند۔

ہر سہ بہ یک معنی کہ شعور بے شعوری خود ہم نہ ماند

الہیان قلب یعنی جمعیت خاطر و دوام قبول و لہا حاصل شود۔

ہر دو بہ یک معنی کہ دل واقف و آگاہ و نگران بہ حق سبحانہ باشد
بہ وقت ذکر اسم ذات مفہوم اسم شریف در لحاظ باشد کہ ذات
پاک موصوف بہ صفات کمال و منزہ از سمات نقصان۔

{ فنا
جمع
مہابین
جمع وستیولی
شہد
وصول و دور
پرداخت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ وَالرَّحْمَةُ وَالْبَرَكَاتُ عَلَى مَنْ سَرَى اللَّهُ تَقْلِبُهُ فِي السَّاجِدِينَ فَأَرْسَلَهُ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَشَرَحَ صَدْرَهُ لِحِكْمَةِ وَالْعِرْفَانِ وَالْيَقِينِ وَرَفَعَ ذِكْرَهُ فِي الْمَلَأِ
الْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَجَعَلَهُ سَيِّدَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ أَكْرَمَهُ بِالْمُخَاطَبَةِ
وَالْمُكَاشَفَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَالْمُكَالَمَةِ وَالْمُشَافَهَةِ وَخَصَّصَهُ بِالْوَسِيلَةِ
وَالْفَضِيلَةِ وَالشَّفَاعَةِ يَوْمَ لَا تُغْنِي شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ هُوَ سَيِّدُنَا وَ
سَنَدُنَا وَوَسِيلَتُنَا وَشَفِيعُنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَشَفِيعُ
الْمُذْنِبِينَ وَحَبِيبُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَتَحَّ اللَّهُ بِهِ أَذُنًا صَمًّا وَأَعْيُنًا عُمْيًا وَالسَّنَابُكُمَا
وَقُلُوبًا غُلْفًا جَزَى اللَّهُ عَنْ أَمْنِهِ خَيْرَ مَا جَا نَزَلَ بِهِ نَبِيًّا عَنْ أَمْنِهِ - اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ وَوَالَا صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضَى وَلِحَقِّهِ
أَدَاءً وَلِدِينِهِ نَجَاءً وَأَوَّلِ أَمْتِهِ صَلَاحًا وَسَلَامًا تَسْلِيًا كَثِيرًا أَدَامًا أَبَدًا عَدَدَ
خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ - وَبَعْدُ -

ذرة بے مقدار و بوندہ ناکار البوا حسن زید فاروقی مجددی نسباً و نقشبندی مجددی مشرباً و
دہلوی مولداً و مسکناً فتح اللہ بصیرتہ و اودر شہ معارف آبابہ و محاسن اجلاد و
عرض می نماید کہ یکے از دوستان صاف منش و سالکان پاک روش بعضاً از معارف حضرات مجددیہ
را بے نوع بیان فرمود کہ بہ گوش فقیرانان نوع کلامی نہ رسیدہ بود۔ فقیر مراجعہ بہ تالیفات
اساطین حضرات مجددیہ قدس اللہ اسرارہم العلیہ نمود۔ و الذی بکتاب اسماء الکتاب لئی
را جمع الیہا۔ معمولات منظرہ از حضرت شاہ نعم اللہ بہر لکھی قدس سرہ دین کتاب

رسالہ کحل الجواهر از دلیل اللہ احمد حضرت عبداللہ متخلص بہ وصیت و شہر بہ شاہ گل و تدریس سرور
 در سالہ حضرت مولوی غلام محیی خلیفہ حضرت مرزا مظہر جانجانی شہید قدس سرہ
 بہ صورت اختصار آورده شدہ و ہمامین السائل فی ہذا الباب۔ وایضاح الطریقہ
 و رسائل سبۃ سیارہ و مقامات منظرہ و مکاتیب شریفہ از حضرت شاہ غلام علی قدس
 سرہ۔ و ہدایت الطالبین از حضرت شاہ ابوسعید قدس سرہ این رسالہ شریفہ بہ غایت تحقیق
 در حیات حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نوشتہ شدہ بلکہ حضرت ایشان بہ وجہ تمام مطالعہ
 فرمودہ تصدیق مضامین شریفہ فرمودہ اند۔ و مراتب الوصول از حضرت شاہ رؤف احمد
 مجددی بھوپالی قدس سرہ۔ این رسالہ نیز در حیات حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نوشتہ شدہ
 و حضرت ایشان جستہ جستہ مطالعہ فرمودہ تصدیق نمودہ اند۔ و انہار اربعہ از حضرت شاہ احمد
 سعید قدس سرہ۔ اگرچہ حضرت مولف از اکابر خلفائے حضرت شاہ صاحب ہستند لیکن تالیف
 این رسالہ در حیات ایشان نہ شدہ۔ بعد از ارتحال ایشان در عرصہ وہ سال تا سنہ تالیف شدہ
 یقول الفقیر ہذا فی آخر رسالۃ الّٰی یُعتمد علیہا فی ہذا الباب۔ این رسائل را
 فقیر بہ وجہ کمال مطالعہ نمود و در بعض مسائل مراجعہ بہ مکتوبات قدسی آیات و رسالہ مبدا و
 معاد نیز کردہ شد۔ از مطالعہ و مراجعہ این رسائل مبارکہ معلوم شد کہ آن عزیز وافر تمیز عبارت
 حضرات را بہ وجہ نیک مطالعہ نہ کردہ۔ و یا اقتصار بر مطالعہ آن رسائل کردہ کہ درین و لا
 بظہور رسیدہ اند۔ چہ رسائل حضرات عنقا صفت گشتہ۔ اگر بہ نوع رسالہ بہ دست می رسد
 از اقتناء و نگہ معذور می ماند۔ و ظاہر است کہ در بعض مسائل و بالخصوص در جزئیات اگر
 کتابہ اجمال می باشد در دیگرے تفصیل بہ دست می رسد۔ درین مسائل عقل بے چارہ آوارہ و
 سرگردان است۔ معارفہ را کہ این حضرات بیان فرمودہ اند از ادراک گنہ آن عوام را چہ رسد
 کہ خواص را ہم غیر از اظہار عجز نصیب نیست۔ در جولان گاہ انحصار خواص دیگران را چہ یار اسے
 سیاق و دلیل اللہ احمد حضرت عبداللہ از فرزند فاضل الرحمہ حضرت محمد سعید فرزند حضرت مجدد
 الحق شاہ سارہم می نویسند۔ بعد از ان معاملہ عقل و فہم ما و شما برتر است اللہ تعالی سبحانہ
 بعض عنایت بے غایت خویش از کمالات بہرہ تمام فرماید اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ فَالْوَاجِبُ
 عَلَیْکُمْ اَتِیَاطُ الطَّالِبِ لِلْحَقِّ وَالسَّارِعِ فِي الصِّدْقِ اَنْ لَا تُتَکَرَّ اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰی
 فَاِنَّہُمْ اَلْوَسٰیكَةُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْخَلِیْفَةُ مِنْ حَضْرَةِ الرَّسُوْلِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَإِذَا كُنْتُ فِي الْمَدَارِجِ غَيْرًا
لَا تَكُنْ مُنْكَرًا قَتَمَ أُمُورُ
ثُمَّ أَبْصَرْتُ سَخَاذِقًا تَمَاسِرًا
لَطَوَالِ الرِّجَالِ لَا لِقِصَاصٍ
فَإِذَا لَمْ تَرَ الْهَلَالَ فَسَلِّمْ
لِأُنَاسٍ سَرَّ أَوَّهُ بِالْأَنْصَاصِ

ازین جهت به خیال فقیر آمد که رساله دین باب تالیف باید کرد که قواعد و اصول و لطائف و طریقه ذکر شریف و مراقبات و فوائد را به لفظ مختصر بیان نماید و ما خود از رسائل فوق الذکر بود بل إلى حدٍّ کثیر منقول به الفاظ مبارکه حضرات باشد تا برادران طریقت و طالبان حقیقت فوائد یابند و به موجب الدال علی الخیر کفای علیہ برائے فقیر باعث از یاد اجرو و مرحمت پروردگار گردد۔ لذلّٰک این عاجز مستعیناً باللّٰه و متوکلاً علیہ در صد و تحریر این رساله شریف گشت۔ چون که این لاشی از فرق تا به قدم غرق احسان های مخدوم انام و مرشد خاص و عام۔ فخر امثال و اماجد حضرت سیدی الوالد مولانا شاه محمد الدین عبدالمعز ابو الخیر قدس اللّٰه سرّہ و آقا قاض علی بن منبر کاتبه و انشاء فرمایید۔ هر چه دین رساله از خیر و خوبی پیدا آید فمن اللّٰه و ازین التفات آن مصدر الخیرات و البرکات است و هر چه از نقص و خطا سرزند فيما کسبت یداً او و من نفسه ان النفس لا تأمره بالشوء الا ما رجم ساری۔ تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْ سَيِّئَاتِهِ وَاَقَالَ عَشْرَاتِهِ وَوَفَّقَهُ لِابْتِغَاءِ هَرَضَاتِهِ۔ ازین جهت اظہار لفضلہ العظیم و تبتیان اسمہ الکریم نام این رساله منایم السیر و مدارج الخیر نہاد شد تقبلها اللّٰه بقبول حسن و انبتھا نباتاً لحسن و نفع بها السائلین إلى جناب قدسہ و المتطالعین إلى معالیم جبروتہ۔ و اقول مستعیناً باللّٰه و متوکلاً علیہ فَإِنَّهُ لَاحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ۔

درمانده به نارسانی و لواہوسی
گرامانہ رسیدیم تو شاید برسی

با این همه بے حاصل و بیچ کسی
دادیم ترا از هیچ مقصود نشان

مقدمہ در بیان آفرینش و خلقت انسان

در بیان آفرینش و خلقت انسان۔ غوامس بحر معنی حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس سرّہ

سرود به وجه خوب و پنج مرغوب در او آخر دفتر چہارم از مثنوی شریفی می فرمایند۔
 سالہا مردے کہ در شہرے بود
 شہر دیگر بینداو پُر نیک و بد
 کہ من اینجا بودہ ام این شہر نو
 بل چنان داند کہ خود پیوستہ او
 چہ عجب گر روح موطنہائے خویش
 می نیار دیا دکان دنیا جو خواب
 چند نوبت آزمود سی خواب را
 خاصہ چندین شہر ہا را کوفتہ
 اجتہادِ محرم ناکردہ کہ تا
 سرمدون آرد دلش از بحر راز
 یک زمان کش چشم در خوابے رود
 ہیچ دریادش نیاید شہر خود
 نیست آن من در اینجا یکم گرد
 ہم درین شہرش بد است ابداع و خو
 کہ بدستش مسکن و میلاد پیش
 می فرو پوشد چو اختر را سحاب
 خواب دنیا را همان بین زابتلا
 گرد ہا از درک او نارد و فستہ
 دل شود صاف و ببیند ماجرا
 اقل و آخر ببیند چشم باز

اطوار و منازل خلقت آدمی از ابتدا

آمدہ اول بہ تسلیم جماد
 سالہا اندر نباتی عمر کرد
 وز نباتی چون بہ حیوانی فتاد
 جز ہمان میلے کہ آرد سوے آن
 ہجو میل کو دکان با مادران
 ہجو میل معسرط ہر نو مرید
 جزو عقل این از ان عقل کل است
 سایہ اش فانی شود آخر درو
 سایہ شاخ درخت اے نیک بخت
 باز از حیوان سوے انسانیش
 ہچنین تسلیم تا تسلیم رفت
 وز جمادی در نباتی او فتاد
 وز جمادی یاد تاورد از نبرد
 نامدش حال نباتی ہیچ یاد
 خاصہ در وقت بہار و ضمیران
 ترمیل خود نہ داند در لبان
 سوے آن پیر جوان بخت مجید
 جنبش این سایہ زان شاخ گل است
 پس بداند ترمیل حست و جو
 کے بجنبد گر نہ جنبد این درخت
 می کشد آن خالقے کہ دانیش
 تا شد اکنون عاقل و دانا و رفت

عقلہائے اولینش یاد نیست
تار ہد زین عقل پر حرص و طلب
گرچہ خفته گشت و ناسی شد ز پیش
باز از ان خوابش بہ بیداری کشند
کہ چہ غم بود آنچہ می خورد دم بہ خواب
چون نہ دانستم کہ غم و اعتلال
ہمچنین دنیا کہ حکم نامم است
تا براید ناگہان صبح اجل
خندہ اش گیرد از ان غم ہائے خویش
تخلیق حضرت آدم علیہ السلام بہ چہ طور بودہ ما از قرآن مجید و احادیث صحیحہ این قدر

ثابت است کہ۔ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فِیْکُوْن۔ وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَہِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ فَاِذَا اسْوٰیۡتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سَاجِدِیْنَ۔ وَاَعْلَمُوْا لَا تُرْجِعُوْنَ لَیْلَہٗ وَقَارِاْ وَقَدْ خَلَقَکُمْ اَلْہَوَیْرَ اَلَمْ تَرَوْا کَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْہِنَّ نُوْرًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا وَاللّٰهُ اَنْتَبَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ثُمَّ یُعِیْدُکُمْ فِیْہَا وَیُخْرِجُکُمْ اِخْرَاجًا۔ و سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قُبْضَۃٍ قَبْضَہَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ فَجَآءَ بَنُوْا اٰدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْاَرْضِ فَجَآءَ مِنْہُمْ الْاَبَیضُ وَالْاَحْمَرُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیِّنَ ذَٰلِکَ۔ وَالْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَالشَّہْلُ وَالْحَرَنُ وَبَیِّنَ ذَٰلِکَ۔ و فرمودہ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَۃَ یَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِیْہَا الْجِبَالَ یَوْمَ الْاَحَدِ خَلَقَ الشَّجَرَ یَوْمَ الْاِثْنِیْنِ وَخَلَقَ الْمَکْرُوۡۃَ یَوْمَ الثَّلَاثِ نَارًا وَخَلَقَ النُّوْرَ۔ و در روایت غیر مسلم خَلَقَ النَّوْنَ اَمِی الْحَوْتَ۔ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَیَبَّتْ فِیْہَا الدَّوَابُّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فِیْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرُ سَاعَۃٍ مِنَ النَّہَارِ بَیْنَ الْعَصْرِ اِلَی النَّیْلِ۔ و فرمودہ اِسْتَوْصُوا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّ الْمَرْْءَ اَوَّلَ خَلْقٍ مِنْ ضَلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلٰی فَاِنْ ذَہَبَتْ ثَقِیْمَہُ کَسَرَتْہُ وَاِنْ تَرَکْتِہُ لَمَّا یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا۔

و آنچه علماء کرام در تفاسیر و کتب خود درین باب تفصیلات زیاد بیان فرموده اند بیشتر آن مستفاد و
 مأخوذ از اسمائیلیات است که آن یک گونه اخبار اند لا غیر قصتهاً عن انبیاء ما سبق و اخبار ما کم سابقه
 و تقدیر سالها تا حضرت آدم علیه السلام و امثال آن که کتب از آن مشحون اند جمله ازین قبیل است
 نه باید گفت که درین باب از حضرت صحابه رضی اللہ عنہم نیز بعض روایات منقول اند چه ایشان
 از احبار یهود و امثال عبداللہ بن سلام صحابی و کعب احبار تابعی رضی اللہ عنہما که مشرت به اسلام
 شده بودند این گونه اخبار می شنیدند بلکه استفساری فرمودند و آن را بیان نموده اند۔ بیائے کہ
 مولائے روم فرموده اند بہ ظاہر یہ قانون نشو و ارتقا توافق دارد۔ اگرچہ شیخ یوسف در منہج قوی
 شرح مشنوی تاویل کرده اند۔ می نویسند ہذا فی بیان احوال و مناسبات خلق اللہ ہی
 من الابداء۔ الاحوال جمع طور و هو السلوب۔ فَاَنَّا نَتَّغَدَّى بِالْحِمْلِ حَيَوَانٍ وَ هُوَ
 بِهَذَا السُّلُوبِ مِنَ النَّبَاتِ وَ النَّبَاتِ مِنَ الْاَرْضِ فَكَانَ اَبَدًا وَ نَامِنَ التُّرَابِ فَقِيلَ
 بَرَاءَ خَلْقِ بَدْنِ الْاِنْسَانِ اَحْتِیاجٌ بِذِكْرِ اَطْوَارِ نَسَبِ کَافِیْ اَسْتَکْفَ شَوْ کُلِّکُمْ مِنْ اَدَمِ وَ اَدَمِ
 مِنْ تُّرَابٍ۔ چُون قالب از خاک پاک باشد پس دور نبات و دور حیوان از کجا و از بہر چہ۔

عرض امانت

بلید است چُون مشیت پروردگار جلالت عظمتہ خواست کہ کمالات اسماء و صفات
 خود از ہر طرف غیب پر منصفہ شہود جلوہ دهد و اظہار ربوبیت خود فرماید تمام عالم را کہ آن را عالم کبیر
 گویند از سر عرش تا آخر فرش۔ بہ قدرت کاملہ خود آفرید۔ ارادہ فرمود کہ خلقت و اعیان امانت
 بہ مخلوق تفویض نماید لیکن سزاوار این عنایت و مستحق این کرامت در مخلوقات کسے نہ بودہ۔
 آسمانها با این ارتفاع و منزلت و زمینها با این پہنار و عظمت از تادیہ این خدمت خود را عاجز
 یافتند اظہار معذرت کردند اَلَا تَعْرِضُنَا اَلْاَمَانَةَ عَلٰی السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ
 فَلَيَنْ اَنْ يَّخْلِفَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ۔

دوش دیدم کہ ملائکہ بر میخانہ زدند گل آدم لبشر شدند و بہ پیمانہ زدند
 آسمان بار امانت نہ توانست کشید قرعہ قال بہ نام من دیوانہ زدند
 چُون مخلوقے منفرد آتاب و توانائی این بار عظیم نہ داشت۔ پروردگار حکیم و انانسخہ بدیعہ انسان را

از اجزاء تمام عالم۔ چہ عالم علوی و چہ عالم سفلی۔ بہ نوسے ترکیب داد کہ دے در ذات خود جام جهان نما
و عالم کو چک گردید۔

در جستن جام جم جهان پیو دم روزے نہ نشستم و شبے نہ غنودم
ز استاد چو وصف جام جم بشنودم خود جام جهان نمائے جم من بودم
ازین جا است کہ انسان را خلاصہ ممکنات و عالم صغیر گویند۔ در آئیہ کریمہ سَنَرِ یُھَرِّیَا یَتَنَّا
فِی الْاَفَاقِ وَ فِی اَنْفُسِھِمْ حُرِّیٰ بِاِنْ مَعْنٰی اِشارتے رشتہ۔ علما را اعلام بہ وضاحت تمام این موضوع
را در تالیفات خود بیان فرمودہ اند فقیر قدرے از کلام شیخ اسماعیل حتی از روح البیان بہ صورت
اصل و ترجمہ بہ اختصار ایرادی نماید۔

ہر چہ از دلائل قدرت در عالم کبیر است نمودار آن عالم صغیر است کہ آن جسم انسان می باشد
اِنَّھَا الْاِنْسَانُ هَلْ تَزَعُمُ اَنْ لَّکُمْ جِھَمٌ صَغِیْرٌ وَ فِیْکَ الْاَطْوٰی الْعَالَمُ الْاَکْبَرُ۔
ظاہر آن اختران قوای ما باطن ما گشتہ قوای سما
پس بہ صورت عالم اصغر تویی پس بہ معنی عالم اکبر تویی
جمع آنچہ مفصل در عالم است مجمل در نشأت انسان است۔ از روئے صورت انسان عالم صغیر است
اما از روئے صنعت و قدرت مرتبہ انسان بالاتر است و دے عالم کبیر است۔

لے آن کہ تراست ملک اسکندر و جم از حرص مباحش در پئے نیم درم
عالم ہمہ در تست و لیکن از جہل پنداشتہ تو خویش را در عالم
جسم انسان مثل عرش است و نفس مثل کرسی و قلب مثل بیت معمور و طائف قلبیہ مثل جان و
قوائے روحانیہ مثل ملائک و دو چشم و دو گوش و دو سوراخ بینی و دو پستان و مخربین و دہن و ناف
این دوازه مثل دوازه بر توج و قوت باصرو سامعہ و ذائقہ و شامتہ و لامسہ و ناطقہ و حاکم است
مثل کو اکب سابعہ سیارہ۔ ریاست کو اکب شمس را ہست و قمر مستند از شمس است چہنیاں ریاست قوی
عقل را ہست و نطق مستند از عقل است اگر یک سال بہ صد و شصت روز و از جسم انسان ہمان قدر
بندارد اگر درایہی دوزی باشد و دہن ہمان قدر و نکلاند اگر قمر را بہشت بہشت منازل اند و دہن بہشت و بہشت
مخارج اند گوشت مثل زمین است و استخوان مثل کھ و مغز مثل مہاون شکم مثل سمنر و رود ہا مثل دریا و رود
مثل نہار و شب مثل گل و مو مثل نبات و تنفس مثل ریاح۔ و کلام مثل رعد و آواز مثل صاعقہ و گریستن
مثل باران و خندہ مثل سفیدی روز و غم مثل تاریکی شب و خواب مثل مردن و بیداری مثل زندگی و

پیدائش مثل ابتداء سفر خوردی مثل بہار و جلالی مثل تموز و میانہ سالی مثل خزان و پیری مثل زمستان و موت
مثل اتمام سفر سالہائے عمر مثل بلدان و ماہ ہا مثل منازل و اسابیح مثل فرائخ و ایام مثل امیال و
انفاس مثل گامہا ہر نفسے کہ می کشد قدمے بہ موت می بردارد

ہر دم از عمر می رود نفسے بچون نگہ می کنم سماند بے
لعاب و ہن شیرین است و اشک نکین و آب گوش نمشتن - اخلاق جمیع حیوانات درو است -
معرفت و صفائے فرشتہ - مکر و فریب شیطان - شجاعت شیر - افساد گرگ - صبر خر - حیلہ رو باہ -
تلقی پشک - کینہ شتر - حرص موش - اندوختن مور - وفائے سگ - و غیر آن دارد - علاوہ برین بہ نظر و
استدلال و تمیز و انواع حروف و صناعات ممتاز است - فہذا یاکلہا آیات اللہ تعالیٰ فی
انفسنا فتنار لہا اللہ احسن الخالقین -

اے راز نہ فلک جودت عیان ہمہ در دایق تو حاصل دریا و کان ہمہ
پیش تو سر بہ خاک مذلت نہادہ اند با آن علو و مرتبہ روحانیان ہمہ
در گوش کردہ علقہ فرمان پذیر گشت خاک و ہوا و آتش و آب روان ہمہ
بچون نسخہ بدیعہ حضرت انسان بہ این کمال و خوبی و بہ چہین مزایا و محال و حسن تقویم از کارخانہ آفاق
حضرت مبدع سہمان در دکان بازار امکان بہ ظہور آمد ہمہ در دکان غلبت قدسہ مفرق ویراہ تاج
علم بسیار است و مفاتح کنوز حکمت بہ دست وے تفویض نمودہ مغر عالم و عالمیان گردانید
اگر و بیان را غیر از اظہار تفصیر خود را ہے نہ ماند و عرض کردند سبحانک لا اعلم کنا الا ما علمتنا
طالع را چہ سود از حسن طاعت پوئسیغ عشق بر آدم فرورخت

کلام جمیل از حضرت عالی قدس

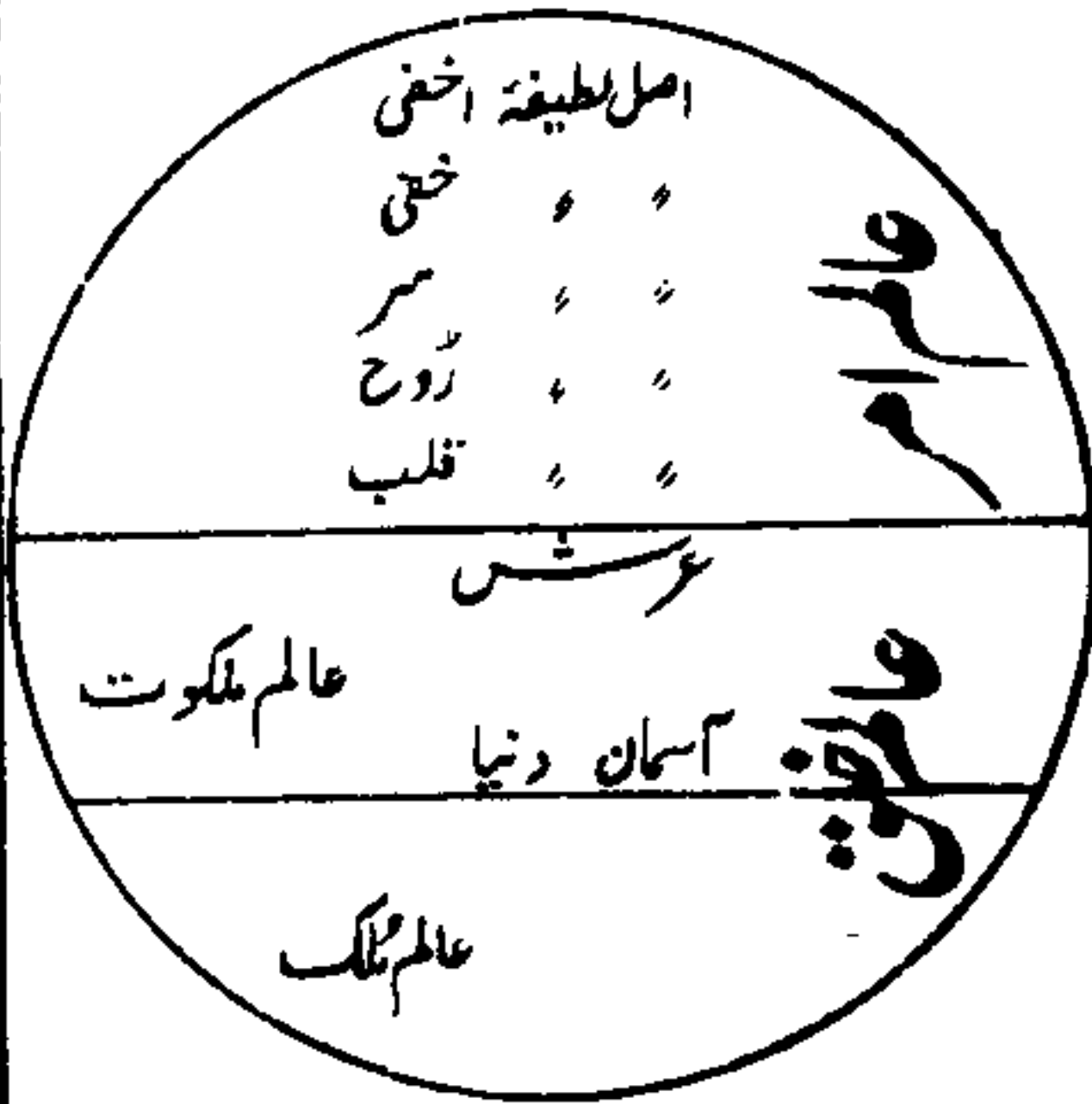
حضرت مآقذس اللہ اشرا زہر و اخلص علی العالمین من برکاتہم و فیوضہم
و مقاسمہم و انوارہم کہ دیدہ ہائے ایشان بہ کمال و اہر معرفت کمال بودہ و بصائر ایشان
از انوار حضرت واجب الوجود روشن و بینا گشتہ فرمودہ اند ذات پاک حضرت واجب الوجود
الذی لیس بکثیر شئی بہ عالم و عالمیان ہیج مناسبت نہ دارد و کجا واجب الوجود و
کجا حادث -

لے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
 دفتر تمام گشت و بہ پایان رسید عمر
 از ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
 ماہچنان در اول وصف تو مانده ایم
 او سبحانہ و تعالیٰ بہ کمال استغنا موصوف چنانچہ می فرماید وَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ و بندہ
 عاجز بہ کمال فقر معروف چنانچہ گفتہ وَ أَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ۔ ہر چہ در عالم ظہور یافتہ کرشمہ تجلیات
 اسما و صفات اوست۔ اگر اسما و صفات را تجلیات نہ می بود عالم را وجودی نہ می بود تعین اول
 کہ در ذات احدیت جلالت عظمتہ شدہ آن تعین حتی است کما وَ سَدَّ فِي الْخَبَرِ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ
 كُنْتُ كُنْزًا مَخْفِيًّا فَاحْدَثْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأَعْرِفَ وَ مَرَكَزُ آن تعین حتی حقیقت
 جناب حبیب العالمین سید الانبیاء والمرسلین سیدنا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم می باشد
 کَیْفَ لَا وَقَدْ رَوَى ابْنُ سَعْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَ آخِرُهُمْ فِي الْبَعْثِ۔ وَ رِوَايَةُ أَبِي نَعِيمٍ
 فِي الْحَلِيَّةِ كُنْتُ نَبِيًّا وَ آدَمُ بَيْنَ الشُّرُوحِ وَ الْجَسَدِ۔ و علامہ قسطلانی و ملا علی قاری
 و غیر ہما از اکابر علماء گفتہ اند کہ از احادیث صحیحہ این معنی بہ ثبوت رسیدہ کہ حق تعالیٰ بہ محبوب خود
 خطاب کردہ گفتہ۔ اے حبیب من اگر تو نہ می بودی آسمانہا را پیدا نہ کردی و خدائی خود را بہ ظہور
 نہ آوردی۔ وَلِنَعْمَ فَاَقَالَهُ سَيِّدِي الْعَطَّارُ قَدْ سَسَّ اللَّهُ سِرًّا۔

خواجہ دنیا و دین گنج و فنا
 آفتاب شرع و دریائے یقین
 جان پاکان خاک جان پاک او
 خواجہ کونین و سلطان ہمہ
 صاحب معراج و صدر کائنات
 ہر دو عالم بستہ بر فتراک او
 پیشوائے این جہان و آن جہان
 بہترین و بہترین انبیاء
 ہدی اسلام و ہادی سُبُل
 حق چو دید آن نور مطلق و حضور
 اصل معلومات و موجودات بود
 صدر و بدیر ہر دو عالم مُصطفا
 نور عالم رحمتہ للعالمین
 جان رهاکن آفرینش خاک او
 آفتاب جان و ایمان ہمہ
 سایہ حق خواجہ خورشید ذات
 عرش و کرسی قبلہ کردہ خاک او
 مقتدائے آشکارا و نہان
 رہنمائے اصفیا و اولیا
 مفتی غیب و امام حُبز و کل
 آفرید از نور او صد بحر نور
 نور او مقصود مخلوقات بود

بہر خویش آن پاک جان را آفرید
بہر او خلق جهان را آفرید
آفریش را جز او مقصود نیست
پاک دامن تراز و موجود نیست

دائرة امکان



عالم کبیر کہ آن را دائرة امکان گویند
و عبر بالدائرة لتساوی أطرافها لأن
المخلقة المفعلة لا يدري أين
طرفها - و وحده دارد و ہر حقہ مستقل
عالم است نصف فوقانی را عالم امر گویند و
نصف تحتانی را عالم خلق - تسمیہ اول بہ
امرازان است کہ بہ مجرد حکم و امر ہر دور و گار
بہ ظهور آمدہ - محتاج بہ مدت و درنگ نہ بودہ -

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ دلالت برین مدعی کند - اصول و
حقائق تمام ممکنات و ارواح کل ذی نفس درین عالم قرار دارد و تعلق عالم مثال و عالم ارواح
بہ ہمین عالم است - و این عالم نور است کہ بالائسے عرش مجید واقع است - از مقام اصل
لطیفہ قلب شروع شدہ تا آخر مقام اصل لطیفہ اخفی رسیدہ بہ لامکانیت متحقق می شود -
و تسمیہ آخر بہ خلق ازان است کہ تخلیق او وابستہ بہ اسباب و علل گشتہ و تعلق بہ مدت
و زمانہ دارد و بہ قانون نشو و ارتقا ظهور یافتہ - خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
مشیر بہ این معنی است - ایام مستہ کہ در کریمہ ذکر شدہ از کدام قبل است - آیا از قیام ایام معہود
این معمورہ است - یا از نوع و اِنْ يَوْفَاعِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ - یا از جنس
مَعْرِجُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ یا ازین
ہم کلان تر لا یَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ الْكَبِيرُ - ذوات و اجسام تمام ممکنات درین عالم قرار دارد
عرش - کرسی - لوح - قلم - جنت - دوزخ - کواکب - آسمانہا - زمینہا - ملائک جن - انس - جمیع
حیوانات - نباتات - جمادات - ہوا - آب - آتش - خاک - حرارت - برودت بہ این عالم تعلق دارد

داین لا عالم اجسام نیز گویند۔ از منبر عرش شروع شده تا آخر فرش به انتہائی رسد۔ داین عالم دو حصہ دارد۔ از اسفل ساقلین تا زیر آسمان دنیا۔ عالم ملک است۔ و از شمار دنیا تا انتہائے عرش مجید عالم ملکوت است۔

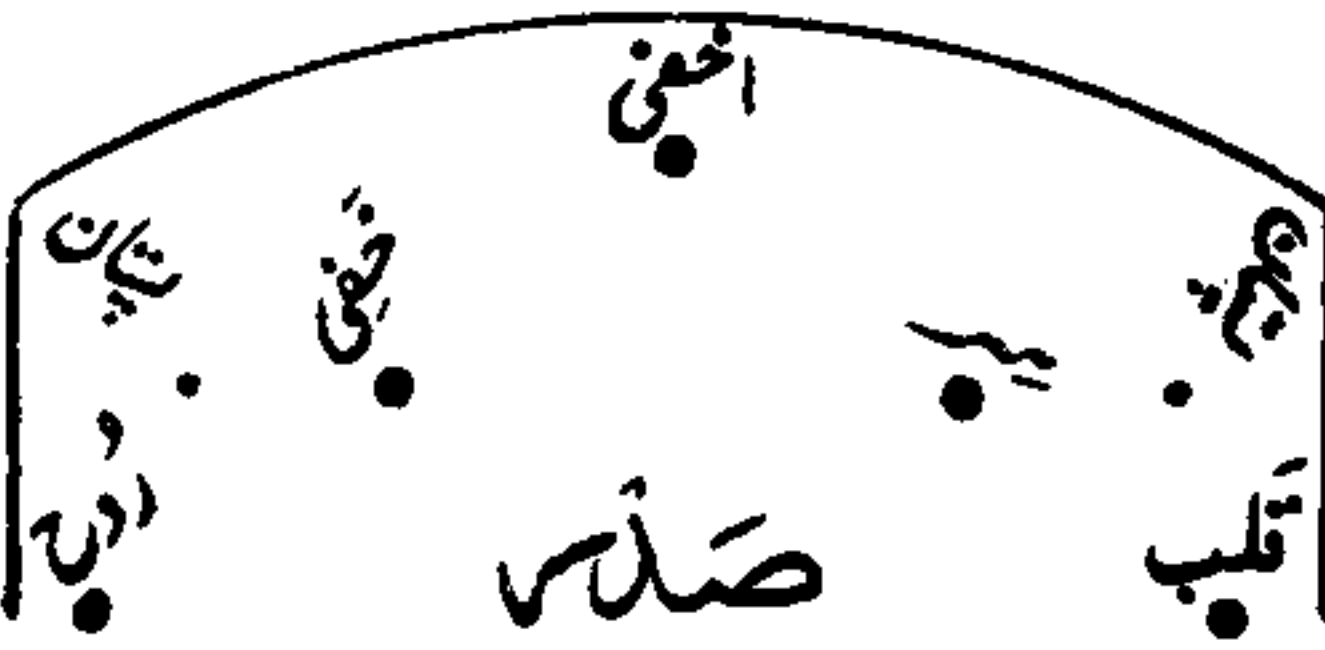
باید دانست عرش مجید در عالم خلق است و علیہ ینقحی عالم الخلق و مقام اصل لطیفہ قلب انعام امر است و منہ یتبدی عالم الامر۔ و فراغی کہ مابین مقام اصل لطیفہ قلب و عرش مجید است آن برزخ است۔ زیرا کہ ہر آن عاجزے کہ مابین دو چیز باشد آن را برزخ گویند۔ چنانچہ زمانے کہ از موت تا نشر است آن را برزخ گویند چہ آن در حیات و نبوی و حیات اخروی عاجز است۔ در برزخیت آن فراغ کلامی نیست۔ اگرچہ بہ اعتبار بعض وجوہ عرش مجید یا مقام اصل لطیفہ قلب نیز برزخ معنوی می تواند شد۔ چنانچہ در کلام بعض بزرگواران اطلاق برزخ بر ہر یکے ازین دو شدہ حضرت شیخ عبدالاحد قدس سرہ می نویسند۔ ”فوق عرش مجید و تحت اصول دیگر اصل قلب است لہذا قلب را برزخ در میان عالم خلق و امر فرمودہ اند چہ منتہائے خلق عرش مجید است۔ و بہ این وجہ کہ عرش منتہائے عالم خلق است دروئے بہ امر دارد و برزخ گفتہ اند“ انتہی۔ فقیر گویمی تواند شد کہ تسمیہ عرش مجید یا مقام اصل قلب بہ برزخ از قبیل تسمیۃ الشئ بالمتصل او المجاور بہ باشد لا محالہ علیٰ طریق التدرج۔ بعض افراد کہ از تحقیقات حضرات ناواقف اند و بہ کتب کلامی آن بزرگواران نارسیدہ اند عرش مجید را از عالم خلق خارج کردہ از عالم امر قرار دادہ اند۔ و عجب تر آن کہ بعض بے خبران عالم خلق را تمام دائرہ امکان گفتہ اند و عالم امر را دائرہ ظلال قرار دادہ اند و دائرہ تجلیات اسما و صفات را در مقام دائرہ ظلال تصور کردہ اند۔ حالانکہ عالم امر از دائرہ امکان است و دائرہ ظلال دائرہ دوم است کہ سیر آن بہ ولایت صغری تعلق دارد و دائرہ تجلیات اسما و صفات دائرہ سوم است کہ سیر آن بہ ولایت کبری تعلق دارد۔ کما سببانی بیانات ہذا الذی اثر فی قلوبہ۔

باید دانست ہر چہ کہ از زیر فرش تا سر عرش در عالم خلق وجود دارد آن را حقیقتہ و اصل در عالم امر لا بدی است۔ چونکہ عالم بہ تمام و کمال منظر تجلیات اسما و صفات واجب است لہذا ہر شے کہ در عالم بہ ظہور آمدہ است یا خواہد آمد و وابستہ است بہ تجلی صفات از صفات غیر متناہیہ حضرت واجب الوجود تعالیٰ و تقدس۔ خواہ این وابستگی بالاصالت بہ تجلی صفات

باشد یا بالوساطت باشد چه اصول عامه خلّاق از سبب مستور و کم ظرفی و قصور بہت تاب تجلیات
اسما و صفات نہ دارد و بلکہ اولاً ارتباط بہ ظلال تجلیات صفاتیہ پیدا می کنند۔ و بہ الزام آن ظلال
بروند شدہ و قوت پر و از پیدا کردہ خود را تا سراوقات تجلیات می رسانند۔ ہرچہ اصول نفوس
زکیہ و قدسیہ حضرات انبیاء و ملائکہ علیہم السلام اند پس لصفاء سریرتہا و قوتہ جلالہا
و علو استعدادہا احتیاج بہ مساعید و وساطت ظلال نہ دارند بلکہ بالأصالت وابستہ بہ
تجلیات اند۔ اَقَابِدُ دُنِ امْتِزَاجِ التَّجَلِّیِّ الذَّالِیِّ وَ ذَٰلِکَ لِاَنَّ نُبِیَّاءَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ
وَ اَقَابِلَ امْتِزَاجِ وَ ذَٰلِکَ لِلْمَلَائِکَہِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ

لطائف عشرہ

فرمودہ اند کہ نسخہ عزیزہ انسان از اجزائے ہر دو عالم ترکیب یافتہ است۔ وے مرکب
از دہ اجزاء است کہ آن را حضرات مالطائف می نامند پنج از عالم امر کہ آن قلب و روح و ہر و
خفی و اخفی اند کہ آن باطن انسان است و پنج از عالم خلق کہ آن نفس و باد و آب و آتش و
خاک می باشند کہ آن ظاہر انسان است۔ چون حق تعالی جلّ ثناءہ ارادہ فرمود کہ بایر امانت و
علیہ خلافت بہ انسان ضعیف البیان تفویض نماید۔ عناصر خمسہ عالم خلق را بہ اصول آنها
کہ لطائف خمسہ عالم امر اند معزز و مقوی فرمود۔ ہر اصل را با فرع خود تعلق و عشق بخشید و
از فوق العرش فرود آوردہ در موضع صدر کہ محل علم و عرفان و جائے شرح و نور ایمان می باشد یہ مقام
خاص کہ ہر یکے را بہ آن مقام مناسبتے بود۔



مشکّن ساخت۔ چنانچہ لطیفہ
قلب را کہ اصل لطیفہ نفس بودہ زیر پستان
چپ بہ فاصلہ دو انگشت قدرے مایل
بہ پہلو و مضغہ کہ قلب صنوبرش خوانند

جائے داند صنوبر بقیش برائے آن گویند کہ مانند صنوبر مغلوب است۔ و لطیفہ روح را کہ اصل
لطیفہ باد بودہ و مقام او در عالم امر بالاتر از مقام قلب بودہ از اصحاب یکین ساختہ زیر پستان
راست بہ فاصلہ دو انگشت قدرے مایل بہ پہلو جائے دادند۔ و لطیفہ سر را کہ اصل لطیفہ

آب بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از روح بوده به محاذات پستان چپ در میان قلب و وسط
سینه جائے دادند۔ و لطیفہ خفی را کہ اصل لطیفہ آتش بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از سر بوده
از اصحاب یمن ساخته به محاذات پستان راست در میان روح و وسط سینه جائے دادند و لطیفہ
اخفی را کہ اصل لطیفہ خاک بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از خفی بوده و احسن و اجل لطائف امر و
اقرب بہ حضرت اطلاق می باشد در وسط سینه کہ مرکز است و مناسبت تام بہ حضرت اجمال دارد
جائے دادند۔ این لطائف خمسہ چون فروع خود را معین و مددگار شدند و در صدر قرار گرفتند پائے
انسان از جمیع مخلوقات بلند شد۔ و در عالم کبیر عالم اکبر ظهور یافت۔

ہر دو عالم قیمت خود گفتہ فی نرخ بالا کن کہ از انی ہنوز
فرمودہ اند لطائف عالم امر انوار مجربہ بودہ اند۔ ہر یکہ را نورے است علیحدہ۔ نور قلب نور است
و نور روح نور و نور سر سفید و نور خفی سیاہ و نور اخفی سبز۔ چون انسان مورد انوار و موضع اسرار گردید
علاہ خلافت بر تن وے بیار است و تاج علم و دانش بر مفرق وے زیب دارد۔ وہ اوصاف خداوندی
متصف گشت و بار امانت را تحمل شدہ ظل اللہ فی الارضین و خلیفۃ اللہ فی العالمین
قرار یافت۔

چون مرتبہ ہیبت و عدائی لطائف عشرہ در علم و فضل و قوت و کمال از سکان عالم بالا بلند شد
ایشان از کفۃ خود آن جعل فیہا من یسفک الدماء خجالت کشیدہ سبحانک لا علم لنا
الا ما علمتنا گفتہ پیش وے سر بہ سجدہ نہادہ اعتراف فضل و شرف وے کردند۔ این است اصل
انسان و این است حقیقت من عرف کفسہ فقد عرف سرایۃ و این است بیان
ان اللہ خلق آدم علی صورتہ۔ پیر ہرات حضرت عبداللہ انصاری قدس سرہی فرماید
وحدت صفت ذات با کمال اوست۔ و قدرت دلیل عظمت و جلال اوست خواست کہ قدرت
خود بیند عالم آفرید و خواست کہ خود را بیند آدم آفرید۔

خواست تا جلوہ دہ صورت خود را معشوق نیمہ بر معرکہ آب و گل آدم زد
و ہذا هو محل التذکیر و العبرۃ فی الآیۃ الکریمۃ و فی انفسیکم افلا تبصرون
ای افلا تبصرون ببصائر کما لآیات العظیمۃ و الاسرار الطیفۃ و الا نوار
العجیبۃ و اللطائف الشریفۃ المستکنۃ فی صدر کرم المودعۃ فی نفوسکم
فہل من مستمع و ہل من قلب ذاکر و رؤی و شائق و سیر تائق و خفی خاضع

وَأَخْفَى خَاشِعَةً-

نے فلک راست مسلم نے ملک است حال آنچه در تشریف یاری بنی آدم است
چون لطائف خمسہ امر از اصل مقام خود دور افتادند و در یکیل ظلماتی با فروغ خود ہکنار شدند و
بہ سلسلہ عشق و محبت در پیکر انسانی گرفتار ماندند۔ نورانیت و لمعانیت خود را در باختم بہ رنگ
لطائف خلق بہ نور گشتند۔ مثنوی۔

پایہ آخر آدم است و آدمی گشت محروم از مقام بندگی
گر نہ گردد باز مسکین زین سفر نیست از دے هیچ کس محروم تر

این لطائف خمسہ منورہ فی الحقیقت از درجات ولایت پنج درجات اند کہ ہر درجہ راہ موصل است
بہ حضرت ذات علیہ تعالیٰ و تقدست۔ چون کہ ارشاد عباد بہ مسالک ہدی و رشاد منوط بہ ذات
حضرات انبیاء و رسل علیہم السلام است۔ ہمان راہ راہ ہدی است کہ مختار و مسلوک ایشان بودہ
و این لطائف خمسہ آن پنج طرق اند کہ انبیاء اولوالعزم از ان مسالک در مقام ولایت بہ مقصود
رسیدہ اند۔ مسکب اول لطیفہ قلب است و آن اول مقام است از عالم امر و اقرب است
بہ عالم خلق۔ تعلق و ارتباط این لطیفہ بہ تجلی صفت تکوین است کہ آن صفت اضافیہ حق تعالی
است و آن صفت فعل و خلق و تخلیق و ایجاد و احداث و اختراع می باشد۔ ایجاد ممکنات بہ این
صفت متعلق است۔ ازین جا است کہ مقام اصل لطیفہ قلب را قلب کبیر و حقیقت
جامعہ انسانی گویند۔ این لطیفہ شریفہ برائے لطائف دیگر از عالم امر بہ منزلہ بنیہ و بنیگہ است
و مدار لاطائف امر بہ تجلیہ و تصفیہ این لطیفہ جامعہ است۔ و مقام این لطیفہ شریفہ در جسد
انسانی در قلب منورہ واقع شدہ است کہ صلاح و فساد جسد مرطوط بہ صلاح و فساد
وے است۔ فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَرَّ وَأَهْلُ الْبُرْ
قَاجَةِ الْآوَانِ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ
فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ الْآوَاهِي الْقَلْبُ۔ در لطائف عالم خلق لطیفہ نفس را تعلق و
ارتباط بہ اصل لطیفہ قلب است کہ آذ گشتہ من قبل۔ لہذا لطیفہ نفس برائے لطائف
دیگر از خلق بہ منزلہ لب و رب است۔ ازین جا است کہ صاحبزادگان حضرت مجدد قدس الشہ
امراء ہم بعد از تصفیہ قلب بہ تزکیہ نفس می پرداختند و می فرمودند کہ تصفیہ لطائف دیگر
در ضمن این دو لطیفہ رئیسہ حاصل می شود۔ اما طریقہ حضرت مجدد قدس سرہ سیر تفصیلی بودہ کہ

بہ تزکیہ جمیع لطائف می پرداختند۔ وصول حضرت آدم علیہ السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ را زیر قدم حضرت ایشان می گویند چہ اول سالک برین راہ حضرت ایشان بودہ اند کہ وصول او بہ جناب قدس ازین راہ شود اورا آدمی المشرب گویند اورا استعداد سیر یک درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك دوم۔ لطیفہ روح است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی صفات ثبوتیہ الہیہ دارد۔ و نسبت بہ صفت تکوین کہ صفت اضافیہ می باشد یک گام بہ حضرت ذات تعالیٰ و لغت دست قریب تر است وصول حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ را زیر اقدام حضرت ایشان می گویند کہ وصول او ازین راہ شود اورا ابراہیمی المشرب گویند اورا استعداد حصول دو درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك سوم لطیفہ سراسر است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی شیونات ذاتیہ الہیہ دارد۔ و نسبت بہ صفات ثبوتیہ یک گام بہ حضرت ذات قریب تر است۔ وصول حضرت موسیٰ علیہ السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ را زیر قدم حضرت ایشان می گویند کہ وصول او ازین راہ شود اورا موسوی المشرب گویند۔ اورا استعداد حصول سہ درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك چهارم لطیفہ خفی است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی صفات سلبیہ تنزیہیہ دارد و نسبت بہ شیونات ذاتیہ یک گام بہ حضرت ذات قریب تر است وصول حضرت عیسیٰ علیہ السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ را زیر قدم حضرت ایشان می گویند۔ کہ وصول او ازین راہ شود اورا عیسیٰ المشرب گویند اورا استعداد حصول چهار درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك پنجم لطیفہ اخفی است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی شان جامع دارد کہ مثل برزخ است در میان مرتبہ تنزیہیہ و احدیت مجرورہ۔ این لطیفہ شریفہ کہ احسن و اجل لطائف و اقرب بہ حضرت اطلاق است در وسط سینیہ کہ مناسبت تام بہ حضرت اجمال دارد جائے دارد۔ وصول حضرت خاتم الانبیاء و المرسلین محبوب رب العالمین سیدنا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است۔ کہ وصول او ازین راہ شود اورا محمدی المشرب گویند۔ اورا استعداد تمام مراتب پنجگانہ ولایت می باشد۔ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُوْنِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ۔

اختلاف مشارب و تعدد مسائلک از مدائے تیسیر است بر عباد و لاختلاف العزائم والقوی
الکامنة فی العباد۔ و این رحمت بے فایت پروردگار است لکن جعلنا منکم شرعة
ومنها جأ ولو شاء الله لجعلکم أمة واحدة ولکن لیبلوکم فی ما آتیکم
فاستبقوا الخیرات۔

باید دانست که برائے وصول به مقصود هر یک از این طرق خمسہ وافی و کافی است۔
اگر چه در فضل و شرف و تفاوت درجات متفاوت اند تلك الشرائع فضلنا بعضهم
على بعض منهم من کلم الله و رفع بعضهم درجات۔ هر چند که به لامرکات
قریب تر در شرف بالاتر کسانے که دو مراتب یافته اند از اصحاب یک امتیاز دارند و همچنان
اصحاب سه از اصحاب دو۔ و اصحاب چهار از اصحاب سه۔ و اصحاب پنج از اصحاب چهار۔ و تعیین
مراتب و تخصیص مشارب امر موهبتی است کسب را و ران اختیار نیست اللهم الا به قس شدید
کشش ز انداز پیر کامل۔ ع این کار دولت است کنون تا کرار مدہ۔ این طرق و مراتب
خمسہ به منزلت ابواب ثمانیہ بہشت برین اند کہ ہر باب برائے دخول به حضیرة رضا و
ادج قبول کافی و وافی است۔ ہر باب مخصوص بہ گروہی باشد۔ و کسانے باشند کہ تحقیق
دو باب داشته باشند۔ و کسانے از سه و کسانے ازین بیش تا آن کہ کسانے باشند کہ از ابواب
ثمانیہ برائے ایشان صدائے خوش آمدید و کلمات ترحیب اهل و سہلا و هم حبا بلند
خواہ شد سرور و جهان سیدانش و جان ملی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند من کان من اهل الصلوة
دعی من باب الصلوة و من کان من اهل الجہاد دعی من باب الجہاد و من کان
من اهل الصدقة دعی من باب الصدقة و من کان من اهل الصیام دعی من
باب الصیام فقال ابو بکر رضی اللہ عنہما یا رسول اللہ ما علی احدی من
تلك الابواب من ضریرة فہل یدعی احد من تلك الابواب کلها فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم و اسر جو ان تكون منهم یا ابا بکر انھی
واللہ یختص برحمته من یشاء۔

و باید دانست آنچه حضرات ماقدر اللہ اسرار ہم واقاض علینا من برکاتہم ولایت لطائف
خمسہ را بہ حضرات انبیاء الوالعزم منسوب می فرمایند معنیش آن است۔ قریبے کہ سالک ہر
لطائف خمسہ حاصل می شود آن تابع و بہ منزلہ ظل آن قرب است کہ انبیاء علیہم السلام را در مقام

ولایت حاصل شدہ است مقام نبوت آن سروران را نشان دیگر است کہ در ازار آن علوم و معارف
ولایت بیچ مناسبت نہ دارد۔ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوبے نوشتہ اند۔ زیر قدم
بودن لطیفہ یکے از انبیاء علیہم السلام بہ آن معنی است کہ صفتے از صفات حقیقتاً مری آن نبی است
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آن صفت جزئیات بسیار دارد کہ یک جزئی آن مری سالک است الخ
تشریح این کلام بہ پنجے است کہ حق تعالی جل مجدہ را غنار ذاتی مسلم است۔ او تعالی و تقدس
بہ عالم و عالمیان بیچ مناسبت نہ دارد ہرچہ بہ ظہور رسیدہ کرشمہ تجلیات اسما و صفات آن
بے نیاز است کہ بہ واسطہ آن ہر آن و ہر جاتازہ فتوحات و فیوضات بہ تمام کائنات می رسد۔ چون
عالم بتامہ من اولہ الی آخرہ منظر اسما و صفات واجبہ است لہذا ہر فرد از افراد انسان لا
محالہ منظر صفتے است از صفات غیر متناہیہ او تعالی و تقدس۔ و ہر صفت بہ رنگ کلی است کہ
جزئیات کثیرہ غیر متناہیہ دارد چہ ہر صفت را تجلیات بے شمار است و ہر تجلی را ظلال بے اندازہ
و ہر ظل را نقاط بے عدد و بے پایان۔ تعلق و ارتباط حضرات انبیاء علیہم السلام بہ کلیات است و
تر بیت ایشان بہ آنها شدہ۔ و تعلق و ارتباط سائر ناس بہ ظلال و نقاط ظلال است کہ بہ منزلیہ
جزئیات می باشند تر بیت ایشان از ان جزئیات شدہ۔ صفت تلوین کہ منشا صدور افعال است
نبت حضرت آدم است علیہ السلام تر بیت ایشان بہ این صفت شدہ کہے کہ تر بیت او از
جزئیات این صفت شدہ آن جزئی مہد آتین اوست و او را آدمی المشرّب گویند ولایت او زیر
قدم حضرت آدم است علیہ السلام و وصول او از لطیفہ قلب است۔ و تر بیت حضرت نوح و
حضرت ابراہیم علیہما السلام از صفات ثبوتیہ است خصوصاً از صفت علم کہ اجمع صفات ذاتیہ
است۔ و تر بیت حضرت موسی علیہ السلام از حیوانات ذاتیہ است و شان اکلام رب ایشان است
و تر بیت حضرت عیسی علیہ السلام صفات سلبیہ است کہ موطن تقدیس و تمیزیہ است۔ و تر بیت
حضرت خاتم الرسل علیہ علیہم الصلوٰات و التسلیات از جامع صفات و حیوانات و تقدیسات
تمیزیہات است کہ مرکز دائرہ این کمالات است و در مرتبہ صفات و حیوانات تعبیر از ان بہ
شان العلم مناسب است کہ این شان عظیم الشان جامع جمیع کمالات است کہ سائے کہ از
جزئیات این مقامات تر بیت یافتہ اند آن جزئیات مبادی تعینات ایشان است و
مشابہ ایشان ابراہیمی یا موسوی یا عیسوی یا محمدی می باشد۔ سیر محمدی المشرّب بہ ترتیب
از قلب بہ روح و از روح بہ سر و از سر بہ خفی و از خفی بہ اخفی بہ حضرت اعدتیت بر شاہ راوستیقیم

واقع است کہ چنانکہ عالم امر را بہ ترتیب طے نموده۔ در اصول اینہا و باز در اصول اصول ہیں
ترتیب را امری داشتہ کار را بہ انجام می رسانند۔ بہ خلاف اصحاب ولایات دیگر کہ گویا از ہر درجہ
نقبہ کنندہ خود را تا بہ مطلوب می رسانند۔ شک نیست کہ افعال و صفات و شیونات و تنزیہات
از ذات او تعالی و تقدس منفک نیست اگر انفاک است در ظلال است۔ پس در اں موطن
باصلاح افعال و صفات و شیونات و تنزیہات را نیز نصیب از تجلیات ذات بے چوں تعالی و
تقدس حاصل خواہد شد اگرچہ صاحب آغنی را در علو و سفلی امتیاز بے حاصل است۔

باید دانست کہ بعثت انبیاء علیہم السلام بہ عالم خلق است و دعوت ایشان مقصود
بر عالم خلق ساختہ اند۔ لہذا مکلف اجزائے خلق اند کہ قالب است۔ تمنجات بہشت و آلام و زخ
و دولت دیدار و بے دولتی حرماں ہمہ وابستہ بہ خلق است امر را بہ آن تعلق نیست تعلق فرافض
و واجبات و سنن بہ قالب و اجزائے خلق است۔ نصیب اجزائے عالم امر از اعمال نافلہ است۔
باید دانست سیر سالک در دائرہ امکان و در دائرہ ظلال کہ آن را ولایت صغری گویند
سیرانی نامی باشد و از اصل مبدا تعین اعمی از دائرہ ولایت کبری از تجلیات اسما و صفات تا
تجلیات ذات و حضرت احدیت مجرورہ سیر سالک را سیر فی اللہ گویند و چوں ازاں جا شروع واقع
شود آن را سیر عن اللہ گویند۔

و باید دانست کہ معنی وصول از راہ یکے از لطائف خمسہ مبارکہ آن است کہ ورود فیض
بلا لطیفہ شریفہ بیشتر می باشد از تے و علاو تے و طمانینتے کہ در آن لطیفہ شریفہ می باشد از اں
گونہ احوال خصوصی در لطائف دیگر نہ می یابید و معنی تہذیب لطائف شریفہ آن است کہ
لطائف بہ کیفیات و احوال ماسبق برسند و رانیت خود را در یا بند و کارخانہ باطن از سر نو تازہ
حدوشن گردانند و بتلا از لطیفہ قلب می شود۔ چوں لطیفہ اصل خود را بہ یاد می آرد۔ آتش
شوق و محارمی گیرد و قصد طیراں بہ اصل مقام خود می نماید تا بہ اصل خود پیوندد۔ از
فایت شوق شعلہ رومی نماید کہ آن را حضرات مفتح باب می گویند رفتہ رفتہ این شعلہ قوی
و بلند تری شود تا آن کہ از نفس عنصری می بر آید۔ و ہمیں معنی مراد است آنکہ گویند لطیفہ
از قالب برآمد۔ آن زمان از لطیفہ تا اصل مقام او کہ بالائے عرش برین است را سہ کشادہ
از نور ظاہری گردد و بعضی افراد متارہ از نور معلوم می کنند تا بہ اصل خود می پیوندد۔ و معلوم
باد کہ از وقت برآمدن بطائف از قالب و تا وصول آنہا بہ اصول خود و قیام نمودن آنہا در

مواطن سالک انوار لطائف را بیرون سینه خود مشاهده می کند و ابی الحضر است با سیر آفاقی گویند چون لطائف
به اصول خود می رسند و در این موطن قیام می نمایند سیر انفسی شروع می شود. آن زمان سالک هر چه
می بیند من الانوار و الاسرار درون سینه خود می بیند و به تکرار کیمیه سَنَرِ کُیْمِیَ آيَاتِنَا فِی الْاَفَاقِ
وَفِی اَنْفُسِهِمْ می رسد.

حضرت مجدد قدس سره می نویسند: قلب از عالم امر است و در این عالم خلق تعلق و عشق داده
به عالم خلق فرود آورده اند و به مضغه که در جانب چپ است تعلق خاص بخشیده اند و در رنگ آن که
بادشاه را به کُناس عشق پیدای شود و به سبب آن در منزل کُناس نزول نماید و روح که الطف از قلب
است از اصحاب یکین است و لطائف ثلاثه که فوق لطیفه روح اند به شرف خیر الیه مؤسرا
اَوْسَطُهَا مشرف اند هر چند لطیف تر به وسط مناسب تر لَآ اَنَّ السَّيْرَ وَالْخَفِيَ عَلَى طَرَفِ
الْاَخْفَى أَحَدُهُمَا عَلَى الْاَيْمَنِ وَالْاُخْرَى عَلَى الشِّمَالِ و نفس مجاور حواس است تعلق به دماغ
و در دو ترقی قلب منوط است به وصول او در مقام روح و به مقام مافوق روح و همچنین ترقی روح و
مافوق او منوط است به وصول آنها به مقامات فوقانی لیکن این وصول در ابتداء به طریق احوال است
و در انتهای طریق مقام و ترقی نفس به رسیدن او است در مقام قلب به طریق احوال در ابتداء و به طریق
مقام در انتهای و در آخر کار این لطائف سه به مقام اخفی می رسند و همه به اتفاق قصد طیران به عالم
قدس می نمایند و لطیفه قالب را خالی و تهی می گزینند اما این طیران نیز در ابتداء به طریق احوال است و
در انتهای طریق مقام و حینئذٍ یَحْصُلُ الْقَنَاءُ و موتی که پیش از موت گفته اند از این جدائی
لطائف سه است از لطیفه قالب. و می نویسند: لازم نیست که جمیع لطائف در مقام جمیع
شوند و از آنجا طیران نمایند گاه باشد که قلب و روح هر دو به اتفاق این کار کنند و گاه هر سه و گاه
هر چهار و آنچه اول مذکور شد اتم و اکمل است و مخصوص به ولایت محمدی علیه وآله الصلوات التلیات
و ماعدائے او قسم از اقسام ولایت است. و نوشته اند: بعد از مفارقت لطائف سه و عروج
آنها در عالم امر هر آینه خلیفه آنها در این عالم همین بدن خواهد ماند و کار همه آنها خواهد کرد و بعد
ازین اگر الهام است بر همین مضغه است که قلیفه حقیقت جامع قلیبه است و آنچه
در حدیث نبوی علیه الصلوات و السلام آمده است مَنْ أَخْلَصَ لِلَّهِ أَرْجَعُیْنِ صَبَاحًا
ظَهَرَ تَبَيُّنُ بَيْعِ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ مراد ازین قلب و الله سبحانه
أَعْلَمُ همین مضغه است و در احادیث دیگر این مراد متعین است کَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَالسَّلَامُ إِنَّهُ لَيَغَانُ عَلَى قَلْبِي بِعُرْوَةٍ غَلِيظَةٍ بِمَضْغَةٍ اسْتَنْزَعَتْ بِحَقِيقَتِهَا جَامِعَةً كَمَا
 أَوْفَى كُلِّيَّةً مِنْ رُفِينٍ بِرَأْمَةٍ اسْتَوْفَى بِهَا حَدِيثٌ وَبِغَيْرِ رَأْمَةٍ أَنْ تَقْلِبَ قَلْبَكَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَانِ - الْحَدِيثُ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ كَرِيشَةٍ فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ - الْحَدِيثُ وَقَالَ
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِكَ - وَالتَّقْلُبُ وَعَدَمُ
 الثَّبَاتِ ثَابِتَةٌ لِهَذِهِ الْمَضْغَةِ لِأَنَّ الْحَقِيقَةَ الْجَامِعَةَ لَا تَقْلِبُ لَهَا أَصْلًا بَلْ هِيَ
 مُطْمَئِنَّةٌ رَاسِخَةٌ عَلَى الْإِطْمِينَانِ - وَالْخَلِيلُ عَلَى نَبِيٍّ وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 أَيُّهَا طَلَبُ الْإِطْمِينَانِ الْقَلْبُ أَرَادَ بِهِ الْمَضْغَةَ لَا غَيْرَ لِأَنَّ قَلْبَهُ الْحَقِيقِيَّ قَدْ كَانَ
 مُطْمَئِنَّةً بِلَا رَيْبٍ بَلْ نَفْسُهُ أَيْضًا كَانَتْ مُطْمَئِنَّةً بِسِيَاسَةِ قَلْبِهِ الْحَقِيقِيِّ - قَالَ
 صَاحِبُ الْعَوَارِفِ قَدْ سَمِعْتُ أَنَّ إِلَهُهَا مَصِيفَةُ النَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ الَّتِي عَرَجَتْ
 فِي مَقَامِ الْقَلْبِ وَإِنَّ التَّلَوِّيَّاتِ وَالتَّقْلِيْبَاتِ حِينَئِذٍ تَكُونُ صِفَاتُ النَّفْسِ
 الْمُطْمَئِنَّةِ وَهُوَ كَمَا تَرَى مُخَالَفٌ لِلْحَادِثِ الْمَذْكُورِ وَلَوْ تَبَيَّنَ الْعُرُوجُ مِنْ
 هَذَا الْمَقَامِ الَّذِي أَخْبَرَ الشَّيْخُ عَنْهُ تَعَلَّمَ الْأَمْرَ كَمَا هُوَ عَلَيْهِ وَلَا حَاصِدُ مَا
 أَخْبَرْتُ بِهِ وَطَائِقُ الْكُشْفِ وَإِلَيْهَا أَمَّا بِالْأَخْبَارِ النَّبَوِيَّةِ عَلَى صَاحِبِهَا
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالْحَيَّةُ - وَلَقَدْ تَعَلَّمْتُ أَنَّ مَا أَخْبَرْتُ بِهِ مِنْ خِلَافَةِ الْمَضْغَةِ
 وَوُفُودِهَا إِلَيْهَا عَلَيْهِمْ أَوْصِيْرُورُوتُهَا صَاحِبِ أَمْوَالٍ وَتَلَوِّيَّاتٍ مِمَّا كَبُرَ عَلَى
 الْمُتَعَصِّبِينَ الْجَاهِلِينَ الْقَاصِرِينَ عَنْ حَقِيقَةِ الْأَمْرِ قَتْلَ عَلَيْهِمْ فَمَا ذَا يَقُو
 لُونِ فِي الْأَخْبَارِ النَّبَوِيَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَيْثُ قَالَ إِنَّ فِي حَبْدِ
 بَنِي آدَمَ الْمَضْغَةَ إِذَا صَلُحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ أَلَا وَ
 هِيَ الْقَلْبُ جَعَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَضْغَةَ هِيَ الْقَلْبُ عَلَى سَبِيلِ الْمُبَالَغَةِ وَ
 وَتِلْكَ صَلَاحُ الْجَسَدِ وَفَسَادُهُ بِصَلَاحِهَا وَفَسَادُهَا بِفَجُورِهَا لِهَذِهِ الْمَضْغَةِ مَا
 يَجُوزُ بِالْقَلْبِ الْحَقِيقِيِّ وَإِنْ كَانَ عَلَى سَبِيلِ النِّيَابَةِ وَالْخِلَافَةِ - وَنُوشَتُهُ أَنَّ
 حَقْلَ الطَّائِفِ سِتَّةَ بَعْدَ زَمَانٍ أَزْمَانٍ وَصُولُ بِهِ مَقَامِ قَدَسٍ وَتَلَوْنُ بِهِ صَبْغِ أَنْ أَكْرَبَ قَالِبُ
 بَارِزِ جَمْعٍ نَمَائِدُ تَعْلُقُ بِهَا كُنْدُ سَوَائِي حَتَّى وَحْكُمُ قَالِبُ كَبِيرُ وَبَعْدَ زَمَانٍ بَارِزِ بَارِزِ فَتَمَّ فِتَائِي بِهَا
 كُنْدُ وَحْكُمُ مَتَيْتُ بِكَبِيرِ دَرِي وَتَمَّ بِتَجَلِي غَاصِّ تَجَلِي كَرْدَنْ وَازِ سَرِحَاتِ بِهَا كُنْدُ وَبِهِ مَقَامِ

بقا باللہ متحقق شوند و متخلی بہ اخلاق اللہ گردند۔ درین وقت اگر آن خلعت را بخشیده بہ عالم باز گردانند
 مرتبہ از ذنوبہ تندی خواهد انجا مید و مقدمہ تکمیل پیدا خواهد شد۔ و اگر بہ عالم باز نہ گردانند و تندی
 بعد از او حاصل نہ شود از اولیائے عزالت خواهد بود و تربیت طالبان تکمیل ناقصان از دست و نخواهد
 آمد۔ این است حدیث بدایت و نہایت بہ طریق رمز و اشارت۔ اما فہمیدن آن بہ غیر قطع منازل محال
 است۔ و نوشتہ اند۔ باید دانست کہ این رجوع و اصل کہ بہ کلیت واقع شود از اکل مقامات
 دعوت است۔ این غفلت سبب حضور جمع کثیر است۔ غافلان ازین غفلت غافل اند و حاضران
 ازین رجعت جاہل۔ این مقام از قبیل مدح بکمالشہ الذم است۔ فہم ہر کویہ اندیش اینجانبہ رسد
 اگر کمالات این غفلت را بیان کنم ہرگز کسی آرزوئے حضور نہ کند۔ این آن غفلت است کہ خواہ
 بشر را بر خواص ملک فضیلت بخشید۔ این آن غفلت است کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم را رحمت عالمیاں گردانید۔ این آن غفلت است کہ از ولایت بہ نبوت می رساند۔ این آن
 غفلت است کہ از نبوت بہ رسالت می رساند۔ این آن غفلت است کہ اولیائے عشرت را بر
 اولیائے عزالت فریت می بخشد۔ این آن غفلت است کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم را بر صدیق اکبر سبقت می دہد بعداً قاناکا ذکی خاں۔ این آن غفلت است کہ
 صحور را بر سکر ترجیح می نماید۔ این آن غفلت است کہ نبوت را بر ولایت افضل می گرداند علی ترغ
 اَنْفِ الْقَاصِرِینَ۔ این آن غفلت است کہ پیہب آن قطب ارشاد از قطب بدل فضیلت
 پیدا می کند۔ این آن غفلت است کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آرزوئے آن می نماید آن جا کہ
 می فرماید یَا لَیْتَنیْ صَحْبُوْکُمْ مُحَمَّدٍ اَیْنِ اَنْ غَفَلْتَ اَسْتَ کہ حضور کینہ فادیم اوست۔ این آن
 غفلت است کہ وصول مقدمہ حصول اوست۔ این آن غفلت است کہ بہ صورت تمیز
 است و بہ حقیقت ترفع۔ این آن غفلت است کہ خواص را بہ عوام مشتبہ می سازد۔ و قیاب
 کمالات ایشان می گردد۔ و اگر بگویم شرح این بے حد شود۔ و نوشتہ اند۔ قیاب اولیاء اللہ غفلت
 بشریت ایشان است۔ بہ ہرچہ سائر مردم محتاج اند این بزرگواران نیز محتاج اند۔ ولایت ایشان
 را از احتیاج نہ می برآورد۔ و غضب ایشان نیز در رنگ غضب سائر مردم است۔ ہر گاہ سید انبیا
 علیہم السلام الصلوٰت والتسلیما ت فرماید اَعْظَبُ کَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ بہ اولیاء چہ رسد۔ همچنین
 این بزرگواران در اکل و شرب و معاشرت با اہل و عیال و موافقت با ایشان، با سائر ناس شریک
 اند۔ تعلقات شتی از لوازم بشریت است از خواص و عوام زاتیل نہ می گردد و حق سبحانہ در شان انبیا

علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات می فرماید وَفَلَجَعَلْنَاهُمْ حَسَدًا إِلَّا يَكْلُونُ الطَّعَامَ وکفار ظاہرین می
 گفتند قَالَ هَذَا الرَّسُولُ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ پس ہر کہ نظر اود بر ظاہر اہل اللہ
 افتاد محروم گشت و خسران دنیا و آخرت نقد وقت او آمد ہمیں ظاہر بینی ابو جہل و ابولہب را از
 دولت اسلام محروم ساخت و در خسران ابدی انداخت۔ سعادتمندان است کہ نظر اود بر ظاہر بینی
 اہل اللہ کوتاہ گشت و حدت نظر اود بہ صفات باطنہ این بزرگواران نفوذ کرد و بر باطن مقصور گشت۔
 قَالَهُمْ كَيْفَ يَصْرِبُ إِلَهُ لِمِثْلِهِ خَوِّفُيْنِ وَقَالُوا الْمَخْبُوءِينَ عَجَبًا كَيْفَ اسْتَصَفَتْ بَشَرِيَّةٌ
 آن قدر کہ در اہل اللہ ظاہری گردد۔ در سائر مردم ظاہر نیست و جہش آن است کہ ظلمت و کدورت
 در محل ہموار و مصفا اگرچہ اندک باشد بیشتر ہوید می گردد و از آن چہ در محل ناہموار و غیر مصفا اگرچہ
 بیشتر باشد لیکن ظلمت صفات بشریت در عوام در کلیت سرایت می کند و در قالب و قلب و روح
 می رود و در خواص این ظلمت مقصور بر قالب و نفس است و در اخص خواص نفس نیز ازین ظلمت
 مبری است مقصور بر قالب است و بس و ایضا این ظلمت در عوام موجب نقصان خسارت است
 و در خواص موجب کمال و نصارت ہمیں ظلمت خواص است کہ ظلمتہائے عوام را از اہل می گردانند
 قلبہائے ایشان را تصفیہ می بخشد و نفسہا را تزکیہ می دہد۔ اگر این ظلمت نہ می بود خواص را بہ عوام
 ایچ مناسبت نہ می کشد و راہ افادہ و استفادہ مسدود می نمود۔ و این ظلمت در خواص آن قدر نہ
 می ہست کہ مکرر سازد بلکہ ندامت و استغفار کہ در قفلے اودست دہد چندین ظلمت و کدورت
 و مکر را ہم زد آید (صاف و روشن کند) و ترقیات می فرماید ہمیں ظلمت است کہ در ملائک مفقود
 است و بہ سبب آن راہ ترقی مسدود۔ اسم ظلمت بروے از قبیل مدرج بکالیشہ الذم است۔
 عوام کالانعام صفات بشریت اہل اللہ را در رنگ صفات بشریت خود می دانند و محروم و
 مخدول می مانند قیاس غائب بر شاہد فاسد است۔ ہر مقام را خصوصیات علیحدہ است و ہر محل را
 لوازم جدا۔ نوشتہ اند حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ اولیاء اللہ را بر نہی مستور ساختہ است کہ ظاہر
 ایشان در کمالات باطن ایشان خبر نہ دارد و کیفیت ماعدائے ایشان۔ باطن ایشان را نسبتی کہ بہ مرتبہ
 بیچونی نہ ہیچونی حاصل گشتہ است نیز بیچون است و باطن ایشان چوں عالم امر است نیز نصیبی از
 نہ بیچونی دارد و ظاہر کہ سراسر بیچون است حقیقت آن را چہ دریا بد بلکہ نزدیک است از نفس
 حصول آن نسبت انکار نماید لَغَايَةِ الْجَهْلِ وَ عَدَمِ الْمُنَاسَبَةِ و تواند بود کہ نفس حصول نسبت
 را دانند مانہ داند کہ متعلق آن کیست بلکہ بسا است کہ نفی متعلق حقیقی او نماید وَ كُلُّ ذَٰلِكَ

لَعَلَّوْ تَلَاكَ النَّسْتَةَ وَدُنُوهُ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ خَوْفٌ مَغْلُوبٌ أَلْ نَسَبَتْ اسْتِ وَازْدِيدِ دَانِش رَفْتِ اسْتِ
 چه داند که چه دارد و به که دارد پس ناچار غیر از عجز از معرفت راه نه باشد لهذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرمود **لَعَجْزٌ مِنْ دَرَاكِ الْإِدْرَاكِ** نفس ادراک عبارت از نسبت خاصه است که
 عجز از ادراک آن لازم است **لَاَنْ صَاحِبَ الْإِدْرَاكِ مَغْلُوبٌ لَا يَعْلَمُ إِدْرَاكَهُ**
 وَغَيْرُهُ لَا يَعْلَمُ حَالَهُ كَمَا مَرَّ وَنُوشْتِ اند الہی چیست کہ اولیائے خود را کردی کہ باطن
 ایشان زلال خضر است ہر کہ قطرہ از آن چشید حیات ابدی یافت و ظاہر ایشان ستم قاتل کہ ہر کہ
 بہ آن نگرست بہ موت ابدی گرفتار آمد ایشان اند کہ باطن ایشان رحمت است و ظاہر ایشان زحمت
 باطن بین ایشان از ایشان است و ظاہر بین ایشان از بدکیشان بہ صورت جو نما اند و بہ حقیقت
 گندم نجش بہ ظاہر از عوام بشر اند و باطن از خواص ملک بہ صورت بر زمین اند و بہ معنی بر فلک جلیس
 ایشان از شقاوت رستہ است و انیس ایشان بہ سعادت پیوستہ **أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ**
حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ - وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -
 این است قدرے از کلام و تحقیق این بزرگواران **فَالْقَلِيلُ يَدُلُّ عَلَى الْكَثِيرِ وَالْقَطْرَةُ**
تُبَيِّنُ عَنْ الْغَلِيظِ حق تعالی ایشان را اجر با عنایت فرماید کہ برائے ما دون ہمتاں اقرب و اسہل طرق
 تجویز فرمودہ اند کہ البتہ موصل الی المقصود می باشد آثار و خطوط این راہ ہدی امام الطریقہ بہاؤ الحق
 والدین حضرت سید السادات محمد نقشبند مشک کشا بخاری قدس الشمرہ تجویز کردہ اند بعد از آن کہ
 پانزدہ روز سر بہ سجده نہادہ در جناب الہی تضرع نمودند کہ مرا را ہے نشان دہ کہ اسہل و اوصل باشد
 چنانچہ دعائے ایشان بہ اوج قبول رسید و این طریقہ شریفہ بہ ایشان عنایت شد کہ اندراج ہدایت
 در بدایت دارد۔

سیکے کہ دریشرب و بطحی زدند نوبت آخر بہ بخارا زدند
 از خط آن سیکہ نہ شد بہرہ مند جز دل بے نقش شہ نقشبند
 33 آن گہر پاک نہ ہر جا بود معدن او خاک بخارا بود
 اول او آخر ہر منتهی زاخر او حبیب ثمن تہی

حضرت ایشان فرمودہ اند **طریقہ عنایت کردہ اند کہ البتہ موصل است و یافت بسیار دارد۔**
 دران نہ محرومی است نہ مجاہدہ۔ مافضلیا نیم و ما مراد انیم۔ اتباع سنت و عمل بر عزیمت و ذکر خفی
 طریقہ من است۔ خلفا و بانشینان حضرت ایشان طریقہ شریفہ ایشان را واضح تر و روشن تر کردہ

رفتند تا آن کہ آفتاب کمال بر چرخ ہدایت ظہور نمود۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرہو آن راہ عظیم المرتبت را شاہراہ کثیر المنفعت ساختہ و لای اقصی الغایات رسانیدہ عالم را منور ساختند۔ فَجَزَّاهُمُ اللَّهُ بِمَحَانِهِ وَتَعَالَى عَنِ الرِّسَالَةِ وَالْمُسْلِمِينَ خَيْرًا۔ این بزرگواراں برائے وصول الی اقصی الغایات چند ضوابط و قواعد بنیادہ اند تا سالک براں کار بند شدہ شاہراہ محبت را قطع نماید۔ لہذا فقیر اولاً آن اصول و کلمات مبارکہ را بیان می نماید و باز کیفیت سلوک و مدارج آن را بیان خواهد کرد۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ۔ در قافلہ کہ اوست دامن نہ رسم این بس کہ رسد ز دور بانگ جزہ رسم

بیان دہ اصول کہ بمقامات عشرہ موسوم اند

فرمودہ اند کہ قطع منازل سلوک عبارت از طے مقامات عشرہ است۔ کہ بنائے سلوک براں گزاشتہ شدہ۔ اول آن مقام توبہ و اتابت است۔ دوم عزلت و ریاضت سوہم و رع و تقویٰ۔ چہارم طاعت و ملازمت ذکر و پنجہ زہد و قناعت۔ ششم توبہ و رجاء، ہفتم صبر و تسلیم، ہشتم توکل و اعتماد بر پروردگار، نہم حمد و شکر و دہم رضا و خوشنودی بہ فضلائے پروردگار جل شانہ و نعم احسانہ۔ باید دانست کہ سائر سلوکی و تصفیہ لطائف عالم خلق را مقدم داشتہ اند ایشان مقامات و مراتب عشرہ را بالذات قطع می کنند۔ و کسانے کہ سیر جذبی را مقدم داشتہ اند مقامات عشرہ را در ضمن تصفیہ لطائف عالم اہر قطع می نمایند۔ چہ در قطع دائرہ امکان قطع این مراتب ہم دست می دہد کہ منوط بہ فتائے قلب است و بہ فتائے قلب سالک داخل زمرہ اولیا می گردد۔

فرمودہ اند چون کہ ہم دین زماں قاصر اند و اول مقام از مقامات عشرہ توبہ است۔ برائے حصول آن مدتے درکار است اگر برائے تحصیل آن تکلیف تفصیل کردہ شود شاید درین مدت فتورے ملا یا بدو طالب از مقصود بازماندہ مقام توبہ را ہم بہ انجام نہ رساند۔ لہذا اکتفا بر اجمال کردہ تفصیل را حوالہ بہ مرد را یام کند۔ بعد از حصول توبہ بہ طریق اجمال شیخ طالب را مناسب استعداد او تعلیم نماید و توجہ بہ کار او دارد و التفات بہ حال او مرعی نماید۔ آداب شرائط راہ را بہ او نشان دہد و بہ متابعت کتاب و سنت و اقوال ائمہ و آثار سلف صالحین ترغیب فرماید و اعلام نماید کہ کثوف و قانع را کہ سر میوز کتاب و سنت مخالف است داشتہ باشند۔ اعتبار نہ کنند بلکہ از آن متنفر ماند و بہ تصحیح

حقانہ بہ مقتضائے آراءے فرقتہ ناجیہ اہل سنت و جماعت نصیحت نماید و تعلیم احکام فقہ از مسائل ضروریہ
و بہ موجب آن تاکید عمل فرماید کہ دریں راہ بے حصول و دو جناح اعتقادی و عملی طیران میسر نیست۔
محال است سعدی کہ راہ صفا تو ان رفت جز در پئے مصطفیٰ

و تاکید نماید کہ در تقیم احتیاط نیک مرعی دارد۔ ہر چہ کہ یا بد و از ہر جائے کہ بدست رسد
نہ خورد تا وقتے کہ در ان باب فتویٰ از شریعت غرادرست نہ کند بالجملہ در جمیع امور قائم الیک
الرَّشْوُلُ فَخَذَّوْهُ دَمَا تَكْلُمُ عَنْهُ فَأَنْقَهُوْا۔ انصب عین خود سازد۔

باید دانست کہ حصول مقامات عشرہ بہ تفصیل و ترتیب مخصوص بہ سالک مجذوب است
کہ سیر سلوکی و تصفیہ لطائف عالم خلق را مقدم داشته است۔ و بر سبیل اجمال و خلاصہ نصیب مجذوب
سالک است۔ چہ اور اعنایت ازلی گرفتار محبت ساخته است کہ بہ تفصیل مقامات عشرہ نہ می تواند
پرداخت۔ اور از ضمن جذبہ محبت خلاصہ مقامات برو چہ اتم حاصل است کہ صاحب تفصیل را میسر
نیست۔ و باید دانست کہ سالک مجذوب باشد یا مجذوب سالک۔ بعد از طے منازل و رفع حجب
ہر دو طائفہ داخل اند۔ در نفس وصول یکے را برو دیگرے ہیچ مزیت نیست۔ چنانچہ دو شخص از منازل
بعیدہ بہ کعبہ معظمہ می رسند یکے بہ عالم راہ و کیفیات ہر منزل را بہ قدر استعداد خود و نشانی
ساختہ و دیگرے از تماشائے معالم و منازل چشم دوختہ از شراب محبت مدہوش گشتہ بہ کعبہ رسیدہ
در وصول بہ کعبہ ہر دو مساوی اند یکے را برو دیگرے شرف نیست اگر چہ در معرفت معالم راہ متفاوت
افتادہ اند۔ و باید دانست کہ بعد از وصول بہ مطلوب ہر دو طائفہ را جہل لازم است خواہ آن
سالک مجذوب بود کہ از اہل کشف و معرفت می باشد۔ یا مجذوب سالک بود کہ از ارباب جہل و
جبر است اِنَّ الْمَعْرِفَةَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی جَهْلٌ وَ عَجْزٌ عَنِ الْمَعْرِفَةِ۔ قطع این مقام
عشرہ منوط بہ تجلیات ثلاثہ اند۔ تجلی افعال کہ آن را محاصرہ گویند و آن تجلیات صفات مکنون است۔
و تجلی صفات کہ آن را مکاشفہ گویند۔ و تجلی ذات کہ آن را مشاہدہ گویند۔ جمیع مقامات غیر از مقام
رضا وابستہ بہ تجلی افعال و تجلی صفات اند۔ و مقام رضا منوط بہ تجلی ذات است تعالیٰ و تقدس
و بہ محبت ذاتیہ کہ مستلزم مساوات ایلام محبوب است بہ انعام او نسبت بہ محب۔ پس لا جرم
رضا متحقق شود و کراہت بر خیزد۔ حصول مقامات تسعہ اگر چہ وابستہ بہ تجلی افعال و تجلی صفات
است اما بلوغ آنہا بہ حد کمال و فنائے اتم وابستہ بہ تجلی ذات است۔ ہر گاہ سالک قدرت کاملہ
حق سبحانہ را برو خود و بر جمیع اشیا مشاہدہ می کنیے اختیار بہ توبہ و انابت رجوع کردہ بہ گریہ زاری

آمد عزت و ریاضت اختیار کند از ترس و بیم ورع و تقویٰ را شیوہ خود ساختہ بہ طاعت و ملازمت
ذکر خود را مشغول سازد۔ چوں عظمت و کبریائی او تعالیٰ و تقدس مشاہدہ کند نیایے دنی در نظر او
خوار و بے اعتبار در آید۔ و ناچار بے رغبتی در دنیا پیدا شود و زہد و قناعت اختیار کند۔ و چوں مہربانی
و رافت او تعالیٰ متجلی شود در مقام توجہ و رجاء در آید۔ و چوں او را موزاے نعم داند و اعطای و
منع از دشنام و صبر و تسلیم او بدین خود ساختہ از راہ توکل و اعتماد رفتہ در مقام شکر و حمد در آید۔
و مقام رضا آن زمان صورت بندد کہ ایلام محبوب بہ انعام او مساوات پیدا کند۔ کراہت از
میان ہر خیز و ہرجہ از محبوب آید محبوب نماید۔

فَلَنْ قَالَ لِي مَثْمُثًا مَعَ طَاعَةٍ وَقُلْتُ لِدَارِجِي الْمَوْتِ أَهْلًا وَمَرْجَبًا

وصول بہ این مقام عالی بعد از قطع سلوک و جذبہ و مشاہدہ است اما بلوغ بہ حد کمال و فناء است
کہ تا این سخن در ہشت ہجریں خواہد شد کہ وابستہ بہ دیدار پروردگار و خوشنودی او سبحانہ و تعالیٰ می
باشد در صحیحین از ابو سعید روایت است کہ آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ان الله يقول
لَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا وَسَعْدًا يَاكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فَيُفِي يَدَاكَ فَيَقُولُ
فَلْ رَضِينَا فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ تَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ
إِلَّا أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ
أَحَلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا أَمْقَامَاتٍ تَسْعِدُ رَأْسَ آخِرَتِ
تصور نیست۔ و راں جاتوبہ و اتابیت از چہ بود۔ و عزت و ریاضت از بہر کہ۔ ورع و تقویٰ را چہ
کار و فیض اکل ما تشبہیہ الا نفس و تذل الا عین۔ نے طاعت و نے ذکر زہد و قناعت
را چہ جاتے۔ توجہ و رجاء را چہ گنجائش صبر و تسلیم از چہ۔ توکل و اعتماد را چہ حاجت۔ آرزے حمد و شکر را آن
جادو می باشد لیکن آن از شعلہ مقام رضا است نہ مہا بن از رضا۔

نے از تو حیات جاوداں می خواہم نے عیش و تنعم جہاں می خواہم

نے کام دل و راحت جاں می خواہم ہر چیز رضائے تست آں می خواہم

حق تعالیٰ ما تہی دستاں و از پا افتادگان را ازین مراتب بلند و مقامات ارجمند حفظ و افر نصیب فرماید
از گریہاں کار ہادشوار نیست۔ بخیر متہ سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم۔
در مراتب کمال فوق از مقام رضا مقام نیست اللہ عز و جل مقام محبت ذاتی کہ مخصوص
بہ محبوب لب العالمین است صلی اللہ علیہ وسلم کہ معشری است از جمیع نسب و اعتبارات۔

این دولت عظمیٰ حسن ظن است به محبوب تا آنکه اگر محبوب بر علقوم محب اجرائے سبکین نماید و اعضاے
 او را یک یک کرده قطع نماید محب ازاں لذتے یابد و صلاح و بهبود خود و ایاں تصور کند۔ در
 مقام رضا رفع کراہت به دست می رسد و درین مقام التذاذن قد وقت می گردد و فشتان بئین
 رفع الکراهة عن الفعل و بئین الذل تذاذن عن الفعل۔ و جائز است که در ایاں
 موطن خادمے را از خادمان اولش خورجیت و ضمنیت و وراثت جائے دهند و قاذلک علی
 اللہ بعزیز کما افادہ حضرتة المجذبة قدس سرہ۔ و نیز حضرت ایشان نوشته اند۔
 باید دانست که کراہت ظاہر منافی رضائے باطن نیست و مرارت صورت نافی علالت حقیقت
 زیرا کہ ظاہر و صورت عارف کامل را بر صفات بشریت و اگر استہ اند تا قیاب کمالات او گردد و
 ابتلا و آزمائش پیدا کند و محقق بامبطل متمرج بود۔ ایاں ظاہر و صورت عارف کامل را نسبت به باطن
 و حقیقت او در رنگ جامہ یکتا تصور باید نمود نسبت به شخص لابس آں جامہ۔ و معلوم است
 کہ جامہ را نسبت به آں شخص چه مقدار است۔ همچنین است قدر صورت نظر به حقیقت او۔
 ایاں صورت عارف را بے بصر ایاں در رنگ کوه می انگارند و مثل صورت بے حقائق خود خیال می کنند
 لاجرم در مقام انکاری آیند و حرم کسب می نمایند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَ
 التَّرٰىءُ مُتَابِعَةُ الْمُصْطَفٰی۔

یازده کلمات مصطلحہ

بنائے طریقہ شریفہ بر یازده کلمات طیبہ می باشد کہ ازاں جمله ہشت منقول از خواجہ خواجگان
 حضرت عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ است و سہ از امام الطریقہ حضرت سید محمد ہا و الدین
 نقشبند بخاری قدس سرہ۔ وَ اِلَيْكَ بِهٰذِهِ الْكَلِمَاتِ۔
 سہ ہوش و در دم۔ عبارت از بیدار و ہشیار بودن سالک است و در نفس از انفاس خود
 تا بغفلت نہ برآید۔ انسان در شمار روز بست و چہار ہزار نفس یا قدرے زیادہ ازاں می کشد۔
 و فردا بہ روز قیامت در انفاس خود خواہد نگرست کہ گذامش بغفلت گزشتہ و آں زمان
 پشیمانی و حسرت خواہد کرد و قیالطول الحسرة۔ وَ اِلَيْكَ حَيِّنْ مَنْدَم۔ حضرت پیر و مرشد
 برحق رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاَقْصَىٰ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِهِ بہ طالبان حق تاکید بلیغ می فرمودند کہ

در شمار وز نسبت و پنج هزار بار ذکر شریف کرده باشند۔ تا به عدد انفاس نوشته برائے آخرت
 بہم رسانند اَلْکَلْبُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَحَمَلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ الْعَلَجُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هُوَ
 هَاوٍ تَمَثَّلَ عَلَى اللَّهِ الْهَافِي۔ حضرت عبید اللہ احرار قدس سرہ فرمودہ اند دریں طریقہ شریفہ حفظ نفس
 را ہم داشتہ اند۔ حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند۔ دریں راہ بتائے کار بر نفس است
 نہ گزارد کہ ضائع گردد سعی نماید کہ در دخول و خروج غفلت فرو نہ رود و غفلت نہ برآید و در مابین النفسین
 غفلت بہ قلب راہ نیابد۔ از راہ این محافظت سالک بہ دولت حضور و آگاہی می رسد۔ حضرت
 نجم الدین کبری قدس سرہ گفته اند۔ ذکرے کہ بر نفوس حیوانات جاری است انفاس ضروریہ انشیا
 است۔ در فرو رفتن و برآمدن نفس حرف شریف ہا پیدا است کہ اشارت بہ غیب ہوتیت حق
 تعالیٰ است۔ کہے خواهد یا نہ خواهد این حرف شریف پیدا است۔ پس طالب ہوشمند آن است
 کہ در وقت تلفظ این حرف ہوتیت ذات حق سبحانہ ملحوظ وے بود در دخول و خروج نفس واقف
 و آگاہ بود تا در نسبت حضور مع اللہ فتورے واقع نہ شود تا بہ جائے برسد کہ این نسبت شریفہ
 بے تکلف در دل او حاضر بود و بہ تکلف آں را دور کردہ نہ تواند۔

با غیب ہوتیت آندائے حرف شناس انفاس ترا بود بر اں حرف اساس
 باش آگاہ از اں حرف در امید ہراس حرفے گفتم شگرت اگر داری پاس
 باید دانست کہ غیب ہوتیت بہ اصطلاح اہل تحقیق عبارت از ذات پاک پروردگار است
 بہ اعتبار لا تعین کہ هیچ علم و ادراک بہ کنیہ او نہ رسد۔ بعضے از فضلا رگفته اند کما ذکرہ ابو
 البقاء کہ اصل لفظ اسم جلالہ حرف ہا است کہ آن ضمیفات است کما قالہ لکوفیون
 اِنَّ الْاَوَّلَ شَبَابِ الْعِظَمَةِ وَهِيَ تَرَايِدُ لِسْقُوطِهَا فِيْ هَآؤِ هُمْ۔ چون بہ عقول خود
 اثبات و تعلق کردند اشارہ بہ ہا کردند۔ و چون دانستند کہ او تعالیٰ مالک تمام اشیاء است لام
 ملک بالماں افزودند و گفتند ہ۔ اِیْ لَہُ فَا فِی السَّمَاوَاتِ وَفَا فِی الْاَرْضِ وَبَارِئُ
 لَحْمٍ تَعْرِیْنِہَا وَخَلَّی کَرْدَنَد و لفظ مبارک اللہ شد و آں را علم بر ذات او سبحانہ و تعالیٰ
 گردانیدند قَسْمُکَانَ الَّذِیْ تَاہَا الْعُقُلَاءُ فِیْ ذَاتِہِ وَصِفَاتِہِ لِاِخْتِجَاسِہَا بِاَنْوَاسِ
 الْعِظَمَةِ وَاسْتَسَارِ الْجَبَرُوتِ کَذَ لَکَ تَحْیَرُ وَا فِی الْلَفْظِ الدَّالِّ عَلَیْہِ اَنَّهُ اسْمٌ
 اَوْصِفَہُ مُشْتَقٌّ اَوْ غَیْرُ مُشْتَقٍّ عَلِمٌ اَوْ غَیْرُ عَلِمٍ اِلٰی غَیْرِ ذَ لَکَ کَاَنَّهُ الْعُکْسُ
 اِلَیْہِ مِنْ مَسَاہُ اشِعَّةٍ مِنْ تِلْکَ الْاَنْوَا سِ فَقَصَرَتْ اَعْيُنُ الْمُسْتَبْصِرِیْنَ عَنْ اِدْرَاکِہِ

لے ماندہ ز بحر علم بر ساحل حین
 بردار صفا نظر ز موج کو نین
 در بحر سراغ است در ساحل شین
 آگاہ بہ بحر باش بین النفسین
 ۱۔ نظر بر قدم۔ عبارت ازاں است کہ سالک در راہ رفتن چشم بر پشت پائے خود
 دوزد تا از مشاہدۃ اشیائے متفرقہ خاطر پر آگندہ نہ شود و نظر بے جا نیفتد۔ لا تَمَشْ فِي
 الْآخِرِضِ مَرَحًا مشیر بہ این معنی است چہ تشبہ نظر باعث مَرَح می باشد چوں نظر
 بر پشت پائے باشد۔ از کبر و خیلا دوری می باشد۔ و گفتہ شدہ کہ نظر بر قدم عبارت از معرفت
 مشرب خود است سالک بر احوال و لطائف خود نظر داشتہ باشد کہ بر قدم کدام بنی از انبیاء
 علیہم السلام رواں است و نیز گفتہ شدہ کہ نظر بر قدم اشارت بہ سرعت سیر است کہ قدم
 سالک در راہ سلوک از نظر او پس نماید چوں نظر بہ جائے رسید و عقبش قدم ہم برسد۔ مولانا جامی
 در مدح امام الطریقہ قدس اللہ اسمہ را ہما گفتہ۔

کم زدہ بے ہمدی و ہوش دم
 بس کہ نہ خود کردہ بہ سرعت نظر
 در نہ گزشتہ نظرش از قدم
 باز نہ ماندہ قدمش از نظر
 معنی اول مناسب احوال مبتدیان است و معنی دوم مناسب متوسطان و معنی سوم مناسب
 منتہیان کما قالہ بعضُ المشائخ۔

۲۔ سفر در وطن۔ عبارت ازاں است کہ سالک از صفات بشریہ بہ صفات ملکۃ از صفات
 ملکۃ بہ صفات الہیہ سفر کند۔ از اخلاق ذمیمہ برآمدہ بہ اخلاق قدسیہ پیوندد کہ معنی تَخَلَّقُوا
 بِاخْلَاقِ اللَّهِ است۔ خواجگان ما بہ سیر آفاقی کہ راہ دور و دراز است نہ می پردازند بلکہ
 در ضمن سیر نفسی آن را قطع می نمایند۔ و بہ جائے سیرانی سیر کیفی را اختیار می فرمایند فرمودہ اند کہ
 سالک در بدایت حال چنداں سفر کند کہ خود را بہ ملازمت عزیزے رساند و در خدمت اوستی جمیل
 در حصول ملکۃ آگاہی نماید۔ مولانا سعد الدین کاشغری قدس سرہ فرمودہ اند خبیث ہر جا کہ
 رود خبیث است۔ خبیثت وے ز اہل نہ شود تا از صفات خبیثہ بہ صفات قدسیہ انتقال نہ کند
 حضرت عبید اللہ احرار قدس سرہ فرمودہ اند بہ خدمت عزیزے رسیدہ آئینہ دل را از صورت و نقوش
 عشویات کو بنیہ پاک و صاف کند ملکۃ و وصف تمکین را حاصل کند و نسبت خواجگان را بہ دست
 آرد۔ بعد ازاں ہر جا کہ رود و ہر جا کہ ماند مانع نیست۔

یارب چہ خوش است بے دہاں خندیدن
 بے واسطہ چشم جہاں را دیدن

بنشین و سفر کن کہ بہ فایت خوب است بے مینت پاگرد جہاں گردیدن
سک خلوت در انجمن عبادت ازان است کہ در محل تفرقہ و در مذم و انجمن غفلت و پراگندگی
بہ خلوت خانہ دل راہ نہ یابد۔ بہ ظاہر با خلق و بہ باطن با حق باشد کہ مضمون الصوفی هو الکافی
البابین است۔ خواجہ عزیزاں قدس سرہ فرمودہ اند۔

از درون شو آشنا و از بیرون بیگانه و ش این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہاں
این دولت در ابتداء بہ تکلف حاصل می شود و در انتہا بے تکلف۔ و درین طریقت نصیب
مبتدیان است و در طرق دیگر نصیب منتہیان۔ چہ این دولت در سیر انفسی دست می دہد
کہ ابتداء این طریق ازان است و سیر آفاقی دشمن آن طے می شود۔ بہ غلاف دیگر سلاسل
کہ ابتدا بہ سیر آفاقی کنند و انتہا بہ سیر انفسی و بہ این اعتبار اگر اطلاق اندراج النہایت فی البدیۃ
کرده شود گنجائش دارد صاحب این ملک را در عین تفرقہ جمعیت حاصل است مع ذلک اگر
ظاہر را با باطن جمع سازد اولی باشد و تشریح قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبْتَئِلْ
إِلَيْهِ تَبْتِئِلًا حضرت مافرمودہ اند طریقت ما صحبت است چہ در خلوت شہرت است و در
شہرت آفت۔ و در صحبت جمعیت و عافیت کبیرا و لیا قدس سرہ در تفسیر خلوت در انجمن گفته اند کہ
اشتغال بہ ذکر شریف و استیلائے آں و استغراق بہ مرتبہ برسد کہ اگر بہ بازار رود آواز کسی نہ شنود
حضرت احرار قدس سرہ می فرمایند اگر مدت پنج شش روز بہ جد و جہد تمام اشتغال بہ ذکر شریف
نمایند بہ این درجہ خواہد رسید کہ آواز ہا و حکایت مردم ہر چہ در گوش دے رسد ذکر نماید قاضی
محمد از حضرت احرار نقل کردہ اند کہ در ابتداء سلوک ذکر شریف بر من چنان مستولی و غالب
بود کہ اگر با دے می دید یا برگ درخت می جنبید یا آواز کسی بہ گوش می رسید ہمہ را ذکر شریف
می پنداشتیم۔ کہ کما بتدلیش باین حال بود انتہائش بہ چہ کمال باشد و قیاس کن ز گلستان
من بہامرا۔ حضرت مابہ جائے ذہن و چلہ اکتفا بر این گویہ صحبت و خلوت کنند کہ حاصل آن
دو این داخل است و از آفات دور۔

آن کہ بہ تبریز یافت یک نظرش نفسیں سخنر کند بر دہتہ طعنہ زند بر چلہ
باید دانست کہ در بعض اوقات از جهت حقوق العباد غفلت پیدا می شود کہ آن ناشی از
علم العلم می باشد آن را غفلت محمود گویند کہ اصلاً مجوز تفرقہ و پراگندگی باطن نیست بلکہ
سبب حضور جمع کثیر است چنانچہ در آخر بیان لطائف عشرہ کلام حضرت مجدد قدس سرہ درین

بنشین و سفر کن کہ بہ فایت خوب است بے مینت پاگرد جہاں گردیدن
سک خلوت در انجمن عبادت ازان است کہ در محل تفرقہ و در مذم و انجمن غفلت و پراگندگی
بہ خلوت خانہ دل راہ نہ یابد۔ بہ ظاہر با خلق و بہ باطن با حق باشد کہ مضمون الصوفی هو الکافی
البابین است۔ خواجہ عزیزاں قدس سرہ فرمودہ اند۔

از درون شو آشنا و از بیرون بیگانه و ش این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہاں
این دولت در ابتداء بہ تکلف حاصل می شود و در انتہا بے تکلف۔ و درین طریقت نصیب
مبتدیان است و در طرق دیگر نصیب منتہیان۔ چہ این دولت در سیر انفسی دست می دہد
کہ ابتداء این طریق ازان است و سیر آفاقی دشمن آن لے می شود۔ بہ غلاف دیگر سلاسل
کہ ابتدا بہ سیر آفاقی کنند و انتہا بہ سیر انفسی و بہ این اعتبار اگر اطلاق اندراج النہایت فی البدیۃ
کرده شود گنجائش دارد صاحب این ملک را در عین تفرقہ جمعیت حاصل است مع ذلک اگر
ظاہر را با باطن جمع سازد اولی باشد و تشریح قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبْتَئِلُ
إِلَيْهِ تَبْتِئِلًا حضرت مافرمودہ اند طریقت ما صحبت است چہ در خلوت شہرت است و در
شہرت آفت۔ و در صحبت جمعیت و عافیت کبیرا و لیا قدس سرہ در تفسیر خلوت در انجمن گفته اند کہ
اشتغال بہ ذکر شریف و استیلائے آں و استغراق بہ مرتبہ برسد کہ اگر بہ بازار رود آواز کہے نہ شنود
حضرت احرار قدس سرہ می فرمایند اگر مدت پنج شش روز بہ جد و جہد تمام اشتغال بہ ذکر شریف
نمایند بہ این درجہ خواہد رسید کہ آواز ہا و حکایت مردم ہر چہ در گوش دے رسد ذکر نماید قاضی
محمد از حضرت احرار نقل کردہ اند کہ در ابتداء سلوک ذکر شریف بر من چنان مستولی و غالب
بود کہ اگر با دے می دید یا برگ درخت می جنبید یا آواز کہے بہ گوش می رسید ہمہ را ذکر شریف
می پنداشتیم۔ کہکبا بتلاش باین حال بود انتہائش بہ چہ کمال باشد ع قیاس کن ز گلستان
من بہامرا۔ حضرات ما بہ جائے ذہنہ و چلہ اکتفا باین گویہ صحبت و خلوت کنند کہ حاصل آن
دبا این داخل است و از آفات دور۔

آن کہ بہ تبریز یافت یک نظرش نفسیں سحر کند بر دہتہ طعنہ زند بر چلہ
باید دانست کہ در بعض اوقات از جهت حقوق العباد غفلت پیدا می شود کہ آن ناشی از
علم العلم می باشد آن را غفلت محمود گویند کہ اصلاً مجوز تفرقہ و پراگندگی باطن نیست بلکہ
سبب حصول جمع کثیر است چنانچہ در آخر بیان لطائف عشرہ کلام حضرت مجدد قدس سرہ درین

باب نقل کرده شده و در کرمیہ بر حال لَا تَلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ اِثَارَت
به این حال می باشد۔

سہ یاد کرد عبارت است از طرد غفلت بہ ذکر شریف۔ ذکر شریف اسم ذات بود یا نفی
واثبات۔ بہ قلب بود یا بہ لسان۔ بہ نوعی باشد کہ خواب بود یا بیداری۔ در تکلم باشد یا خاموشی
در حرکت باشد یا در سکون در اں فترت پیدائے شود۔

یک چشم زدن غافل از اں ماہ نہ باشی شاید کہ نگاہے کند آگاہ نہ باشی
باید دانست کہ در ذکر لسان از فترت ضروری است و در ذکر قلب و لطائف احتیاج فترت
نیست۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا سَمٍّ الَّذِي كُنَّ أَيْ بِإِعْتِبَارِ الْقَلْبِ
وَاللُّطَائِفِ وَالْقَالِبِ۔ چہ در خواب و چہ در بیداری در ہمہ وقت و ہمہ حال ذاکر بود و نہ
چنانچہ فرمودہ اند تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ذکر لسان بہ اعتبار امور و قلیل است و حق
تعالی می فرماید۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا۔ و ذکر قلب و سایر لطائف و
تمام قالب در سلطان ذکر بہ اعتبار امور و کثیر است۔ و باید دانست کہ مقصود از ذکر شریف توجہ
إِلَى اللَّهِ و دوام آگاہی و حضور است کہ قلب بہ وصف محبت و تعظیم آگاہ و ہمیشہ یاد کرد
محبت الہی باب جمیع تدابیر دولت بہ دست رسد خلاصہ ذکر و مقصود حاصل شد و اللہ بہ ذکر
شریف حصول این دولت بے غایت نماید۔ و باید دانست تا وقتے کہ طرد غفلت بہ تکلف
بود یاد کرد است و چون از عہدہ تکلف برآید آن را یاد داشت گویند۔

خیال مایوسی از دل برو کن گزرا چون و حبت بے چگون کن
سلا باز گشت عبارت اناں است کہ عقب ذکر شریف۔ اسم ذات بود یا نفی و اثبات
بعد از چند بار بہ کمال عاجزی و نیاز مندی التماس نماید و عرض دارد خداوند مقصود من تویی و رضائے تو
محبت و معرفت خود عطا کن حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ نوشتہ اند اگر سالک صوفی منش و
زاهد است۔ بیفزاید بعد از رضائے تو۔ ترک کردم برائے تو دنیا و آخرت را۔

مقصود من خستہ ز کونین تویی از بہر تویی ز کیم و ز برائے تو ز کیم
اگر ذکر بہ لسان می کند مناجات نیز بہ زبان کند و اگر ذکر قلبی است پس مناجات نیز بہ لسان دل کند
بعض حضرات نوشتہ اند کہ مشائخ ما درین زمان در نفی و اثبات از باز گشت بریں نوع اکتفا کردہ
اند کہ در وقت لَمَّا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ملاحظہ مقصود می کنند کہ نیست مقصود من غیر از معبود۔

چہ معبود بہان است کہ مقصود باشد قَالَ تَعَالَى أَفَرَأَيْتَ مِنْ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ -
 نگاہ داشت - عبارت است از محافظت کیفیت آگاہی و حضور کہ بہ ذکر شریف
 حاصل شدہ است بہ نوعی کہ خطرہ از غیر حق بہ دل راہ نہ یابد۔

ہر فکر بحسب ذکر خدا و موسیست شریعہ از خدا بدار کیں و سوسہ چند
 حضرت سعد الدین کاشغری گفتہ اندیک یاد و ساعت یا از آن زیادہ ہر قدر کہ میسر شود خطرہ از
 غیر حق بہ دل راہ نیابد۔ حضرت قاسم خلیفہ حضرت احرار فرمودہ اند کہ نگاہ داشت بہ آن
 درجہ برسد کہ از طلوع فجر تا چاشت بلند از خطور اختیار بہ نوعی دل را نگاہ دارد کہ قوت متخیلہ ہم
 از عمل خود بازماندہ باشد۔ حضرات مافرمودہ اند عزل قوت متخیلہ از عمل اگرچہ نیم ساعت باشد
 از بس عظیم است و کمال را احیانا دست می دہد۔ فرمودہ اند کہ محافظت دولت آگاہی بہ نوعی
 باید کرد کہ از اسما و صفات ہم غافل شدہ احدیت مجرورہ را منظور نظر داشتہ باشد۔

تو مباش اصلاً کمال این است و بس رود و گم شو کمال این است و بس
 مقصود حضرات ما توجہ بہ نسبتی است کہ سرحد وادی حیرت و مقام تجلی الوار ذات است و بعضی
 گفتہ اند کہ نگاہ داشت عبارت از محافظت خطور خطرات است در وقت اشتغال بہ کلمہ طیبہ۔
 یاد داشت و آن عبارت از سوخ یاد کرد و نگاہ داشت است۔ حضرت احرار در شرح
 یاد کرد و باز گشت و نگاہ داشت و یاد داشت می فرمایند کہ یاد کرد عبارت از تکلف است در ذکر
 باز گشت عبارت از رفع تکلف و رغبت بہ حق سبحانہ و تعالی است ہر آن وجہ کہ ہر بار عقب کلمہ
 طیبہ بہ دل اندیشد خداوند مقصود من تویی۔ و نگاہ داشت عبارت از محافظت این رجوع
 است و یاد داشت عبارت از سوخ نگاہ داشت است۔ و بہ این معنی یاد داشت تعلق بہ
 ذکر شریف دارد۔ و آنچه خواجہ خواجگان از یاد داشت خواستہ اند بس تعلق بہ ذکر شریف نہ دارد
 کہان عبارت از حصول دوام آگاہی است بہ حق سبحانہ و تعالی بر سبیل ذوق۔

و انم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال میدار نہفتہ چشم دل جانب یار
 بعضی آن را حضور بہ غیبت تعبیر کنند و بعضی اہل تحقیق بہ استیلائے شہود حق بر دل بہ توسط
 محبت ذاتی تعبیری نمایند کہ آن را شاہدہ گویند۔

درود یار ہوا نینہ شد از کثرت شوق ہر کجای نگر م رُوسے ترا می بینم
 باید دانست اگر دوام آگاہی بہ نوعی مستولی گردد کہ کثرت کونین مزاحم آن نہ شود و شعور بہ

و خود خود ہم نہ مانڈیں را فنا گویند۔ وقتے کہ شعور میں بے شعوری ہم نہ مانڈاں را فنا گویند کہ
آں را جمع الجمع وعین الیقین نیز خوانند۔ فنا عبارت از ذہول مطلق اشیا است بہ سبب
تجلی حق سبحانہ و تعالیٰ۔

قرب لے بالا و پستی رفتن است قرب حق از قید ہستی رستن است
چسیت معراج و فنا میں نیستی عاشقاں را مذہب و دین نیستی
سہ و قوت زمانی۔ بہ دو معنی است۔ یکے آں کہ سالک واقف بر انفاس خود باشد
ہر ساعت پاس نفسہا را ملحوظ دارد کہ بہ حضوری گرز یا بغفلت۔
غافل از احتیاط نفس یک نفس مباح شاید ہمیں نفس نفس واپسین بود
دوم آں کہ سالک در ہر وقت واقف بر احوال خود باشد۔ در صورت طاعت شکر بجا آورد و در
صورت معصیت عذر خواہ گردد۔ حضرات مشائخ این را محاسبہ می گویند۔ در حال بسط شکر و در
حال تبض استغفار باید کرد۔

حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند۔ وقت زمانی کار گزارندہ راہ است کہ در
ہر زمان واقف احوال خود باشد کہ موجب شکر است یا سزاوار عذر باید کہ ہر ساعت محاسبہ کنیم
کہ حضور است یا غفلت۔ چون بینیم کہ ہمہ نقصان است باز گشت کنیم و عمل از سر گیریم۔
وصل اعدام گر توانی کرد کار مردان مرد واری کرد

و فرمودہ اند کہ وقت زمانی عبارت از محاسبہ است۔ وَ لَیَّ الْحَاسِبَةُ إِشَارَةٌ فِي قَوْلِهِ
تَجَلَّى وَ عَزَّ وَ أُنِیْوْا إِلَى رَبِّکُمْ وَ أَسْأَلُوهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ یَاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ۔ و حضرت
عمر رضی اللہ عنہ فرمودہ حَاسِبُوا قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا۔

موطیاں در شکرستان کامرانی می کنند در تحسیر دست بر سر می زند مسکین گس
حضرت مجدد قدس سرہ فرمودہ اند۔ قبل از نوم چند بار تسبیح و تحمید و تکبیر کا محاسبہ
نمایید کہ تکرار کلمہ تسبیح اعتذار از سیئات می کند و آنچه از تفصیلات بہ جناب قدس ماند شدہ
تقدیس می نماید و استیصال معاصی می خواہد و در استغفار طلب ستر آن است۔ کجا استیصال
کجا استتار و بہ تکرار کلمہ تحمید شکر می کند و در تکرار کلمہ تکبیر اشارت است بہ آن کہ جناب قدس
او بالا و برتر است ازاں کہ این اعتذار و شکر شایان او باشد۔

بے توجہان تشرار نہ توانم کرد احسان ترا شمار نہ توانم کرد

گر بر تن من زباں شود ہر موتے یک شکر تو از ہزار نہ تو انم کرد
 بنا و قوت عدی۔ عبارت از نفی و اثبات است با رعایت عدد و طاق در ہر نفس جس نفس
 شرط نیست البتہ مقید و مفید است۔ چہ حرارت قلب و ذوق و شوق و رقت و نفی خواطر از
 فوائد جس نفس است۔ گویند این ذکر شریف با رعایت جس نفس ماثور از حضرت خضر است
 علیہ السلام و این اول سبق است از علم لدنی۔ چہ حصول کیفیات و کشور اسرار و دریافت آن،
 ہمہ ازین ذکر شریف است۔ فرمودہ اند بسیار گفتن شرط نیست۔ ہر قدر گوید از سر و قوت
 و حضور گوید تا فائدہ بزاں مترتب شود و چوں عدد از بست و یک بگذرد و اثر بے ظاہر نہ شود
 دلیل بے حاصلی است۔ و اثر ذکر آن است کہ در زمان نفی و وجود بشریت منفی گردد و در زمان
 اثبات اثر بے از آثار تصرف جذبات الہیہ مطالعہ افتد۔ و می تواند شد کہ نسبت بہ اہل بدایت
 مطالعہ این آثار، مرتبہ اول از علم لدنی بود، و ہو علم لا یکنہ کھدہ و لا یقاد رقدہ،
 گویندہ این علم محقق است کہ از یافت سخن گوید نور بر سخن دے، و آشنائی بر روی دے،
 و عبودیت در سیرت دے پیدا، برقی از نور اعظم در دل دے تا فتنہ و حیرت معرفت دے
 افروختہ و اسرار غیبی اورا آشوف شدہ، چنانکہ حضرت خضر را بود۔ و نسبت بہ اہل نہایت
 آن بود کہ ذاکر بر سر بیان احدثیت حقیقیہ در مراتب اعداد و کونیتہ واقف شود۔ چنانچہ بر سر بیان واحد
 عدی و جمیع مراتب اعداد حسابی و قوت دارد۔

فَالْکُلُّ وَ لَجْدٌ یَّتَجَلَّى بِکُلِّ شَانٍ

اعداد کون و صورت کثرت ناشی است

و در شرح عبارات فرمودہ

در مذہب اہل کشف ارباب خرد

ساری است احد در ہمہ افراد عدد

زیرا کہ عدد گرچہ برون است ز حد

ہم صورت و ہم مادہ اش بہت احد

آرے معانی کلمہ طیبہ ریائے بے کراں است بعضی از اسرار آن بدایت علم لدنی است و بعضی نہایت،
 حضرت بہاد الدین قدس سرہ در ذکر نفی و اثبات جس و ہم و رعایت عدد و طاق را لازم نہ می شمردند۔
 و قوت قلبی محمول بر چند معانی است۔ اول آن کہ در بین ذکر شریف ارتباط و آگاہی
 بجنوت مذکور تعالی و تقدس دست دہد۔ دل واقف و آگاہ بہاد سبحانہ و تعالی باشد۔ و این را
 شہود و حصول وجود نیز گویند۔ و این معنی از مقولہ یادداشت است۔ و ہم آن کہ ذاکر در
 اثنائے ذکر شریف متوجہ بہ قلب صنوبری باشد کہ حقیقت جامعہ و مقرر لطیفہ قلب می باشد

تا این مُصَنَّفہ از مفہوم ذکر شریف غافل نہ ماند بلکه گویا بہ اسم پاک سبحان باشد۔

مانند مرغی با سن ہاں بر بقیۂ دل پاساں پائیز بیضیہ دل زایدت مستی و شور و قہقہہ

و این معنی از مقولہ یادداشت نیست۔ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ اہتمام وقوف قلبی بہ این ہر دو معنی از رعایت وقوف عددی زیاد می فرمودند۔ مچہ مقصود ذکر آن دو اسم حضور و آگاہی است در وقوف قلبی حاصل است۔ سوم۔ عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ فرمودہ اند کہ ذکر نگراں باشد بر دل تا تفرقہ و نقوش ماسوی راہ نیابد۔ و این معنی نیز از مقولہ یادداشت می تواند شد۔ چہارم حضرت خواجہ احمر قدس سرہ فرمودہ اند کہ وقوف قلبی عبارت از آگاہ بودن دل است بہ جناب قدس سبحانہ و تعالیٰ بہ وجہی کہ ہیچ بایستہ غیر حق نہ باشد۔ بہ این معنی تخصیص بہ قلب و تعلق بہ ذکر نہ دارد بلکہ از اجزائے نفس است۔

حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ نوشتہ اند۔ توجہ بہ قلب۔ بے آل کہ شکل منوری دل۔ بانقش اسم ذات۔ در متصور آرد این را وقوف قلبی گویند۔ این توجہ قائم مقام ضرب است کہ در طرق دیگر ذکر شائع است۔ و نوشتہ اند۔ در توجہ بہ ذات الہی داشتن، نگراں بہ جہت فوق باشد کہ منتظر فیض است۔ رعایت جہت فوق بہ پاس ادب است کہ اللہ تعالیٰ فوق ہمہ اشیاء است۔ وقوف قلبی و توجہ بہ مبدأ فیاض از ارکان ذکر و طریقہ علیا است کہ حصول نسبت بے این محال است۔ از حضرت مجدد قدس سرہ روایت است ہرگز ذکر قلبی در نہ گیر و ویرا از ذکر بازداشتہ بہ مجرد وقوف قلبی امر باید کرد۔ و توجہات باید نمود تا ذکر ور گیرد۔ باید دانست در این ارشاد سر اسرار و وقوف قلبی بہ معنی سوم می باشد۔ واللہ اعلم و علی اللہ وسلم علی سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

طرق الوصول

برائے حصول دولت آگاہی و حضور کہ سرمایہ صحت عبودیت است حضرت خواجگان ما قدس اللہ سرار ہم سے طریق مقرر نموده اند۔ یکے رابطہ۔ دوم ذکر شریف۔ سوم مراقبہ۔ بیان ہر یکے بہ صورت اختصار کردہ می شود۔

وَفَقِّنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ لِمَا يُحِبُّهُ وَيَرْضَاهُ وَبَلِّغْنَا إِلَى أَقْصَى الْغَايَاتِ

من شوم عریاں ذق او از خیال تا خرامم در نہایات الوصال

رابطہ

رابطہ از ربط است کہ بستن را گویند و بہ اصطلاح حضرات مشائخ دل را بہ خیال پیرو
مرشد حق بستن است۔ پیرو کہ بہ مقام مشاہدہ رسیدہ باشد و بہ تجلیات ذاتیہ متحقق گشتہ
کہ ویدلہ او بہ مقتضائے ہُمَا الَّذِیْنَ اِذَا رَاوْاْ ذُکْرَ اللّٰہِ فَاَنْدَکُوْا دُہُوْا صَحْبَتِ اُوْیَہِ مَوْجِبِ
ہُمُ جُلُوسَاۗءُ اللّٰہِ نتیجہ صحبت مذکورہ بخشد۔ چون صحبت جنین عزیزے دست دہد خود را بہ او
سپارد و آئینہ دل را از حشویات صوریہ کو نیہ صاف کند و نسبت خواجگان را بہ دست آورد۔
صحبت او را ہر قدر تواند حاصل کند۔

یک زمانہ صحبت با او لیا بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
فرمودہ اند نظر را میاں دو ابروئے پیر گہار دو تصور کنند کہ بہ جز وجود مرشد ہیچ چیز نماندہ و
از خود منسلخ شدہ بہ وجود پیر خود متصف گردد۔ تا زمانے کہ در خدمت او باشد بہ این ہنج
رابط خیال اور امرۃ بعد از خری کردہ باشد تا آں کہ کیفیت معہودہ ملکہ حقے گردد و در غیبوت پیر
مرشد صورت و خیال او را در مد رکہ خیال خود محفوظ دارد۔ صورت پیر و مرشد را روئے قلب
خود تصور نماید یا درون خانہ دل نگاہ دارد یا خود را در صورت شیخ خود تصور نماید۔
ظاہر بیان و حقیقت ناستناساں بر رابطہ و حفظ صورت شیخ در نگار خانہ دل یا قبالہ
قلب قیل و قال می کنند بعضے از جاہلین متجاسرین آں را شرک گویند و بعضے آں را بدعت
سینہ خوانند۔

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را خد نہ چل نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند
حق تعالی ایشان را فہم درست و عقل صحیح و بصیرت نافع عنایت فرماید۔ فکر کنند و نیک
بیندیشند کہ اولیائے حضرت پروردگار بہ آلائش شرک العیاذ باللہ یا بہ او ساخت بدعت
سینہ چہاں ملوث خواہند شد۔ اَوَّلَآیَ نُنْظَرُ فِیْ اَنَّ الْکَرَامَۃَ لَا تَظْہَرُ عَلٰی یَدِ الْفَاسِقِ
وہ دست حق پرست این بزرگواراں ہزاراں ہزار کرامات بہ ظہور رسیدہ اند و از پیروان
پاک نہادان ایشان تا این زمان بہ ظہور می رسند و ان شاء اللہ تعالیٰ خواہند رسید۔

در سفالین کاسہ زنداں به خواری منگرید کیں حریفان خدمت جام جہاں میں کردہ اند
قدسیاں بے بہرہ انداز جرعتہ کاس الکرام این تطاول ہیں کہ باعشق مسکین کردہ اند
مع ہذا فقیر اند کے از کلام این بزرگواراں ایرادی نماید تا ناواقف آگاہ و ناگاہ خورند و مستقیم تر گردند
عبدالرازق و ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ و حاکم از ابن عباس در
تفسیر کریمہ لَوْلَا اَنْ رَاْنِیْ بُرْهَانَ رَبِّیْہِ نقل کردہ اند کہ حضرت یوسف صورت پدر خود را دید
حاکم تصحیح این روایت کردہ است و ابن کثیر در تفسیر خود از ابن عباس و سعید و مجاہد و سعید بن
جبیر و ابن سیرین و حسن و قتادہ و ابی صالح و ضحاک و محمد بن اسحاق و غیر ہم روایت کردہ کہ حضرت
یوسف پدر خود را دید کہ انگشت بہ زنداں گرفته بود۔

سے در تفسیر کَوْتُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ فرمودہ اند کینونت عام است صورۃ باشد یا معنی۔ در صحبت
ایشان کینونت ظاہری است و در غیبوت بہ حفظ خیال شریف ایشان کینونت معنوی حاصل است
عے ترمذی در جامع خود این دعائے مبارک را از آل سرور صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ۔ اَللّٰهُمَّ
اَسْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَنْفَعُنِیْ حُبُّہُ بِجُودِکَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ فَمَا اَحِبُّ فَاَجْعَلْہُ
قُوَّةً لِّیْ فَمَا تُحِبُّ۔ الحدیث محبت ارتباط قلب را گویند کہ با کسے یا چیزے باشد۔ ازین حدیث
شریف ہر آں محبت و ارتباط قلب کہ با کسے باشد و موصل الی اللہ بود مطلوب است و ظاہر است
تا وقتے کہ صورت و خیال محبوب در خلوت خانہ دل قرار نہ گرفته باشد محبت بہ چه نوع خواهد بود۔

بہ چه تسکین و ہم این دیدہ و دل را کہ مدام دل ترامی طلبد و دیدہ ترامی خواهد
بیان مرتبہ احساں آل سرور علیا صلی اللہ علیہ وسلم بہ این پنج فرمودہ اند اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ
تَرَاہُ۔ الحدیث۔ برائے دریافت این مرتبہ عالی کہ حضرات مشائخ آل رافقا فی اللہ گویند ما مودہ ہم کہ
وسیلہ تلاش کنیم وَابْتَغُوا لَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ فرمان او تعالیٰ تقدس است و آں وسیلہ جلیلہ
ذات پاک جناب محبوب کبریا است صَلَّوْا ت اللّٰہِ وَسَلَامٌ عَلَیْہِ۔ ازین جا است کہ ارشاد
شده لَا یُؤْمِنُ اَحَدٌ کُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدَیْہِ وَوَلَدَیْہِ وَالتَّامِّیْنَ اَجْمَعِیْنَ۔
رواہ الشیخان۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین از فرط حقوق و محبت در اثناے روایت حدیث شریف
می فرمودند کَاَنْیْ اَنْظُرُ اِلَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَامٌ و کسے از فایت محبت
می گفت قَالَ حَبِیْبِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَامٌ حضرت حسن فرزند حضرت علی رضی اللہ عنہما کہ در زمان آل
سرور انس و جاں صلی اللہ علیہ وسلم صغیر السن بودند بہل بہ سن تمیز و رشد رسیدند از ناخوال خود

ہند بن ابی ہالہ کہ وصاف محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم بوده استفسار علیہ مبارکہ آل جناب
می نمود چنانچہ بیان می فرماید سَأَلْتُ خَالَیَ هِنْدَ بْنَ ابْنِ هَالَةَ وَكَانَ وَصَافًا عَنِ حَلِیَّةِ النَّبِیِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ یَصِفَ لِي مِنْهَا شَیْئًا اتَّعَلَّقُ بِهِ - الحدیث
قَالَ الْقَارِئُ فِی الشَّرْحِ قَوْلُهُ اتَّعَلَّقُ بِهِ أَيْ أَتَشَبَّهْتُ بِذَٰلِكَ الْوَصْفِ وَأَجْعَلُهُ
مَحْفُوظًا فِی خَزَائِنِ حَیَالِی -

از دل برون کن غم دنیا و آخرت یا خانہ جائے رخت بود یا خیال دوست
ہمیں فدائیت و محبت را کہ بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا شود حضرات ماقدم اللہ اسرار ہم
فنا فی الرسول گویند۔ برائے این مرتبہ تعلیقا و دریافت این فضیلت قصوی ضروری است کہ واسطہ
پیدا کنیم۔ چہ آب در جوئے بہ مدد یاری رود۔ حضرت حسن از احوال خود ہند بن ابی ہالہ را تلاش فرمود
حضرات تابعین حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم را ذریعہ حصول این دولت بے غایت گرفتند کہ در حق
ایشان ارشاد شدہ است مَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّی أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِإِبْغَضِی أَبْغَضَهُمْ
ہر خلف سلف خود را کہ از مرہم الذین اِذَا رَأَوْا ذِکْرَ اللّٰهِ بُوْدَہ ذریعہ خود ساختہ تخم محبت را
در قلب خود کشتہ از تعلق کوہن خور اخلاص کردہ۔ بہ دولت حضور و آگاہی کہ پرتوے است
از تجلی ذات تعالی و تقدست خود را رسانیدہ۔ در صحبت و خدمت این بزرگواراں و بہ یمن و محبت
حفظ خیال ایشان در اندک مدت این دولت بے غایت بہ دست می رسد۔

صنارہ قلند در سزاوار بہ من شگائی کہ دراز و دور دیدم رہ در ہم پارسانی
ہمیں حفظ خیال و ترمیم محبت را کہ منجر بہ محبت خدا و رسول خدا می گردد حضرات مشائخ بہ تصور
یاد رابطہ می نامند کہ منشا ظہور عجائب و غرائب است۔ فرمودہ اند تنہا ذکر شریف بے رابطہ
موصول نیست و تنہا رابطہ با رعایت آداب محبت البتہ کافی و موصل است۔ حضرت عطار
قدس سروری فرماید۔

گر ہوائے این سحر داری دلا	دامن رہبر بگیر و بس برا
درا دات باش صادق لے شریہ	تا بیابی گنج عرفاں را کلید
دامن رہبر بگیر اسے راہ جو	ہر چہ داری کن نثار راہ او
گر روی صد سال در راہ طلب	راہ بر نیود چہ حاصل زان تعب
بے رفیقہ ہر کہ شد در راہ عشق	عمر بگزشت و نہ شد آگاہ عشق

پیر خود را عالم مطلق شناس
تا به راه فقر گردی حق شناس
هر چه سر ماید مطیع امر باش
تو تیاے دیدہ کن از خاک پاش
او چو می گوید سخن تو گوش باش
تا نه گوید او بگو خاموش باش

ذکر شریف

باید دانست ہر عملی کہ بروفق شریعت غرا کرده آید داخل ذکر است اگر چه بیج و تشری
بود پس در جمیع حرکات و سکنات مراعات احکام شرعیہ باید نمود تا آنها ہمہ ذکر گردد۔ کما افادہ
حضرت سیدی المجدد قدس سرہ و در عرف عام اطلاق ذکر شریف بر تلاوت قرآن مجید و خواندن
اوراد و وظائف و احزاب و اذکار می باشد لیکن بہ اصطلاح حضرات مشائخ ماقدس الشہسوار ہم
اطلاق ذکر شریف بر اسم ذات پاک پروردگار و بر نفی و اثبات لا الہ الا اللہ می باشد۔
ابتداء بہ اسم پاک می کنند۔

ذکر اسم ذات پاک

طالب را باید چون نزد پیر و مرشد برائے اخذ طریقہ شریفہ حاضر شود قلب خود را از جمیع
خطرات و حدیث نفس خالی کند اندیشہائے گزشتہ و آیندہ را دور نماید و برائے دفع خواطر بہ جنب
الہی تضرع نماید۔ قلب خود را حاضر ساختہ مقابل قلب شیخ بدارد۔ چشم فرار نکند۔ وہان استوار
دارد۔ زبان را بہ کام چسپاند۔ دندان را بر ہم نہد و بہ ادب و تعظیم تام حسب ارشاد پیر و مرشد
بہ ذکر اسم ذات مشغول شود۔ اول از لطیفہ قلب مشغول شود۔ محل وقوع این لطیفہ شریفہ و
لطائف آخری در بیان لطائف عشرہ گزشتہ۔ آن جا باید دید طالب را باید کہ مفہوم اسم
شریف را در لحاظ دارد کہ ایمان آورد و یکم بر ذات پاک کہ موصوف بہ صفات کاملہ و منزہ از
سمات ناقصہ می باشد۔ این لحاظ مفہوم شریف را بہ داخست گویند۔ در اثناے ذکر شریف
توجہ و جذبہ صرفہ بہ حضرت ذات تعالیٰ و تقدست باید کرد۔ چہ ذکر بہ توجہ بیش از دوسوہ
نیست۔ و در دوران ذکر شریف بعد از چند بار باز گشت ضروری است۔ بگوید۔ خداوند

صفحہ ۱ را باید دید۔

مقصود من توئی در ضائے تو محبت و معرفت خود عطا کن۔

اے خدا شربان احسانت شوم این چه احسانها است قربانت شوم
در اثنائے ذکر شریف تو چه به قلب صنوبری که محل لطیفه قلب است نیز داشته باشد که آن
مضغه ہم از مفہوم ذکر شریف غافل نہ ماند بلکه آن ہم ہمراز لطیفه شریفه گشته به نام پاک
پروردگار گویا باشد۔

مانند مرغے باش ہاں بر بقیۃ دل یاساں کز بقیۃ دل زایت مستی و شور و قہقہہ
چه بعد از طیران لطائف خمسہ مبارکہ بل لطائف مستہ بہ عالم امر و عروج آنها در عالم قدس غلیفہ
آنها در جسد انسانی ہمیں مضغہ است کہ صلاح و فساد جسد بوط بر صلاح و فساد او است کما ورد فی الحدیث۔
إِنَّ فِي جَسَدِ بَنِي آدَمَ لَمُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ
كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ دریں حال کاریمہ آنها را ہمیں مضغہ خواهد کرد اگر الہام است برے
است و اگر عروض غین است برے است۔ کما تقدم بیانہ۔

ذکر کن ذکر تا ترا حبان است یابی دل ز ذکر سبحان است
چون لطیفه قلب ذکر شود ذکر شریف از لطیفه ثانیہ لطیفه روح کند و باز از ثالثہ لطیفه
سرو باز از رابعہ لطیفه خفی و باز از خامسہ لطیفه اخفی و باز از لطیفه نفس کہ محل آن در پیشانی است
و باز از لطیفه قالبیہ کہ محل آن تمام بدن از موئے سرتا ناخن قدم است تا از بن ہر ہر موئے
و از ہر ہر رگ و پے صدائے اتم مبارک اللہ بہ سمع خیال رسد۔ این ذکر قالبیہ را سلطان ذکر
گویند۔

اے طالب صلاوق سعیہا باید نمود و جانے باید کند تا شاہد مقصود از گوش بہ آغوش و
از تنہ بہ دیدہ شد شہودے کہ لطائف خمسہ مبارکہ را پیش از گرفتاری جسد انسانی بودہ باز
حاصل شود۔ ہر یکے را شعلہ درگیر و تا بالادہ ہے منور و کشادہ معلوم گردد۔ دریں وقت احوال
عروج و نزول ظہوری یا بندہ در عروج لطیفہ را بہ جانب فوق کشاں کشاں می یابد و در نزول
می بیند کہ تختہ نورانی از بالا بہ اسفل روان است کما تقدم بیانہ۔ تا این وقت ہر چہ از اسرار
عجائب ملک و ملکوت دیدہ سیر و در عالم خلق بودہ کہ آن را سیر آفاقی گویند چون لطائف در اصول
خود مستہلک و محمل می گردند و لطیفه نفس بہ مقام اصل قلب می رسد و آن جا جذبے و عروجے
پیدامی کنند آن وقت سیر در عالم امر شروع می شود کہ آن را سیر انفسی گویند بعد ازین سالک

ہر چہ می بیند در نفس خود می بیند و بہ کُنہ سِرِّ سِرِّ نَہِیۃِ آیَاتِنَا فِی الْاَفَاقِ وَ فِی اَنْفِیۡہِہِیۡ رَسَدِ
نور لطیفۂ قلب زرد و نور لطیفۂ روح سرخ و نور لطیفۂ سرفید و نور لطیفۂ خفی سیاہ و نور لطیفۂ
اخفی سبز و نور لطیفۂ نفس بے رنگ و بے کیفیت می نماید۔ بعضے افراد تمیز مابین الوان انوار نہ می توانند و
آن نقصانے نہ می رساند حضرت عبداللہ احد از حضرت مجدد قدس اللہ اسرارہا نقل فرمودہ اند کہ
ادائے صلاۃ فجر در غلس مٹم فتنائے اخفی است۔ از انوار و برکات لطائف سینہ مطلع انوار و
مصدر اسرار می گردد۔

ز دریا موج گوناگوں برآمد ز بے چونی بہ رنگ چوں برآمد
گہے در کسوت لیلان و شد گہے بر صورت مجنوں برآمد
چو یار آمد ز خلوت خانہ بیرون ہموں نقش دروں بیرون برآمد

سیر لطائف در عالم ظلال کمال ازل دائرہ ولایت صغری گویند

باید دانست کہ حضرات اکابر نقش بند یہ قدس اللہ اسرارہم اصل کار بر جمعیت و حضور و شاکت
اند۔ بہ صورت اشکال غیبی متوجہ نہ می شوند کثوت و انوار را چندان اعتبار نہ نہادہ اند۔ طالب را بہ
حصول چہار چیز رغبت می نمایند۔

جمعیت و حضور و جذبات و واروات جمعیت عبارت از آن است کہ در حرم
دل ہوا جس و دوساوس را جائے نشاند و خیال ماسوی بالکلیہ دور شود۔

خیال ماسوی از دل بروں کن گزرا ز چوں و حبت بے چگون کن
و حضور عبارت از آن است کہ دل بہ ہمہ وقت و ہمہ حال متوجہ بہ مبداء فیاض باشد۔ بیداری بود
یا خواب خاموش بود یا مصروف کلام در قہر بود یا در محالہ مصداق کائناتہ یزی اللہ باشد۔

دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال می دار نہفتہ چشم دل جانب یار
و جذبات عبارت از آن است کہ کشش لطائف بہ اصول خود شود و ازاں اصول بہ اصول
آنها و ہلتر جز آئین الاصول الی اصولہا الی ان یتلغ الکتاب اجلہ۔

بر سر خاک ما بیا نغمہ عشق را سرا کہ جذبات شوق تو نعرہ ز خاک بر زم
بعد ہزار سال اگر بر قبرم گزر کنی مشک شود غبار من روح شود ہمہ تخم

و واردات عبارت از این احوال است کہ از جهت فوق بر قلب فیضانے رو نماید کہ تا ب تحمل آن متعسر باشد۔

تو در دلی بہ غم این و آن کہ پردازد بہ جائے جاں کہ تو باشی بہ جاں کہ پردازد
زناز نیست ترا فرصت و مر از نیاز کنوں بہ حال دل نا توان کہ پردازد

باید دانست رعایت جهت فوق از وجہ شرف و بہ سبب ممارست توجہ بہ آن جهت است۔ و الاً حق سبحانہ و تعالیٰ را بیرون از دائرۂ جہات باید جست۔ و این واردات را در طریقہ عدم وجود عدم می گویند۔ در ابتداء بر دل سالک گاہے ماسے و رودمی نماید و باز نوبتے در ہفتہ و عشرہ۔ و رفتہ رفتہ در شبانہ و مرتبے تابہ مرد ریالی و انہر بہ توالی و تواتر و رودمی نماید تا آن کہ بہ اتصال می انجامد۔

وصل اعدام گر توانی کرد کار مرداں مردواری کرد

فنائے لطائف خمسہ و کمال سیرانفسی در دائرۂ ولایت صغریٰ کہ دائرۂ ظلال و محل ظہور توحید و اسرار معیت است حاصل می شود۔ امام الطریقہ حضرت نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند۔ اولیاء اللہ بعد از فنا و بقا ہر چہ می بینند و در خود می بینند ہر چہ می شناسند در خود می شناسند حیرت الیشان در نفس خود می باشد۔ وَ فِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ۔

ہمچو تا بنیام بر سر سوسہ دست با تو در زیر کلیم است آنچه ہست

حضرت مجدد قدس سرہ در مکتوب نو و نہم از دفتر دوم می نویسند۔ پرسیدہ بودند کہ سیرے کہ بیرون انفس نوشتہ اند آن کدام باشد سیر مراتب عشر عالم خلق و عالم امر و سیر ہیئت وحدانی داخل انفس می نماید پس سیر در ماورائے انفس کدام باشد۔ بدانند کہ انفس در رنگ آفاق ظلال اسماء الہی است جل سلطانہ و چون ظل بفضل خداوندی جل شأنہ خود را فراموش ساختہ متوجہ اصل خود گردد و محبت بہ اصل خود پیدا کند ناچار بہ حکم المُرَدُّ مَعَ مَنْ أَحَبَّ خود را ہماں اصل خود را ہدیافت و انائے خود را ہر چاں اصل خود را ہدیافت۔ و ہمچنین چون آن اصل را اصل دیگر است ازین اصل بہ آن اصل خواہد رفت بلکہ خود را عین اصل خواہد یافت۔ وَ هَلَمْ حَتَّىٰ آتَىٰ أَنْ يَبْلُغَ الْكِتَابَ تَجَلَّاهُ اِبْنِ سِيرٍ سیر ماورائے آفاق و انفس است اما بدانند جمع سیر نفس را سیر فی اللہ گفتہ اند۔ آن سیر کہ گفتہ شد درائے اِبْنِ سِيرٍ است کہ گفتہ اند چہ این سیر حصولی است و آن سیر وصولی۔ و فرق در میان حصول و وصول در مکاتیب مُتَعَدِّدَہ نوشتہ است از انجام معلوم کردہ باشند۔ الخ۔

علامت رسیدن قلب بہ دائرۃ ولایت صغریٰ آن است کہ توجہ فوق مضحمل شدہ احاطہ
شش جہت می فرماید و معیت بے چوئی حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ محیط خود و محیط ہمہ عالم بہ درک
بے چوئی می بیند۔ دوام ذکر و فکر و غلبہ شوق و محبت بہ سوائے محبوب حقیقی پیدای شود و جذبہ و توجہ
بہ حضرت قدس رومی نماید آئینہ دل از رنگ غفلت و اذرن ہو آجس صاف شدہ بمنزلہ جام
جہاں نمائے می نماید۔

تو کتابی در تو مسطور است عالم ہر چہ هست چسبست آن کو در کتاب لوح دل مسطور نیست
و سیر در ظلال اسماء و صفات واجب شروع می شود۔ سالک بے چارہ و عاشق دلدادہ کہ نادیدہ
بہ محبوب خود تعشقی بہم رسانیدہ بود چوں در آئینہ قلب خود عکس ظلال اسماء و صفات واجب
ملاحظہ می کند از ناہمی خود آن را عین محبوب تصور کردہ بہ شطیحات تکلم می کند و صورت محبوب را
در نگارخانہ باطن خود دیدہ از ہوش رفتہ خیال وصال می کند۔

عکس دینے تو جو در آئینہ حبا م فتاد عارف از خندہ می در طمع حبا م فتاد
جلوہ کرد رخس روز ازل زیر نقاب عکس از ہر تو آن بر رخ افہام فتاد
این ہمہ عکس می و نقش مخالفت کہ نمود یکسر رخ رخ ساقی است کہ در جام فتاد
چوں از غایت و ارادتگی و در ماندگی و از نہایت مدہوشی و سرشاری فرق در ظل و اصل نہ می توان
کہ دلاجرم نعرۃ اتحاد و عینیت از نہادش می بر آید۔

چوں عکس رخ دوست در آئینہ عیاں شد بر عکس رخ خویش نگارم نگراں شد
غلبہ این دیدہ جائے می رساند کہ تعین و تشخص خود نیز از نظرش مرتفع می شود۔ کہے بہ شہنائی
ما اعظم شانی دم می زند کہے را صدائے قافی جُبتی اِلَّا اللہ از نہادش بلندی شود و کہے
نعرۃ اَنَا الْحَقُّ تاسر داری رساند۔

مرد رہ حق سخن محقق گوید از ہر کہ جزا دوست ترک مطلق گوید
در راہ حقش اگر دو صد پارہ کند ہر پارہ از دو صد اَنَا الْحَقُّ گوید
آہے آہے اے برادر پاک سیر بہ گوش ہوش بشنو۔ در حدیث قدسی وارد است۔ اَنَا
عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِنِیْ اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ۔

اے برادر تو ہمیں اندیشہ فی مابقی تو استخوان و ریشہ فی
گر گل است اندیشہ تو گلشنی و رہ بود خارے تو ہمیمہ گل خنی

ہوش کن ہوش کن کہ دربارہٴ این گشتگانِ پاک نہاد خیالِ فاسد را در دلِ خود جائے نہ وہی عالم
 الشَّرَّاءُ یَرْجُلُ شَانَهُ دانا است کہ این صدا از کجا برخاستہ و این شور از چہ پیدا شدہ
 نہ از مطربِ پُر سوز این رسید بہ گوش کہ چوب و تار و صدائے تین و تن ہمہ زو
 این آن نعر نیست کہ از شعثانِ انوار ذات و صفات و اجبی فدرات ممکنات از نظر سالکِ مخفی شدہ
 وے دراصلِ خود خود را فراموش ساختہ اُنائے خود را بر اصلِ خود انداختہ۔ و این آن صدائے است
 کہ جامِ دلِ بایں عقل و خرد بے چارہٴ و سہل بابا خود بردہ ویرامصرفِ آہ و فغاں ساختہ۔
 عشق آمد عقل او آوارہ شد صبح آمد شمع او بے چارہ شد
 عقل سایہ حق بود حق آفتاب سایہ رابا آفتاب او چہ تاب
 صاحبِ این کیفیت از خود و از بایستہائے خود فانی گشتہ۔ دامنِ وے از طعن و ملامت
 دور است۔ وے داخلِ زمرةٴ اولیائے پاک پروردگار است وے از گروہ عاشقانِ مجددِ بان
 حضرت کردگار است۔ وجود او را آتش شوق در ہم گرفتہ و خرمنِ ہستی او را شعلہٴ محبت خاکستر
 کردہ و از خود غائب است بہ ستر کلامِ خود چہ رسد۔

آتش آن نیست کہ بر شعلہٴ او خند و شمع آتش آن است کہ در خرمنِ پروانہ نہ ند

ہاں ہاں کہے کہ در دائرہٴ ولایتِ صغریٰ قدم نہ نہادہ است و سیر در ظلالِ اسماء و صفاتِ واجبہ
 نہ کردہ است برائے او سخنانِ توحید گفتن و اعتقاد و وحدت وجود نمودن حرامِ قطعی است۔ ایشان
 را فکرِ بایک کرد کہ دعوتِ حضراتِ انبیاء علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و التسلیات لا الہ الا اللہ
 است کہ موقوف بر کثرت است چہ انتفاء الہیہ باطلہ و اثبات وحدانیت مر خدا را در اثبات
 کثرت صورت می بندد اگر کثرت نہ بودے اثبات وحدت از کجا بودے و از بہر چہ بودے بشاخ
 وقتِ لاحق تعالیٰ انصاف دہد کہ اعتقادِ ملحدانہ بہ پیروانِ خود تلقین می نمایند۔ عوامِ کالالعام
 را در تخیلِ مراقبہٴ توحید وجودی انداختن غیر از خسارتِ دنیا و آخرت چیزے نہ می افزاید۔

بے خودے چند از خود بے خبر عیب پسندند بہ ز غم ہنسند

باد شوندار بہ دماغے رسند دود شوندار بہ چراغے رسند

البتہ بعض سالکان را قبل از قطع دائرہٴ امکان بلکہ قبل از برآمدن لطیفہ از قالب حالتے شبیہ
 بہ توحید وجودی و ہمہ ادست ظاہری شود۔ موجبش آنکہ بہ تخیلِ مراقبہٴ توحید صورت توحید و تخیل
 ایشان متصور می شود۔ چوں این تخیل غلبہ می کند سخنانِ توحید بے تحاشی می گویند۔ خصوصاً در

اوقات سماع و آواز خوش و تازہ و نغمہ کہ در قلب حرارتے و ذوقے پیدامی شود بے پاک ترمی شوند
اشعار توحید شنیده خود را ہم حال قائلان آں اشعار می شناسند نہ می دانند کہ ارباب این احوال
لا آداب و فرائط است کہ در اینها مفقود است۔ و جمیع را عنصر ہوا و دست می دہد چوں کہ این
عنصر را لطافتے است کہ در ذرات ممکنات ساری است ایشان از کوتہ نظری خود آں را وجود حق
تصور نموده سخنان توحید بر زبان می آرند۔ نہ می دانند کہ این سیر داخل دائرہ امکان است و
مقام توحید بعد از انقطاع دائرہ امکان است۔ و بر خے را یہ سبب انگشتان عالم ارواح و
بے چونی آں عالم نسبت بہ عالم اجسام و نیز اعطای عالم ارواح بر عالم اجسام ایشان آں را
قیوم عالم تصور نموده بہ خدائی می پرستند۔ درین مقام بعضے اکابر را نیز اشتباہ واقع شدہ
چوں عنایت پر و دگار شامل حال این بزرگواران بودہ ایشان را از آن مقام عروج واقع شد
آں زمان حقیقت اشتباہ بر ایشان ظاہر شد۔

ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجا است نہ ہر کہ سر بر شد قلندری داند
چوں لطائف خمسہ را سیر تفصیلی واقع می شود اول گزرا ایشان در دائرہ امکان واقع می شود
کہ عالم ملک و ملکوت کہ آں را عالم اجسام گویند و عالم ارواح و عالم مثال کہ آں برائے دیدن
است نہ برائے ماندن و عالم امر ہمہ داخل این دائرہ اند چوں ازیں دائرہ عروج می شود قدم
در دائرہ ولایت صغری می نہند در اینجا سیر در ظلال اسماء و صفات واجبہ واقع می شود۔
ہر نقطہ ازیں اثرہ ناشی است از اصل دیگر و آں اصل را اصل دیگر است و ہکتم جزا تا آں کہ بعد
از قطع سیر تفصیلی سیر بہ نقطہ اجمالی می رسد کہ تعین اول و حقیقت محمدی است کہ ناشی
است از ذات بحت و احدیت مجرودہ۔ کما سیاتی بیانہا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اے برادر بے نہایت در گہ نیست ہر چہ بروے می رسی بروے نیست
باید دانست کہ دائرہ ظلال مبدا تعین جمیع ممکنات است غیر از انبیاء و ملائکہ علیہ السلام
کما تقدم۔ ہر فردے را از افراد عالم بہ توالی و تواتر از جناب الہی فیوضات تازہ بتوسط مظاہر
اسماء و صفات غیر متناہیہ و ظلال انہامی رسد۔ ازیں جہت ظلال را مبدا تعین افراد
گویند و آں را عین ثابتہ نیز می نامند۔ و آنچہ حضرات صوفیہ فرمودہ اند الطریق الی اللہ
تعالیٰ و تقدس بعدد انفاس الخلاء بتی اشارت بہ ہمیں نقطہ ظلال اند کہ
مبادی تعین افراد می باشند۔ در دائرہ ظلال لطائف خمسہ را فنا و بقا حاصل می شود۔

لطیفہ قلب را فنا و بقا در ظلال تجلیات افعال الہیہ یعنی صفت تکوین می باشد۔ در وقت فنا
تعلق حتی و علی از ماسوی و در ساحت مینہ نہ می ماند خطر از غیر بہ دل راہ نہ می یابد۔
خیال ماسوی از دل بروں کن گذر از چون و چت بہ چگون کن
و در وقت بقا افعال خود و افعال جمیع ممکنات را آثار افعال حق سبحانہ و تعالیٰ می بیند چون ای
دید غالب می شود صفات و ذوات ممکنات را مظهر صفات و ذات پروردگاری بیند و لب بہ
توحید و جود می کشاید۔

غیرتش غیر در جہاں نہ گزاشت لا جرم عین جملہ اشیا شد
و لطیفہ روح را فنا و بقا در ظلال تجلیات صفات شہوتیہ الہیہ می باشد در وقت فنا سالک
صفات خود و صفات جمیع ممکنات را معدوم می بیند مثل سمع و بصر و قدرت و ارادہ و کلام
و غیرہ و در وقت بقا اثبات صفات جمیع را بہ حق سبحانہ و تعالیٰ می کند و می گوید۔
عشقم کہ درد و کون و مکانم پذیر نیست عنقا و مغربم کہ نشانم پذیر نیست
ز ابر و غمزہ ہر دو جہاں صید کردہ ام منکر بدلان کہ تیر و کمانم پذیر نیست
گویم بہ ہر زبان و بہ ہر گوش بشنوم این طرفہ ترکہ گوش و زبانونم پذیر نیست
و لطیفہ سر را فنا و بقا در ظلال تجلیات فیوضات الہیہ می باشد در وقت فنا سالک ذات خود
و ذوات جمیع ممکنات را در ذات پاک و وحدۃ لا شریک کہ مضمحل و کم می یابد و در وقت بقا ذات
پاک خدا بجلال را بہ جائے جمیع ذوات می بیند۔

محمد بنکر دم در آئینہ عکس جمال خویش گرد و ہمہ جہاں بہ حقیقت مصورم
خوشید آسمان ظہورم عجب مدار ذرات کائنات اگر گشت مظهرم
و لطیفہ نفس را فنا و بقا در ظلال تجلیات صفات سلبیہ الہیہ می باشد۔ در وقت فنا سالک در صفات
سلبیہ غالی می شود و در وقت بقا نظریہ جناب کبریا از جمیع مظاہر می نماید۔
آن کس کہ ترا شناخت جان را چہ کند فرزند و عیال و خانماں را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی دیوانہ تو ہر دو جہاں را چہ کند
و لطیفہ نفس را فنا و بقا در ظلال تجلیات شان جامع الہی است در وقت فنا سالک از
اخلاق خودی گزر و در وقت بقا متعلق بہ اخلاق پاک پروردگاری گردد۔
منبع آداب و اخلاق حسن مجمع اوصاف رب ذوالمنن

اگرچہ لطائف خمسہ را فنا و بقا در دائرہ ظلال حاصل می شود لیکن نہ باید فہمید کہ سیر و عروج
 این لطائف بہ انتہا رسید ہنوز این لطائف را از دائرہ ظلال بہ دائرہ تجلیات اسما و صفات
 رسیدن است کہ آن در دائرہ اولی از ولایت کبری متحقق می شود و آن وقت سیر این لطائف
 و عروج آنہا بہ کمال خواہد رسید۔

این مرتبہ را بلندی و پستی نہ بود خود بینی و خوشی تن پرستی نہ بود
 در ہر قدم نہ نیست بینی اثرے جائے برسی کہ نام ہستی نہ بود
 فائدہ۔ آن کہ حضرت فرمودہ اند۔ طریقے کہ ما در صدر قطع آنیم ہمگی ہفت گام است
 مراد از این لطائف سبب اندہ پنج از عالم امر و دراز عالم خلق کہ یکے نفس و دیگرے قالب است۔
 و آن کہ دو قدم فرمودہ اند پس بہ اعتبار عالم امر و عالم خلق گفتہ اند چہ لطیفہ قلب از امر و لطیفہ
 نفس از خلق بہ منزلیہ بنگہ و برزخ است مرطائف دیگر را کما تقدم بیانہ۔

ذکر نفی و اثبات

طالب را باید کہ با وضو رو بہ قبلہ مریج یاد و زانو بنشیند دست ہا را بر روی دامنہا بنهد و متوج
 قلب صنوبری شدہ حواس را جمع ساختہ چشم بر ہم نمودہ نفس را از یرتاف بند کردہ بہ ادب و تعظیم
 تمام کلمہ لا را از ناف بہ طرف بالا کشیدہ تا بہ پیشانی و دماغ رساندہ متوہم شود کہ از دماغ پریدہ
 اِلَہ را بہ طرف راست برابر کتف فرو و آورده اِلَہ را سخت بر دل صنوبری زندہ نوس
 کہ گزرواثر آن بہ لطائف خمسہ شود و حرارت بہ تمام اعضا رسد با رعایت حد و طاق کہ این را
 وقوف عددی گویند تا ہر جا تو اندا عدد را رساند لیکن آواز نہ کند و در اخفاسی بلیغ نماید تا آن کہ
 اگر شخصے نزد او باشد معلوم نہ کند کہ در کدام چیز مشغول است چون نفس فرو گزارد و متوج
 اللہ بگوید۔ بعد از چند بار باز گشت کند کہ خداوند مقصود من تویی و رضائے تو محبت و معرفت
 خود عطا کن۔

خواہم کہ ہمیشہ در ہوائے تو زیم خلکے شوم و زیر پایے تو زیم
 مقصود من خستہ نہ کوئین تویی از بہر تو می زیم و زبرائے تو زیم
 اگر در عین نفس تنگی یا مضرتے محسوس کنی بدن جس نفس شغل نماید چہ عین دم درین ذکر شریف

بمنزلہ قید است نہ شرط۔ البتہ معنی را بہ خوب وجہ ملحوظ دارد۔ در وقت نفی جمیع محذرات و ممکنات را بہ نظر فنا نیستی دیدن است و در وقت اثبات وجود پروردگار را مقصود بہ دانستن و بہ نظر بقا و دوام ملاحظہ کردن است تا آن کہ بہ تکرار این کلمہ مبارکہ توحید در قلب متکلم گردد و اثر ذکر بر روی ظاہر گردد و در زمان نفی وجود بشریت منتفی گردد و در اثبات اثری از آثار جذبات الہی مطالعہ افتد۔ چہ کمالی مراتب ذکر آن است کہ مذکور بہ نوعی بر دل مستولی گردد کہ نام مذکور ہم فراموش گردد۔

چون بادۂ شوق تو کند براقی گرد تن و روح جملہ مست ساقی
تن مست شراب و روح مست ساقی آن گرد فانی و این گردد باقی

حضرت علاء الدین عطار قدس سرہ فرمودہ اند بسیار گفتن سودمند نیست ہر چہ گوید از سر و قوف گوید چون عدد از بست و یک بگذرد و اثری از آثار جذبات الہیہ ظاہر نہ شود دلیل بے حالی است و عمل باطل است باز از سر گیرد۔ ذکر شریف آن قدر کند کہ یک ہزار ضرب بہ حساب آید۔

این ذکر شریف بہ این پنج کہ ابتداء از ناف کنند و بہ دماغ رسانند بہ کتف راست فرود آورده بر قلب ضرب دہند از برائے آن است کہ حرارت فیض بہ جمیع لطائف عشرہ برسد و ہمہ را عروج حاصل شود۔ نہ گویند کہ عروج و نزول بہ لطائف خمسہ امر و لطیفہ نفس متصور است نہ بہ لطائف اربعہ باقیہ کہ آن را عناصر اربعہ گویند۔ چہ مراد از عروج قالب طہارت ہر عنصر است از اوج ترفع و تکبر و خود سری و از حنیض پستی و ذلت و ذلت عناصر از افراط و تفریط پاک شدہ و بہ اعتدال آرند البتہ عروج و نزول لطائف خمسہ را شائے دیگر است کما تقدم بیانہ۔

حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ اگر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ نہ می بود راہی بہ جناب قدس خطہ ندی جل سلطانہ کہ می نمود و نقاب از چہرہ توحید کہ می کشود و فتح ابواب جنات کہ می فرمود کہ کہ صفات بشریہ بہ استعمال کنند این لا کنند می شود و عالم عالم تعلقات بہ برکت تکرار این نفی منتفی می گردد و نفی آن الہیہ باطلہ را منتفی می سازد و آن مجبور حق را جل شائے مثبت ببالک مدارج امکانی را بہ مدد او قطع می نماید و عارف بہ معارف و خوبی بہ برکت او ارتقائی و سر باید اوست کہ از تجلیات افعال بہ تجلیات صفات می برد و از تجلیات صفات بہ تجلیات ذات می رسانند۔

تا بہ جاربلا نہ روی راہ نہ رسی در سراے الا اللہ

نوشتہ اند۔ ہمہ عالم در جہت این کلام معظم کاش حکم قطرہ می داشت نسبت بہ دریائے محیط۔
 این کلمہ طیبہ جامع کمالات ولایت و نبوت است۔ مردم تعجب دارند کہ بہ یک گفتن این کلمہ چگونه
 دخول جنت می شود۔ و محسوس و مشہود این فقیر شدہ اگر تمام عالم را بہ یک گفتن این کلمہ بخشند و
 بہ بہشت برند گنجائے دارد۔ و اگر برکات این کلمہ را قسمت کنند بہ تمام عالم ہمہ ابدال آباد
 معمور و میراب کنند۔ و نیز نوشتہ اند حصول برکت و ظهور عظمت این کلمہ را بہ اعتبار درجات
 قابل آن است۔ ہر چند گویندہ عظیم تر ظهور برکت آن بیشتر و این مصراع بر زبان گوہر
 افشان خود مانند صخر یزید لک و جہتہ حسنا اذ مار آیتہ نظر آ۔

فائدہ کا: حضرت ماقدرس اللہ اسرار ہم فرمودہ اند کہ برائے دور کردن ادران و فائز
 ازالہ اوساخ و ماتم کہ در باطن رسوخ یافتہ و متمکن گشتہ مثل حسد و کینہ و خست و دناوت
 و عجب و نخوت و غرور و ریاد کبر و غیظ و غضب و بے صبری و بے قناعتی و امثال آن این کلمہ
 طیبہ از بس نافع است بہ نوعی کہ بہ وقت ازالہ گفتن انتقائے آن خصلت بد خود کند کہ
 ازاں دستگیری طلب دارد و ازالہ اللہ طالب خیر پروردگار باشد۔ مثلاً برائے زوال
 حسد گوید لا الہ یعنی نیست حسد در من الا اللہ مگر محبت پروردگار۔ کلمہ طیبہ را بہ زبان خواند
 یا بہ دل اختیار دارد البتہ بہ عاجزی و حضور گوید۔ تا آن کہ ذمیمہ زائل گردد۔ و همچنان تمام
 رذائل را یک یک کردہ از باطن خود دور کند تا باطن را تصفیہ حاصل شود۔

تنبیہ

فرمودہ اند تا وقتے کہ سالک بہ دولت حضور و آگاہی و بہ فنائے نفس و تہذیب اخلاق
 مشغول نہ شدہ است غیاز نماز فرض و واجب و سنن ہو کہ اشتغال بہ نوافل و تلاوت قرآن
 و اوراد و اذکار و ادعیہ صحیح نیست۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند آدمی تا بہ مرض قلب
 مبتلا است ہیج عبادتے۔ اورا نافع نیست بلکہ مضر است لہذا اقلأ ساحت سینہ خود را
 از ادران رذائل صاف کند و دولت حضور و آگاہی را حاصل کند کہ اعلیٰ ترین اذکار است بلکہ
 مقصود از اذکار ہمیں کار است۔ و باید دانست کہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ اسرار ہم
 العلیہ بعد از حصول دولت آگاہی و دوام حضور اشتغال بہ امور یقینیہ و علوم دینیہ می فرمایند۔

بہ ذکر شریف و تلاوت قرآن مجید و مطالعہ احادیث نبویہ علی صاحبہما السلام و الحجۃ
 و درود شریف و نماز با نیاز و استغفار و تسبیح و تحمید و تکبیر اوقات شریفہ خود را معموری دارند۔
 بہ اوراد و احزاب و عملیات نہ می پردازند۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند طرق ماطرہ بق
 دعوت اسمائیت۔ الخ۔ کسانے کہ بہ چنین امور اشتغال دارند از جمعیت غلط محرومی مانند
 دل گفت مرا علم لدنی ہوس است تعلیم کن اگر ترا دست رس است
 گفتم کہ الف گفت دگر گفتم بیچ درغانہ اگر کس است یک حرف بس است
 روزے نیک مردے کہ در طریقہ شریفہ حضرت قادریہ بیعت یزدان جناب پیرو مرشد برحق
 قدس سرہ طالب اجازت حزب! بحر شد۔ آن جناب اجازت مرحمت فرمودہ ارشاد کردند۔ این
 دعائے حضرت ابوالحسن علی شافعی قدس سرہ بسیار بابرکت دعا است کہ مشتمل است بر آیات
 شریفہ و ادعیہ مانورہ و کلمات الہامیہ اگر شما این دعا را خالصاً لہ برایے حصول خوشنودی
 او بخواند و تعملاً بخوانید و ہمنا فتوحات دنیویہ بہ شما حاصل شود بہتر است تا از ثواب محرومی نہ
 آید و اگر شما برایے حصول اغراض دنیویہ خواندید پس از ثواب محرومی یقینی است۔ اگر دنیوی
 مقصود حاصل شد ثمرہ بخشید و الا نہ فائدہ دیں و نہ فائدہ دنیا۔ فقیر گوید ذکر الشجرۃ اینی
 فی الواقع الانوار القدسیۃ ان الامام احمد روى فی مسندہ من عمل من ہذا
 الامۃ عمل بالآخرۃ للذنیافلیس لہ فی الآخرۃ من نصیب۔ ہذا و روى البخاری
 و مسلم عن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الاعمال
 بالنیات و انما الامر ما نوى فمن كانت ہجرۃ الی اللہ و رسولہ فہجرۃ الی اللہ و
 رسولہ و من كانت ہجرۃ الی دنیا یصیبہا او امرأۃ یتز وجہا فہجرۃ الی ما ہجر
 الیہ۔ ہوشیاران کس است کہ فکر فرود آمدن گیر و بود الیئس من دان لنفسیہ و عمل لیا
 بعد الموت۔

دردم از یار است و در ماں نیز ہم دل فدائے او شد و جاں نیز ہم

مُرَاقِبَاتُ

مُراقبہ ماخوذ از رُقوبت و رِقابت است بمعنی حفاظت کردن و انتظار کشیدن و در

اصطلاح حضرات مشائخ چشم بند کرده انتظار و درو فیض از حضرت مبداء فیاض نمودن است بہ اعتبار صفتی از صفات یا وجہی از وجوہ یا بدون اعتبار صفتی یا وجہی انتظار فیض از ذات بحت کردن است بر لطیفہ از لطائف یا بر ہیئت و عدائی بہ نوعی کہ خطرہ ماسوی را در حریم دل جائے نہ باشد و اگر اندیشہ سرایت کند فراموشی را دفع نماید خواجہ خورد در فواح می نویسند۔ الْمُرَاقِبَةُ هِيَ الْخُرُوجُ عَنِ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ وَالْإِعْرَاضُ عَنْ جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَالْأَوْصَافِ مُنْتَظِرًا لِلِقَائِهِ وَمُشْتَاقًا إِلَى جَمَالِهِ وَمُسْتَعْرِقًا إِلَى هَوَاةٍ وَحُبَّتَيْهِ قَالَ إِمَامُنَا نَقِشْبَدُ قَدِيسِ سِرَّةِ الْمُرَاقِبَةِ أَقْرَبُ الطُّرُقِ۔

دل آرامے کہ داری دل درو بند دگر چشم از ہمہ عالم سر و بند
حضرت سعد الدین کاشغری از سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرار ہما حکایت می کنند کہ استاد من در مراقبہ گر بہ بودہ۔ روزے بر سوراخ مویشے نشستہ دیدم۔ بہ نوعی متوجہ آن حیت بودہ کہ ہر ہمیش مویشے را حرکت نہ بودہ من از روئے تعجب دروے می نگریستم کہ ناگاہ صدائے از غیب بہ گوشم رسید کہ اے پست ہمت۔ در مقصود تو کمتر از مویشے نیستم کہ مقصود دگر بہ می باشد تو در طلب من کمتر از گر بہ مباحث۔ ازاں پس در مراقبہ اقدام۔

دانی کہ مرایا چہ گفت است امروز جز ما بہ کسے در منکر دیدہ بدوز
حضرت علاء الدین عطار قدس سرہ فرمودہ اند طریقہ مراقبہ از طریق نفی و اثبات اعلیٰ و اقرب است۔ از طریق مراقبہ بہ مرتبہ وزارت و تصرف در عالم ملک و ملکوت می توان رسید۔ اشرف بر خواطر و القائے سکینہ و بہ نظرے موہبت کردن و بہ توجہ باطن را منور ساختن از دوام مراقبہ می باشد۔ از ملکہ مراقبہ اطمینان قلب و جمعیت غلط و دوام قبول الہا حاصل می شود۔ و این معنی را جمع و قبل می گویند۔ حضرت مجدد قدس سرہ فرمودہ اند۔ سلکے کہ سیرا در تفصیل اسماء و صفات افتاد را بہ وصول او بہ حضرت ذات جل سلطانہ مسدود گشت چہ اسماء و صفات را نہایتے نیست تا بعد از قطع آنہا بہ مقصد آشنی تواند رسید۔ مشائخ ازین مقام خبر داده اند کہ مراتب وصول را نہایت نیست زیرا کہ کمالات محبوب نہایت نہ دارد۔ مراد از وصول اینجا وصل اسمانی و صفائی است۔ سعادت مند کسے است کہ سیرا در اسماء و صفات بہ طریق اجمال واقع شدہ و بہ سرعت و اہل حضرت ذات تعالیٰ و تقدس گشتہ ہر قلبے روئے جانان را نقابہ دیگر است ہر حجابے را کہ طے کردی حجابے دیگر است
حضرت ایشان قدس سرہ این راہ درود را از اساس شریعت غرآ و قواعد ملت بیغبار شفقہ

عَلَى الْعِبَادِ وَعَمَلًا بِمَا جَاءَ فِي الْخَبَرِ كَيْسَرًا وَأَوَّلًا تَعْسِيرًا وَأَبَهُ نَوْعًا وَاضِحَةً الْإِعْلَامِ وَ
وَسَهْلَ الْمَنَالِ سَاخِطًا كَظْهِرِشْ وَتَصَوُّرًا يَدْرِي مَا جَاءَ كَيْسَرًا وَأَوَّلًا تَعْسِيرًا وَأَبَهُ نَوْعًا وَاضِحَةً الْإِعْلَامِ وَ
دَرْجَتِهِ كَرَانِ تَوْحِيدِ غَوْطِهِ زَنَ بُوْدُنْدَ اَزَانِ رَاهِ بِه سَاخِلِ شَهْوِ دَرْ سَيِّدِه اَنْدِه جَزَاةُ اللّٰهِ عَنَّا وَعَنْ
الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ خَيْرًا لِّجَزَائِهِ -

یارب زرہ راست نشانی خواہم از بادۂ آب و خاک جانے خواہم
از نعمت خود جو بہرہ مندم کردی در شکر گزاریت زبانی خواہم
اے برادرِ صاف منش و اے سالکِ پاک روش رَزَقْنِي اللّٰهُ وَ اِيَّاكَ الْبَصِيْرَةَ لِتَرَى آيَاتِ
اللّٰهِ فِي الْاَفَاقِ وَ فِي اَنْفُسِنَا وَ نَصِلْ اِلَى اَعْلَى دَرَجَةِ الْاِحْسَانِ بِاَنْ نَعْبُدَا
اللّٰهَ كَاَنْتَا نَرَاهُ -

تا دوست بہ چشمِ سر نہ بینم از پائے طلبِ کمالِ نشینم
مردم گویند خدا بہ چشمِ سر نہ توان دید آن انساناں اندو من چشمِ ہر دم
بہ پائے جد و استقامت سعیہا باید نمود تا از خیابانِ ایماں افزا دامنِ مراد پرکنیم پیرِ بہرہات
حضرت عبداللہ انصاری قدس سرہ می فرمایند۔ درویشاں طائفہ اند کہ ہمہ ہشیاراں مستند و
بیداراں مستند نہ بر شادمانی دل بستند و نہ از قوتِ کامرانی خود را خستند۔ غنی دلاں تنگ
دستند۔ راہ کوہاں ہوا بہر مستند۔ پاکانے اند کہ از ہستی و نیستی مستند و از قفسِ ما و من جہتند
قرابہ حب جاہ شکستند و در حرمِ لی مع اللہ نشستند۔

خجندا قوی کہ داد بندگی را داده اند ترک دنیا کرده اند و از ہمہ آزادہ اند
روزہا بار و روزہا در گوشہ بنشستہ اند باز شہادہ مقامِ بندگی استادہ اند
طرفہ العینہ نہ بودہ فافل باز حضرت و سلیہا با این ہمہ از چشمِ خود بکشاہ اند
راحتہ دیدند و فوقہ یافتند از این و آن روز و شب در کنجِ محنت بر سرِ سجادہ اند
پیر انصاری گوید ای کہ ایشاں کیستند فرقہ بے کرد و فرزندِ مرہ دل سا دہ اند
حضرت ایشاں تدریس سرہ راہ سلوک را ہفت قسمت نمودہ اند کہ این فقیر آں را بہ ہفت
مدارج تعبیر نمودہ۔ مدرج اول دائرہ امکان است کہ دو حصہ دارد یکے عالمِ خلق و دیگر
عالمِ امر و شتمل است بر یک مراقبہ مدرج دوم دائرہ ظلالِ تجلیاتِ اسماء و صفات
است کہ آں را دائرہ ولایتِ صغری گویند و شتمل است بر یک مراقبہ۔ مدرج سوم دائرہ

تجلیات اسماء و صفات است که آن را دایره ولایت کبری گویند و مثل است بر سه دایره و یک
قوس یعنی بر چهار مراقبه. باید دانست از ابتدای ولایت صغری تا انتهای ولایت کبری سیر سالک
تعلق به اسماء و صفات الهیه جل شانہ دارد و اللہ سبحانہ و تعالیٰ ظاہر و باطنیہ و صفاتیہ
و آیاتہ۔

تأمل فی نبات الارض وانظر
عیون من لجن شایصات
على قضب الزبرجد شاهدات
الى آثار ما صنع الملیک
بأبصارهی الذهب السبیلک
بأن الله لیس له شر فیک

ازین جهت سیر این هر دو ولایت را سیر در اسم مبارک هو الظاهر گفته می شود و منظر
این اسم شریف بوجه تمام به وضوح می رسد۔ مدرج چهارم۔ دایره تجلیات اسماء و صفات
به امتزاج تجلیات ذاتیه الهیه است که آن را دایره ولایت علیا گویند و مثل است
بر یک دایره۔ درین ولایت سیر سالک در تجلیات ذاتیه می شود که در تجلیات اسماء و صفات
متمنزه و پوشیده است ازین جهت این سیر را سیر در اسم مبارک هو الباطن گفته می شود۔
مدرج پنجم۔ دایره تجلیات ذاتیه دائمیه است که آن را دایره کمالات ثلاثه نیز
گویند و مثل است بر سه دایره۔ بعد ازین راه سلوک دو جا شده۔ یک از طریق عابدیت
و معبودیت به سراوقات عظمت معبودیت صرفه جل مجدده می رساند که آن را سیر و حقائق
الهیہ گویند و این مدرج مشتمل است بر چهار دایره و دیگر از منازل خلعت و محبت و
محبوبیت و حب صرفه گذشته به بارگاه کبریا لا تعین می رساند که آن را سیر و حقائق انبیاء
علیهم السلام گویند و این مدرج مشتمل است بر پنج دایره۔ بعضی از مشایخ کرام رحمۃ اللہ
علیهم اجمعین اول تسلیم حقائق الهیه می فرمایند و باز به حقائق انبیاء علیهم السلام می برزند و
بعضی بر عکس این عمل می کنند و لکل وجهه هو مولیها۔ هر دو پنج معمول حضرات است۔
البته حضرت مرزا منظر جان جاناں شهید و حضرت شاه غلام علی قدس اللہ سرار چهار مراحل
طریق اول بود و خلفائے نامدار ایشان در تالیفات خود همان طریق را مقدم داشته اند ازین
باعث فقیر نیز مسلک ایشان را اختیار کرده فان الخیر کل الخیر فی اقتفاء آثار
أهل الخیر۔

فَنَشَبُوا لَنَا لَوْ كُنُوا امثالهم
إِنَّ الشَّيْءَ بِالْكَرَامِ فَلاح

دلیل اللہ الصمد حضرت عبداللہ احد و حدیث قدس سرہ می نویسند کہ عروج لطائف خمسہ عالم امرا
 دائرہ اولی ولایت کبریٰ کہ متضمن سہ دائرہ و یک قوس است خواهد بود۔ چون ازال وائرہ معاملہ
 بالارود در دائرہ اصل الاصل سیر افتد معاملہ بانفس خواهد افتاد و نفس بہ فنائے اتم و
 بقائے اکمل و شرح صدر و اسلام حقیقی و بہ حصول اطمینان و بہ ارتقاربہ مقام رضا مشرف
 خواهد شد۔ بعد ازاں اگر سیر در ولایت علیا افتد معاملہ با سہ عنصر یعنی ناری و ہوائی و مائی خواہد
 افتاد۔ و اگر ازاں جا بہ فضل او تعالیٰ ترقی واقع شود و در کمالات نبوت سیر و امتنع شود
 معاملہ بہ اجزائے ارضی خواہد افتاد و از انجا اگر ترقی واقع شود خواہد در کمالات رسالت خواہ
 در حقائق ثلاثہ یعنی حقیقت کعبہ حقیقت قرآن حقیقت صلاۃ معاملہ با ہیئت وحدانی کہ
 از مجموع اجزائے عشرہ است۔ اجزائے خمسہ عالم خلق و اجزائے خمسہ عالم امر۔ بعد از حصول
 کمالات ہر یک فرداً حاصل شدہ خواهد افتاد۔ و بعد ازاں معاملہ از عقل و فہم ما و شما
 برتر است اللہ تعالیٰ سبحانہ بہ محض عنایت بے غایت خویش از کمالات بہرہ تمام فرماید۔ اِنَّہٗ
 قَرِیْبٌ مَّجِیْبٌ ۔

حضرت مولوی غلام یحییٰ خلیفہ حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جاناں منظر
 شہید قدس اللہ اسرارہا نوشتہ اند لطیفہ کہ بر ماں انتظار درود فیض باید کشید در دائرہ
 امکان و ولایت صغریٰ لطیفہ قلب است و آل نورے مجر و است کہ تعلق بہ ایں مُضغہ
 گوشت کہ بہ قلب صنوبری نامند می شود دارد و بدست از قلب کلی کہ از عالم امر و
 فوق عرش مجید است لیکن باید دانست کہ در وقت لحاظ بہ سوئے قلب شکل و لون نورانیت
 قلب اصلاً ملحوظ نہ باید داشت بلکہ صرف توجہ باطنی بہ سوئے او در رنگ توجہ بسوئے مبداء
 فیاض کہ ازین صفات منزہ و تمیزی است باید داشت و آل وجہ صفت کہ در تشریح مراقبہ
 مبداء فیاض را بہ آل ملحوظ باید کرد۔ و در دائرہ امکان جامعیت اوست جمیع صفات کمالات را
 و در ولایت صغریٰ معیت اوست باماکہ مستفاد است از آیہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَما کُنْتُمْ و
 در ولایت کبریٰ تا آخر قوس آل لطیفہ مذکورہ لطیفہ نفس است کہ موضعش دماغ است و آن
 وجہ مذکور در دائرہ اولی اقربیت اوست تعالیٰ شانہ باماکہ مفہوم است از کریمہ وَنَحْنُ اَخْرَجْ
 الْیَدِیْنِ مِنْ حَبْلِ الْوَرْدِ و در باقی دوائر و همچنین در قوس و همچنین در ولایت علیا علاوۃ
 محبت میان ما و او سبحانہ است کہ آیہ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَہُ مُشعر بہ آن است۔

و در ولایت طیفہ مذکورہ عناصر ثلاثہ است یعنی آب و ہوا و آتش۔ و در کمالات نبوت لطیفہ خاک و در مقامات مافوق آل ہیت وحدانی اجزائے عشرہ۔ و از کمالات نبوت تا آخر سلوک مبداء فیض در وقت مراقبہ بہ صفیۃ از صفات ملاحظہ نہ باید کرد بلکہ توجہ بہ سوئے ذات بحت باید داشت و از انتظار باید کشید۔ همچنین معمول در خانقاہ شمسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یافتہ و بہ زبان شریف بہ کرات و فرات سماع نمودہ۔ انتہی۔

باید دانست حضرات مشائخ قدس اللہ اسرارہم مقامات قرب الہی را بہ دو اثر تعبیر نمودہ اند زیرا کہ دائرہ کہ آل حلقہ مفرغہ می باشد از سمت و جهت عاری می باشد۔ ہر مقام او زیر و بالا۔ راست و چپ می تواند شد۔ نہ اول دارد نہ آخر و الاً فکما قال شاہ غلام علی قدس سرہ۔ جائے کہ خدا است دائرہ کجا است۔

از فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا این جا است
باید دانست مراقبات را با ذکر شریف ہم می کنند و بدون ذکر شریف ہم۔ بہ ہمہ حال بہ نیاز مندی و عاجزی متوجہ بہ مبداء فیاض باشد تا در فیض بروئے بکشانند۔
این جا تن ضعیف و دل خستہ می خرنند کس عاشقی بہ قوت بازو نہ می کند
در مراقبات معلوم کردن دو امر ضروری است۔ یکے منشأ فیض یعنی فیض از کجا بہ کدام وجہ می آید و دیگرے مورد فیض یعنی فیض بر کدام لطیفہ شریفہ دروومی نماید۔ وَلَا تَلْکُمُ الْاَنْ
بِبَیَانِ الْمُرَاقِبَاتِ۔

فیض روح القدس را باز مدد فرماید دیگران ہم بکنند آنچه مسیحا کردی

مدرج اول دائرہ امکان



این مدرج یک مراقبہ دارد کہ آل را مراقبہ احدیت صرفہ گویند۔ منشأ فیض ذات پاک احدیے چوں و بے چگون کہ متصف بہ جمیع صفات کمال و منزہ از جمیع سمات نقصان است و مسمی بہ اسم مبارک اللہ می باشد۔ و مورد فیض لطیفہ قلب است۔ یعنی فیض وارد می شود

از ذات پاک احدی لطیفہ قلب . قلب را از خواطر و ہوا جس نگاہ داشتہ ہمہ وقت بہ نیاز تمام متوجہ ذات الہی و منتظر فیض او تعالیٰ و تقدس باشد تا آن کہ توجہ الی اللہ بے مزاحمت خاطر ملکہ گردد۔

دائیم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال می دار نہفتہ چشم دل جانب یار
چوں تا چہار گھڑی یعنی تا سہ ساعت خطرہ خطورہ نہ کند و توجہ الی الفوق رو نماید علامت قطع
دائرہ امکان است و بعضی دیدن انوار را علامت قطع دائرہ گفتہ اند۔ جذب و حضور و
جمیعت و واردات و کشف داخل این دائرہ است۔

تا چند بہ بازوے خودت اسپت شوی بشتاب کہ از فنا خودت مست شوی
از مایہ سود و دجہاں دست بشوے سود تو ہماں بہ کہ تہی دست شوی

مدرج دوم دائرہ ولایت صغری

دائرہ ولایت صغری
کہ دائرہ ظلال تجلیات اسماء و
صفات است
مراقبہ معیت

این مدرج یک مراقبہ دارد۔ این جا
سیر سالک در دائرہ ظلال اسماء و صفات می
باشد کہ مبادی تعینات عالمہ خلایق است
و ازین جا سیر در مظاہر اسم ہوا الظاہ شروع

می شود۔ این جا مراقبہ معیت می فرمایند کہ مفہم کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ می باشد۔ منشأ
فیض ذات پاک پروردگار است۔ بہ لحاظ آن کہ او سبحانہ باما است۔ باہر جزوے از اجزائے
ما است و باہر ذرۃ از ذرات ممکنات است و مورد فیض لطیفہ قلب است لیکن جذبات و
حالات ہمہ لطائف را می رسد و تحصیل آن ضروری است۔ در این مقام ذکر اسم ذات و لغی و
اثبات بہ لحاظ معنی با توجہ قلب بسیار مفید است ذکر بے توجہ غیر از دسوسہ نیست۔ درین جا
حضور و توجہ بہ فوق نقد وقت می شود تو حید و جودی و ذوق و شوق و نعرہ و آہ و نالہ و استغراق و
بے خودی و نسیان ماسوی کہ عبارت از فنائے قلب است متحقق می شود۔ باید دانست کہ تخیل
معیت او سبحانہ و تعالیٰ از بہر آن است کہ قلب جہات سستہ را احاطہ نماید و توجہ الی الفوق
رو بہ انحلال آرد و برائے سیر در مدرج سوم مستعد باب شود۔

ہر زمانہ نئے جانان را نقابے دیگر است ہر حجلے را کہ طے کردی حجلے دیگر است

مراقبات لطائف خمسہ

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ دریں مقام بہ مراقبات خمسہ لطائف اہرار شادی نمودند کہ سالک لطیفہ قلب خود را مقابل قلب مبارک جناب رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم داشتہ بہ جناب الہی جل شانہ عرض کنند کہ الہی فیض تجلی افعالی کہ از لطیفہ مبارک آل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہ لطیفہ مبارک ابوالبشر صفی اللہ حضرت آدم علیہ السلام رسید است در لطیفہ قلب من برساں و باید کہ قلب حضرت آدم علیہ السلام و لطیفہائے قلب حضرات پیراں را از اول سلسلہ مبارکہ تا آخر آں کہ وسائط فیض اندماند شیشہائے عینک ملحوظ خاطر دارد کہ باعث از دیاد قوت بصری باشند۔ و بر ہمیں پنج مراقبہ لطیفہ روح کند و فیض تجلی صفات ثبوتیہ الہیہ را از پیر و درکار طلب نماید کہ از لطیفہ مبارکہ روح پر فتوح آل سرور دنیا و دین رحمتہ للعالمین بہ روح من برساں و بچنان در مراقبہ سرفیض تجلیات ثبوتیہ ذاتیہ الہیہ را و در مراقبہ خفی فیض تجلیات صفات سلبیہ الہیہ را طلب نماید و در مراقبہ اخفی فیض تجلیات شان جامع را طالب بود۔ و در مراقبہ ہر لطیفہ توجہ بہ حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم باید کرد تا مناسبت و التفات از آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شود و در خاتمہ نقل عبارت حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ خواهد شد۔ اگرچہ دریں دائرہ کہ دائرہ ظلال است ولایات لطائف خمسہ بہ کمال می رسد۔ چہ اصول لطائف خمسہ از عالم اہر پرور از نمود و در اصول خود اندر دائرہ ظلال فانی و مستہلک می شوند۔ لیکن بہ منتہائے کمال آل زماں می رسند کہ بہ اصول اصول کہ آل دائرہ تجلیات اسما و صفات واجبی است پیوندند و آنجا مستہلک و فانی گردند و آل در دائرہ اولی از دو دائرہ ولایت کبریٰ نصیب وقت خواهد شد گدائے میکدہ ام لیک وقت مستی ہیں کہ ناز ہر فلک و حکم بر ستارہ کنم

تذیل

عارف پاک منش حضرت محمد نعیم معروف بہ مسکین شاہ حیدر آبادی خلیفہ حضرت شاہ

سعد اللہ حیدر آبادی خلیفہ مرشد عالم حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس اللہ سرہ ہم در مجموعہ رسائل موسومہ بہ لذات مسکین ^{۱۳۱} سالہ کہ در سالہ ہجری در حیدر آباد بہ علیہ طبع آراستہ شدہ بہ نسبت مورد فیض و مراقبہ معیت می نویسند۔ (در رسالہ ارشادیہ) مورد فیضان درین مراقبہ لطیفہ قالب است۔

حضرت شاہ عبدالرشید برادر کلان جدِ این فقیر قدس اللہ سرہ ہما از مدینہ طیبہ علی صلیحہما آلفَ اَلْفَ صَلَۃٍ وَ تَحِیَّۃٍ بہ جناب مسکین تحریر نمودند۔ در رسالہ خود مورد فیض و مراقبہ معیت قالب را نوشتہ اند و رنگ لطیفہ نفس مائیل بہ بیاض تحریر نمودہ اند مگر از حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ تاحل بہ ہمہ بزرگان این طریقہ درین یک دیگر کہ سلوک رسیدہ است از رؤسای مورد فیض و مراقبہ معیت قلب یعنی دل معلوم می شود۔ و نور لطیفہ نفس بے کیف و بہ ہمیں طور دست بہ دست ارشاد شدہ آمدہ است۔ و در طریقہ خلافت حضرت مجدد نمودن باعث تبدیل طریقہ است۔ و نامرئی اکابر۔ لہذا التماس دارد کہ اگر رسالہ خود را بہ رسالہ جدِ امجد فقیر شاہ رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہا کہ نزد آن شفیق باشد مقابلہ نمودہ ہر چه کہ خلافت آن رسالہ کہ موافق احوال حضرت مجدد است۔ موافق نمایند۔ نور علی نور و باعث استقامت طریقت است۔ انتہی حضرت مسکین بہ جواب نوشتہ اند۔ خادم در مکتوبات شریفان کہ حرز جاں می دارد بہ غور مطالعہ نمودہ۔ کسے جا مورد فیض و مراقبہ معیت قلب را نہ یافت۔ و عبارت رسالہ حضرت ابو سعید صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ہمین است۔ و علامت رسیدن قلب در دائرہ ولایت صغریٰ آن است کہ توجہ فوق متحمل شدہ احاطہ شش بہت می فرماید و معیت بے چون حضرت حق سبحانہ تعالیٰ را بہ ادراک بے چوں محیط خود و محیط ہمہ عالم می بیند۔ ازین جا مفہوم می گردد کہ در مراقبہ معیت قلب اصل و قالب فرع و در مراقبہ معیت بالعکس۔ ہر چه بہ قلب می رسد بہ طفیل قالب می رسد پس نوی قالب را چہ تشریح دہد کہ از تقریر و تحریر بیرون است۔ خوبی قالب است کہ تلح الصلوۃ معراج المؤمنین را بر سر نہادہ و کلمہ بصر گردیدہ خلعت رویت اخروی را در برگرفتہ۔ اصل عالم کبیر ہمین است کہ بر منصفہ خلافت ظهور فرمودہ۔ و عبارت رسالہ حضرت رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمین است۔ بدانند کہ درین مقام مراقبہ معیت می کنند وَ هُوَ مَعَكُمْ اَیْمًا کُنْتُمْ یعنی مفہوم این در لحاظ داشتہ کہ حق

سبحانہ تعالیٰ باما است۔ معیت او بہ ہر لطیفہ ما است و بہ ہر مومن جسم مابککہ بہ ہر ذرۃ از ذرات
جہاں متوجہ می شوند۔ و ذکر اسم ذات و لفظی و اثبات بہ لحاظ معیت می کنند معیت حق با خلق
از نفس ثابت است۔ اما علماء معیت علمی گویند و صوفیہ معیت ذاتی۔ دریں تردد و تشکک باید
افتاد و ہمیں لحاظ باید کرد کہ حق تعالیٰ باما است آل چہ معیت سزاوار او است و نفس قرآنی
بر آل ناطق است۔ ازین عبارت مورد فیض در مراقبہ معیت قالب بلکہ تمام ممکنات مفہوم
می گردد۔ چہر کہ معیت عام و مورد فیض خاص متصور نہ می گردد بلکہ خلایق نفس قرآنی در ضمن
آل معانی ظاہری گردد۔ و خادم نور لطیفہ نفس کہ مائل بہ بیاض نوشتہ است آل لطیفہ
نفس از اجزائے قالب است کہ منشا فیض آل نیز مراقبہ معیت است۔ بعد تزکیہ و تصفیہ
قابلیتہ پیدامی کند کہ مورد فیض مراقبہ اقربیت گردد و در آل زماں بہ یکسوی تعلق دارد۔ و از
ابتداء و بہ وسط آرد۔ خادم رسالہ کہ نوشتہ است بنا بر مبتدیان این طریقہ پس تحریر و تقریر
کہ در آل واقع شدہ بہ احوال مبتدیان مناسب دانست۔ علاوہ بریں خادم از پیر دستگیر
خود یعنی حضرت شاہ سعد الدہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و قدس سرہ العزیز کہ با وجود ارادہ
و مریدی از قطب الاقطاب و فرد الافراد حضرت غلام علی شاہ صاحب قبلہ رحمۃ
علیہ تربیت یافتہ حضرت جد امجد آل عالی جناب بودند فیض مراقبہ معیت بر قالب ارشاد
یافتہ است من بعد ہر چہ حکم آل جناب عالی باشد بالراس والعین عمل کردہ می آید۔
بندہ را چہ عذر کہ بہ غیر از بندگی چارہ نہ دارد۔

چہ کند بندہ کہ گردن نہ نہد سر ماں را چہ کند گوئے کہ عاجز نہ شود چو گاں را
هَذَا مَا كَتَبَهُ حَضْرَةُ الْمُسْكِينِ - أَنْظَرُ مَكَاتِبَهُ فِي الْجُزْءِ الثَّالِثِ مِنْ مَجْمُوعَتِي
رِسَائِلِي - فَقِيرٌ مَوْلِيْ فِي رِسَالَةِ عَفَى اللَّهِ عَنْهُ وَأَصْلَحَ أَحْوَالَهُ كَوَيْدٍ - كَهَ جَنَابِ
مُسْكِينِ رِسَالَةِ حَضْرَتِ شَاهِ ابُو سَعِيدٍ قَدَسَ سَرُّهُ رَامَطَالَعَهُ كَرَدَهُ اسْتَدْلَالَ فِكْرُهُ وَتَوْجِيهِ
خُودِ رَابِعُ قَوْلِ اِيْشَالٍ - احاطه شش جہت می فرماید۔ و بر قول ایشاں۔ محیط خود و محیط ہم
عالم می بیند مصروف داشتہ است و استدلال کردہ است کہ چون معیت عام بود مورد
آں خاص متصور نہ می شود۔ اگر ایشاں تمام عبارت حضرت شاہ ابوسعید را بہ وقت مطالعہ
می کرد یقیناً نصیحت حضرت شاہ عبدالرشید را قبول می کرد و زحمت استدلال نہ می
کشید کہ در آن ہم موفق نہ شدہ این علم شریف استدلالی نیست۔ اگر کار بہ دلیل افتد

الوان التوارطائف را چه دلیل باشد بلکه در نفس لطائف محل وقوع آل چه گفته خواهد شد
این علم شریف و ہی و عطائی است که حضرت مجدد قدس سره به بیان آل مامور شده -
هر چه از جناب ایشان به ثبوت رسیده الحق بهما درست و صحیح است -

إِذَا قَالَتْ حَزَامٌ فَصَدَّ قَوْهَا فَإِنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَتْ حَزَامٌ

عبارتے را کہ جناب مسکین نقل نموده اند - اول آل عبارت این است و علامت رسیدن
قلب در دائره ولایت صغری آن است - حضرت ایشان در اینجا تصریح قلب فرموده اند
و ایشان وجه ملاحظه معیت او سبحانه و تعالی با خود و با همه لطائف و با هر ذره از ذات ممکنات
بیان نموده اند کہ در دائره امکان توجه قلب به فوق بوده - چون قلب معیت پروردگار را
با همه اشیا را در اک کند توجه فوق مضمحل شده احاطه شش جهت خواهد کرد و به معیت
وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَا كُنْتُمْ خواهد رسید - کجا ادراک نمودن قلب شش جهت را و کجا
قالب را امور و فیض ساختن -

در روز روشن از نور آفتاب تمام عالم منور می باشد - حجره مسدود و المنافذ را
روز روشن از درون تیره و تاریک می باشد - در سقف آل حجره اگر سوراخ پیدا شود - البته
نور آفتاب عالم تاب از آن روزن داخل خواهد شد و در ظلمت کدره حجره بمثابة میناره یا عمود
به نظر خواهد آمد - اگر ناظر به نوعی تا سر روزن خود را رساند و نظرش بر عالم نورانی افتد - آن
زمان میناره نور یا عمود نور از نظرش مخفی می شود و نیک می شناسد کہ نور آفتاب تمام اشیا را
منور ساخته است - ظلمت حجره از فقدان در درجه است - ہمیں حال قلب انسان است
در جسد خاکی کہ از گرد و رتبه های غفلت و غلبه و ظلمت های تمام نورانیت و صفات خود را در باخته
به رنگ حجره مسدود و المنافذ تیره و تاریک شده - احمد و ترندی و حاکم و این هر دو آل را صحیح گفته
اند و نسائی و ابن ماجه و ابن حبان از ابی هریره رضی اللہ عنہ روایت کرده اند کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرموده إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا نَكَثَتْ فِي قَلْبِهِ نَكْثَةً
سَوْدَاءٌ فَلَنْ تَابَ وَتَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صَقْلَ قَلْبِهِ وَإِنْ عَادَ سَرَّادَتْ حَتَّى تَعْلُقَ قَلْبَهُ
فَذَٰلِكَ التَّارُانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ كَلِمَةً بَلْ سَرَّانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا
يَحْكُمُونَ -

چون طالب حق بر دست حق پرست پیرو مرشد حق از صدق دل توبه و استغفار

می کند و قلب را به ذکر شریف اسم پاک پروردگار جل شانہ و عم احسانہ مصروف می سازد آن
رحیم مطلق غشا و ہائے غفلت پر دہائے ظلمت را یک یک کرده دور می سازد و در خلوت
خانہ دل روزی از نور می کشاید۔ آن زمان سالک مینارہ یا عمود سے از نور می بیند کہ آن
حضرات ماقدرس اللہ اسرار ہم نسخ باب می گویند۔ چوں لطیفہ شریفہ بہ اصل خود می پیوند
کہ آن فوق العرش در اول عالم امر است می بیند کہ این نوزن خلوت خانہ قلب او را در
گرفته است بلکه تمام عالم را محیط است۔

دیدہ بکشا و جمال یار ہیں ہر طرف ہر جا رخ دلدار ہیں
مدار کار بر قلب است کہ بذریست از قلب کلی کہ آن را قلب کبیر و حقیقت جامعہ
انسانی گویند چنانچہ در لطائف عشرہ بیان شد گذشتہ۔ لہذا اگر ابتدائے ذکر است از لطیفہ
قلب است۔ اگر در نفی و اثبات ضربات اند بر قلب اند۔ اگر وضع یا زودہ اصول اند برائے
استقامت قلب اند۔ ازین جا است کہ فرزندان گرامی حضرت مجدد قدس اللہ اسرار ہم از
لطائف خمسہ امر بر قلب اکتفای نمودند۔

در راہ خدا دو کعبہ آمدہ منزل یک کعبہ صورت است و یک کعبہ دل
تا بتوانی زیارت دہا کن! بہتر از ہزار کعبہ باشد یک دل
حضرات گرام بہ صراحت نوشتہ اند کہ کار خانہ قلب در دائرہ ولایت صغری بہ اتمام می رسد
چنانچہ شاہ ابوسعید نوشتہ اند علامت رسیدن قلب در دائرہ ولایت صغری آن است
و حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوب نہم می نویسند۔ اول اسم ذات باز نفی و اثبات
بہ لحاظ مذکور باز محض و قوت قلبی و گاہے۔ صورت مرشد در نظر داشتن و در ہر ذکر این صورت
در نظر دارند مفید تر باشد و بہ توجہ قلب گاہے مراقبہ احدیت و مراقبہ معیت و گاہے بہ لطیفہ
نوقانی مراقبہ اقریبیت و گاہے مراقبہ محبت۔ این است طریقہ این فائدان۔ الخ و حضرت
ایشان در رسالہ ایضاح الطریقہ ارقام نموده اند۔ بعد تمام شدن معاملہ قلب تہذیب لطیفہ
نفس کہ محل آن پیش حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پیشانی است معبود است و علم بہ تمامی مقام
قلب کہ آن ولایت صغری است از باب کشف و معرفت را آسان است۔ و حضرت غلام
یحییٰ خلیفہ اجل حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید کہ در حیات پیرو مرشد خود وفات یافتہ
اند صریح تر ازین نوشتہ اند۔ لطیفہ کہ براں انتظار و رو نشیض باید کشید در دائرہ امکان و

ولایت صغری لطیفہ قلب است۔ الخ۔ تصریحات راگزاشتین و در پئے مستفادات افتادون
یقیناً باعث اشتباه خواهد شد۔

وآں چه کہ جناب مسکین بحث عموم معیت و خصوص مورد فرموده اند غالباً ایشان بہ
اصول فقہ مراجعہ نہ نموده اند۔ در اصول العام الذی ارید بہ الخصوص بحث مستقل دارد۔
قال اللہ تعالی قال لهم الناس ای نعیم بن مسعود۔ وقال جل وعزاً اَمْ یَحْسَدُونَ النَّاسَ
ای البنی صلی اللہ علیہ وسلم مع ہذا فقیر گوید آں کد امیں وصف پروردگار است جل شانہ کہ عموم
نہ دارد۔ بندہ در دعای گوید۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَرْحَمِیْ۔ یَا وَاَسِعَ الْمَغْفِرَةِ اَخْفِرْ لِیْ
یَا قَاضِیَ الْحَاجَّاتِ اقْضِ حَاجَّتِیْ۔ یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قَلْبِیْ عَلٰی طَاعَتِکَ۔

اے کریمے کہ از حزنرا نہ غیب گبر و ترسا و طیفہ خور داری

دوستان را کجا کنی محروم تو کہ باد شمتاں نظر داری

وآں چه از ارشاد مرشد خود نوشته اند پس باید دانست کہ حضرت شاہ غلام علی
قدس سرہ بہ عمر ہشتاد و دو سال رحلت فرمائے خلد میں گشتہ اند۔ از کلاں سالی و از کثرت
ذکر و فکر و مراقبہ در چند سال اخیر ضعف و کمزوری بہ غایت رودادہ بود۔ چنانچہ ارشاد
فرمودہ اند۔ الحال ضعیف شدہ ام پیشتر در مسجد جامع شاہجہاں آباد آب تلخ حوض می خوردم
وہ سیپارہ کلام مجیدی خواندم۔ وہ ہزار نفی و اثبات می کردم نسبت باطن چنان قوی بود کہ
تمام مسجد بجا از نو می شد، چنیں در ہر کوچہ کہ می گز شتم۔ بر مزار عزیزے اگر می رفتم نسبتش لپٹ
می گشت من خود را پست می کردم و تو واضح آں بزرگ می کردم۔ و فرمودند۔

ز ناتوانی خود این قدر خبر دارم کہ از رخس نہ توانم کہ دیدہ بردارم

دریں بایا مضعف و ناتوانی چوں قصد توجہ بہ طالبان حق می فرمودند این شعر می خواندند۔

ہر چند پیر خستہ دل و ناتوان شدم ہر گز کہ یاد روئے تو کردم جواں شدم

و بانیہ قوت تمام توجہات می دادند کسائے کہ دریں چند سال آخری بہ خدمت ایشان رسیدہ

اند اگرچہ از آں جناب بیعت شدہ اند و در حلقات توجہ ایشان شریک شدہ اند و آں جناب

نیز بر حال ایشان توجہات مبذول داشتہ اند۔ لیکن آں جناب ایشان را بہ خلفائے گرامی

قد خود حوالہ می نمودند۔ مثلاً حضرت شاہ ابوسعید۔ حضرت شاہ روف احمد۔ حضرت

شاہ احمد سعید۔ حضرت لبشارت اللہ۔ حضرت عبد الغفور خوجوی و امثالہم۔

چنانچہ پیرو مرشد جناب مسکین از شاہ ابو سعید تربیت یافتہ اند جنوری این جماعت در
 حلقات درس کمتر شدہ اگر از ایشان در استنباط حکمے خللے واقع شود، ہیچ غرابتے نیست۔
 اگر از حضرت سعد اللہ جناب مسکین این قول نقل کردہ اند از بعض دیگر کہ از خلفائے
 دور آخر حضرت شاہ غلام علی بودہ اند خلفائے ایشان بعض اقوال نقل کردہ اند کہ
 وجہ محبت آن در کلام حضرات یافتہ نہ شد۔ واللہ اعلم۔

درج سوم دائرہ ولایت کبریٰ

دریں درج سیر در تجلیات اسماء و صفات و شیونات

الہیہ دست می دہد۔ ولایت صغریٰ ولایت اولیا و دائرہ ظلال
 بودہ کہ مقام سکوت و توحید جودی است۔ در انجام مراقبہ معیت
 می گردند کہ غایت معیت مشعر بہ اتحادی شود۔ و این ولایت
 کبریٰ ولایت انبیا است، چہ آن بعد از ان علیہم السلام چون
 بہ این مقام می رسیدند نبوت ایشان ظاہری شد۔ و این ولایت
 مبادی تعینات حضرات انبیا است۔ اینجا ظل را اثر است نہ سکر
 را۔ در این مقام توحید شہودی منکشف می شود، در اینجا
 ابتداء از مراقبہ اقربیت است کہ مشعر بر انینیت می باشد
 چہ کمال اقربیت در دوئی است۔ چون بہ مقام اقربیت
 فائز گردید قدم در شاہراہ محبت می نہند و از محبت کہ اسماء و صفات
 و شیونات را در آن مدخلے می باشد گزشتہ بہ محبت ذاتیہ
 خود را می رسانند و آن زمان نفس آمادہ و لوازمہ راضیہ و
 مطمئنہ گشتہ بر تخت صدر را تقامی نماید۔

این تہ را بلند و پستی نہ بود خود بینی و غولیشتن پرستی نہ بود
 در ہر قلمے ز نیست بینی اثرے جائے برسی کہ نام ہستی نہ بود

باید دانست کہ ولایت علیا متضمن است بر سہ دائرہ و یک قوس۔ در دائرہ اولی مراقبہ
 اقربیت می فرمایند یعنی مفهوم کرمیہ نَحْنُ أَخْرَبُ إِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی فیض

قوس
مراقبہ محبت

دائرہ ثالثہ

مراقبہ محبت

دائرہ ثانیہ

مراقبہ محبت

دائرہ اولی

مراقبہ اقربیت

وارد می شود از آن ذات پاک که بجا از رگ جان ما قریب تر است۔

دوست نزدیک تر از من به من است و بی عجب ترک من از من دورم
چونم پاکه توان گفت که او در کنار من و من به دورم
و مورد فیض به اصالت لطیفه نفس است و به تبعیت لطائف خمسہ۔ درین جا
لطائف خمسہ را عروج تام حاصل می شود و در نصف سافل این دائرہ سیر در تجلیات اسماء
وصفات زائده نصیب وقت می شود۔

و در نصف عالی سیر در تجلیات شیونات و اعتبارات می باشد۔

در دائرہ دوم و در دائرہ سوم و در قوس مراقبه محبت می کنند۔ مفهوم کریمه تجبُّهُ
و یَجِبُونَهُ را در لحاظ می دارند یعنی فیض وارد می شود از آن ذات پاک که مراد دوست
می دارد و من او را دوست می دارم۔ یعنی در میان من و او رشته محبت است بر لطیفه
نفس من۔ مورد فیض درین دو دائرہ و در قوس صرف لطیفه نفس است که محل آن
در پیشانی است۔

باید دانست که دائرہ دوم اصل دائرہ اولی است۔ و دائرہ سوم اصل دائرہ دوم
است و قوس اصل دائرہ سوم است لهذا در وقت مراقبه کردن لحاظ این امر کرده شود۔
و در دائرہ دوم لحاظ کند که فیض وارد می شود از آن ذات پاک که در میان من و او رشته
محبت است او مراد دوست می دارد و من او را دوست می دارم از دائرہ که اصل
دائرہ اولی است یعنی دائرہ تجلیات اسماء و صفات و شیونات بر لطیفه اناس من و در
دائرہ سوم لحاظ کند که از دائرہ که اصل الاصل و دائرہ تجلیات اسماء و صفات است و در
قوس لحاظ کند که از قوس که اصل ثالث است۔ و در نقطه مراقبه در دائرہ دوم و سوم و قوس
آن است که خود را به خیال داخل در دائرہ یا قوس می کنند آن دائرہ بمنزلہ قرص آفتاب
و قوس بمنزلہ نیم قرص آفتاب بر سالک مکشوف می شود۔ هر قدر که از آن قطع می شود آن
حصه نورانی ظاہری شود و باقی مانده حصه مثل قرص آفتاب به هنگام کسوف و کسوف نور
می نماید۔ چون که از ابتدائے ولایت کبری مورد فیض لطیفه نفس می باشد معامله فیض
باطن به دماغ متعلق می شود۔ تا وقتی که معامله فیض به دماغ متعلق داشته باشد باید
دانست که معامله ولایت کبری به انجام نه رسیده است۔ چون نفس مطمئنه می گردد۔

و چون و چرا از احکام قضا مرتفع می شود۔ بر مقام رضا ارتقا فرموده در ایوان صدر می نشیند۔ باید دانست که سیر ولایت کبری به اتمام رسید درین وقت شرح صدر حاصل می شود و در سینه آل قدر می شود که از بیان خارج است۔ البتہ این قدر باید فهمید که اگر چه به قطع ولایت کبری تزکیہ لطیفہ نفس به حصول می پیوندد و خصائل و ذائل مبدل به حسنات می گردد۔ لیکن دنارت و تلون و کبر و عنونت که ناشی از عناصر اربعه است هنوز اندفاع آل باطن کلیتہ متعذر است۔ تا وقتی که تزکیہ عناصر اربعه حاصل نشود۔ در ولایت علیا که ولایت ملا را علی است تزکیہ با و آب و آتش خواهد شد و در دائرہ تجلیات ذاتیہ در دائرہ کمالات نبوت تزکیہ عنصر خاک می شود۔ زیرا که لطیفہ نفس بمنزلہ رب و لب عناصر اربعه است کما ذکرته من قبل۔ پس تزکیہ نفس به تمام و کمال بعد از قطع دائرہ کمالات نبوت حاصل خواهد شد حضرت عبید اللہ احرار قدس سرہ فرموده انا الحق گفتن آسان است و اناراد و در کردن مشکل بشعر به فناء تام لطیفہ نفس است۔

تو مباش اصل کمال این است و بس رود و گم شود وصال این است و بس به اتمام سیر درین ولایت سیر در مظاہر اسم هو الظاہر به انتہای رسد حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ درین مقام به مراقبہ اسم هو الظاہر از شادی فرمودند تا سالک به تمام و کمال از مظاہر این اسم شریف مستفیذ شود۔ و باید دانست درین ولایت تہلیل لسانی بالحاظ معنی با توجه قلب به اوسبحانہ بسیار مفید است۔

مراقبہ اسم الظاہر

منشا فیض آل ذات پاک که از اسم مبارکہ او یک نام مبارک الظاہر است۔ و مورد فیض لطیفہ نفس مع لطائف خمسہ۔ درین مراقبہ سیر در تجلیات اسم و صفات می شود بے ملاحظہ ذات تعالیٰ تقدست بعد ازین مراقبہ بعض حضرات به مراقبہ شرح صدر امری فرمایند۔ انکمال لفافہ بیان آن کرده می شود۔

سینہ خود را مقابل سینہ مبارک جناب رسالت پناہی
صلی اللہ علیہ وسلم داشته به جناب الہی عرض نماید کہ الہی

{ مراقبہ شرح صدر

فیض الشرح صدر از صدر مبارک آن سرور بہ صدیقین برسان۔ سورۃ الم نشرح را تا آخر بخواند۔

مدج چہارم دائرۃ ولایت علیا

دائرۃ ولایت علیا
مراقبہ محبت

ولایت علیا ولایت ملار علی است و این ولایت یک دائرہ دارد و آن دائرہ مبادی تعینات ملائکہ کرام است علیہم السلام درین مقام سیر و تجلیات اسماء و صفات الہیہ جل مجدہ می باشد کہ گاہ بہ تجلیات ذاتیہ الہیہ ہم مشہود می گردد۔ چوں سالک درین دائرہ قدم می نہد این دائرہ مانند خطوط شعاع آفتاب ظاہری شود کہ اسماء و صفات حضرت واجب الی آن دائرہ را احاطہ نموده است لیکن احیانا خطوط این دائرہ ہم مشہود می شود و در کمال بے رنگی ظاہری گردد۔ رفتہ رفتہ آن خطوط شعاعی روپوش و مستتر می گردند۔ ہماں رشتہ محبت کہ در دوونیم دائرہ ولایت کبری سالک را تا بہ اوج رضا رسانیدہ بود این جا ہم سالک را کشاں کشاں از پر دھانے تجلیات اسماء و صفات تا نگارخانہ تجلیات ذات می رساند۔

دیدار می شمائی و پرہیز می کنی بازار خویش و آتش ماتیزی می کنی حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوب نودم نوشتہ اند۔ در دائرۃ دوم وغیرہ (از ولایت کبری) نگہانی توجہ بہ فوق کہ متوجہ می شد مد رک نہ می گردد کہ نفس صاحب توجہ فنا یافتہ نگراں کہ باشد درین جا مطمئنہ بر تخت صدر بر ارتقامی نماید و انجذاب صدر را مد رک می شود۔ درین جا مراقبہ حضرت ذاتیہ من حیث المحبتہ یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّونَہُ تا ولایت علیا می آیند۔ تعبیر از مقامات قرب کہ مرتبہ بے چونی و تمیزیہ حاصل است و در عالم مثال مشہود می شود بہ دائرۃ مناسب دیدہ اند و الا جائے کہ خلا است دائرہ کجا است۔ بعد تمام شدن ولایت کبری و سیر در اسماء و سلوک در ولایت علیا است کہ ولایت ملار علی است علیہم الصلاۃ و درین ولایت کار بہ عناصر ثلاثہ سوائے عنصر خاک افتد درینجا مراقبہ ذاتیہ است کہ سنی ہو الباطن است۔ تہلیل و صلاۃ نافلہ ترقی می بخشد۔ الخ۔ و حضرت مولوی غلام محیی نوشتہ اند۔ و در باقی دوائر و همچنین در قوس و همچنین در ولایت علیا علائقہ محبت میان ما و اسبجانہ است کہ آیہ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّونَہُ مشعر بہ آن است۔ الخ۔ مور و فیض درین دائرہ عناصر

ثلاثہ آب و ہوا و آتش اند۔ وسعت و تمام بدن پیدامی شود و احوال لطائف بر تمام قالب واردی
 شوند۔ تہلیل لسانی با توجہ قلب و فہم معنی و صلاۃ تطوع با طول قنوت ترقی بخشش این مقام است۔
 درین مقام ارتکاب رخصت شرعی ہم خوب نیست کہ عمل بہ رخصت آدمی را بہ بشیریت می کشد و
 عمل بہ عزیمت مناسبت بہ ملکیت پیدامی کند پس ہر قدر بشیر مناسبت بہ ملکیت حاصل شود درین
 ولایت ترقی پیشتر میسر آمد چون سالک بہ عنایت پروردگار تا آخر این دائرہ سیر و سلوک را بہم می
 رساند۔ دو پر پر وازد باز و ہائے قوی برائے طیران عالم قدس حاصل می کند۔ یکے مظاہر اسم ہوا ظاہر
 و دیگرے مظاہر اسم ہوا الباطن کہ بہ زور قوت این دو باز و سالک از ہائے تجلیات اسما و صفات
 گزشتہ بہ سراوقات تجلیات ذات خود رامی رساند۔ باید دانست کہ در صفات واجبی ذات او
 تعالی و تقدس ملحوظ نیست۔ مثلاً در سمیع و بصیر و قدرت و ارادت و امثال آن لحاظ صفت می باشد۔
 و در اسما و صفاتیہ مثلاً در سمیع و بصیر و قدیر و مرید و جز آن دیگر اسما و صفاتیہ با صفت ذات او تعالی
 و تقدس نیز ملحوظ می باشد یعنی آن ذات پاک کہ سمیع بہ او متعلق است یا بصیر یا قدرت یا ارادت یا
 غیر آن صفتے دیگر بہ آن ذات پاک قائم است۔ پس سیر سالک در تجلیات صفات سیر و مظاہر اسم
 ہوا ظاہر است چہ او تعالی و تقدس ظاہر است بہ اسما و صفات و آیات و سیر سالک در تجلیات
 اسما و صفاتیہ سیر و مظاہر اسم ہوا الباطن است حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ شروع سیر
 درین اسما نمودن قدم نہادن است در ولایت علیا۔ الخ۔ چہ ذات او تعالی در ہائے اسما و صفات
 از توہمات و تخیلات و از مشابہت معقولات و محسوسات باطن است۔ **فَهُوَ حَبْلٌ مُجْدُّ الَّذِي**
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ظَاهِرًا بِالْأَحَدِيَّةِ وَالتَّصَرُّفِ وَبِاطْنًا بِالْصِدْقَةِ وَالتَّعَرُّفِ۔

مراقبہ اسم الباطن

درین دائرہ مراقبہ اسم ہوا الباطن می کنند منشأ فیض ذات بحت کہ از اسما و ادیک نام پاک الباطن
 است۔ و مورد فیض عناصر ثلاثہ آب و ہوا و آتش اند ترقیات بالا صالہ نصیب این سہ عناصر
 است کہ ملائکہ کرام علیہم السلام را نیز ازین عناصر سہ گانہ نصیب است لیکن بالتبعیت
 تمام بدن بہ تمام و کمال از مظاہر این اسم شریف مستفید می شود و وسعت پیدامی کند۔
 منتہائے ولایت علیا بالا صالت مخصوص بہ ملا را علی است کہ جامع جمیع دلایات است۔

حضرت مجدد قدس سرہ بہ مخدوم نادۃ عالم حضرت محمد صادق قدس سرہ نوشتہ اند: این
 موطن منتہائے ولایت کبریٰ است کہ ولایت انبیاء است علیہم الصلوٰۃ والسلام
 چون سیرتا این جا رسایند متوجہ تم شد کہ مگر کار را تمام کردہ باشد۔ تدا در داوند کہ این ہمہ تفصیل
 اسم الظاہر بودہ کہ یک بازوے طیران است و اسم باطن ہنوز در پیش است کہ بازوے
 دوم است از برائے طیران عالم قدس و چون آں را بہ تفصیل بہ انجام رسائی دو جناح از برائے
 طیران طیار کردہ باشی۔ الخ۔ و نیز دریں مکتوب نوشتہ اند: سیر در اسم الظاہر سیر در صفات
 است بے آں کہ در ضمن آنہا ذات ملحوظ گردد تعالیٰ و تقدس و سیر در اسم الباطن نیز سیر در اسماء
 است آناد در ضمن آنہا ذات تعالیٰ ملحوظ است و آں اسماء در رنگ سیر اند کہ روپوش حضرت
 ذات تعالیٰ و تقدس گشتہ مثلاً در صفة العلم ذات تعالیٰ اصلہ ملحوظ نیست و در
 اسم العليم ملحوظ ذات است تعالیٰ در پس پردہ صفت زیرا کہ عليم ذاتے است کہ مراد را
 علم است قال السیر فی العلم سیر فی الاسم الظاہر فی السیر فی العلم سیر فی
 الاسم الباطن و قس علی ہذا سایر الصفات والہ شماء۔ و نیز نوشتہ اند:
 و منتہائے ولایت علیا عبارت از تعین اول است کہ جامع جمیع مراتب اسماء و صفات و
 شیوں و اعتبارات است و نیز جامع است مراد اصول این مراتب را و اصول اینہا را
 و منتہائے اعتبارات ذاتیہ است کہ تمایز آنہا بہ علم حصولی مناسب است۔ بعد ازاں اگر
 سیر واقع شود مناسب علم حضوری خواہد بود۔ اے فرزند اطلاق علم حصولی و علم حضوری
 در ان حضرت جل شہانہ بہ اعتبار تمثیل و تنظیر است زیرا کہ صفاتے کہ وجود
 آنہا زائد است بر وجود ذات تعالیٰ تقدس علم آنہا مناسب علم حصولی است و
 اعتبارات ذاتیہ کہ اصلاً زایدی آنہا بر ذات تعالیٰ و تقدس متصور نیست علم آنہا مناسب
 علم حضوری و لا فلائیس شئۃ الا تعلق العلم بالمعلوم من غیر ان یحصل من
 المعلوم فیہ شئۃ فافہم۔ الخ۔ و نوشتہ اند: فہو شہانہ بعد و راء
 الوساو و ثمر و سرائۃ الوساو و ثمر و سرائۃ۔

ہنوز ایران استغنا بلند است مرا فکرے رسیدن ناپسند است

مدارج خمسہ دائرہ کمالات ثلاثہ

ایں دائرہ تجلیات ذاتیہ الہیہ است کہ آن را دائرہ کمالات ثلاثہ نیز گویند۔ کمالات نبوت و رسالت و اولوالعزم۔

کمالات نبوت

دائرہ

کمالات نبوت

ازیں جاتجلیات ذات بے پردہ تجلیات اسماء و صفات شروع می شود۔ یک نقطہ ازیں مقام شگرف بہتر از جمیع مقامات ولایت است۔ زہر یک نقطہ اش چون سنبیل تر شمیم وصل جانان می زند سر دریں دائرہ مراقبہ ذات بحت معری از ہمہ تعینات و مبری از جمیع اعتبارات کہ منشی کمالات نبوت است می کنند و انتظار فیض ازاں ذات مقدسہ تعالیٰ و تقدسست می کشند۔ و مورد فیض بہ اصالت لطیفہ خاک پاک است ہر چہ بہ سائر لطائف می رسد بہ تبعیت ایں لطیفہ مبارکہ می رسد۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَهُ اللّٰہُ

در بہاراں کے شود سر سبز سنگ خاک شوتاگل بروید رنگ رنگ

دریں مقام حضور بے جہت و بردیقین حاصل می شود۔ بے تابی و طیش طلب و نگرانی و توجہ ہائے سابقہ زائل می شود۔ توحید و جود و شہودی در راہ می ماند۔ بے کیفیت و یاس و حرمی رومی نماید۔ تلاوت قرآن مجید بہ آداب و ادائے صلاۃ با طول متنوت و اشتغال بہ اعلوٰ نبویہ علی صاحبہا ألف صلاۃ و تحیۃ۔ دریں مقام و در مقامات فیما بعد الی آخر النہایات ترقیات می بخشد۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند کہ کمالات جمیع ولایات چہ ولایت صغری و چہ ولایت کبری و چہ ولایت علیا ہمہ ظلال کمالات مقام نبوت اند۔ و آن کمالات شبح و مثال اند حقیقت ایں کمالات را اولیٰ می گرد و کہ نقطہ کہ در ضمن ایں سیر قطع می یابد زیادہ از جمیع کمالات مقام ولایت است پس قیاس باید کرد کہ جمیع ایں کمالات را چہ نسبت بود بہ جمیع کمالات ما تقدم۔ در یائے محیط را نیز نسبت است بہ قطرہ دریں جا آن

ہم مفقود است۔ مگر آل کہ گویم نسبت مقام نبوت بہ مقام ولایت، همچون نسبت غیر متناہی است بہ متناہی۔ تَبْحَانَ اللّٰہُ۔ جلدی ازین سری می گوید اَلْوَلَاۃُ اَفْضَلُ مِنَ النَّبُوۃِ و دیگرے از عدم آگاہی این معاملہ در توجیہ اومی گوید۔ وَاٰیۃُ النَّبِیِّ اَفْضَلُ مِنْ نُبُوۃِہِ۔ کَبُرَتْ کَلِمَۃٌ تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ۔ الخ۔

فائدہ

بعد از اتمام سیر در دائرہ کمالات نبوت ہر یکے از لطائف عشر و من کل وجہ بجلی و مصفی شدہ باہم متحد شدہ ہیئت وحدانی پیدامی کنند۔ آل زماں نسخہ عزیز الوجود انسان کامل بہ ظہور می آید کہ متصف بہ اوصاف الہی می باشد مالک برہو و نفس خود می باشد۔ ہیچ فعل در نامرضی پروردگار از و صدور نہ می یابد و بر خود قادر می باشد کہ در ہیچ امر نسبت قدرت بہ خود نہ می کند۔ ہر چہ می کند یا می گوید از رضاءے او سبحانہ می کند و می گوید۔
گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

ہر چہ در مرتبہ وجوب است بہ طریق صورت در و ظہور می یابد۔ قَالَ الصّٰدِقُ الْمَصْدُوقُ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہُ عَلَیْہِ نَخْلَقُ اللّٰہُ اَدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہِ۔ ہر چہ در عالم امکاں یا بشریہ موجود است بہ طریق حقیقت در و موجود است کما تقدم البیان فی بیان اللطائف العشرۃ حضرت شاہ ابومسعود قدس سرہ می نویسند۔ ہیئت وحدانی عبارت از مجموع عالم خلق و عالم امر است کہ بعد تصفیہ و تزکیہ ہر کدام را ہیئت دیگر پیدا شدہ مثلاً شخصی خواہد کہ معجونے از ادویہ چند مختلف التاثیر درست سازد۔ اول ہر یک از اداویہ را جدا جدا کوفتہ بخنتہ می نہند من بعد ہمہ ادویہ را در قوام قند یا عسل جمع می سازد۔ ادویہ مذکورہ ہیئتے دیگر و خواص دیگر پیدا کردہ معجون نام می یابد۔ همچنان لطائف عشرۃ سالک یک ہیئت پیدا کردہ الخ باید دانست کہ از کمالات رسالت تا آخر سلوک مورد فیض ہیئت وحدانی سالک است۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ این معاملہ مخصوص بہ ہیئت وحدانی انسانی است کہ از مجموع عالم خلق و عالم امر ناشی گشتہ است مع ذلک درین موطن نیز رئیس ہمہ عنصر خاک است الخ۔ و منشأ فیض کما تقدم ذات بحت است درین موطن مدار ترقی بر فضل و کرم پروردگار است۔ تا یار کر خواہد و میلش بہ کہ باشد۔ تلاوت و تہران مجید و مطالعہ احادیث مبارکہ و نماز با نیاز و فرائد ہامی رساند۔ اعمال صالحہ اگرچہ برائے ترقی درجات و سائل اند لیکن درون سہر اوقات عظمت و کبریائی یارائے دخول نہ دارند۔ البتہ اگر با کلمہ تہلیل محمد رسول اللہ

ضمیمہ نمایندہ راہ اول و آخر ذکر شریف اسم مبارک جناب محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کنند
چند بار بہ توجہ و اخلاص درود شریف بخوانند ابواب ترقیات مفتوح می شوند و بہ بارگاہ قدس
راہ پیدا می کنند روی الترفدی عن عمر رضی اللہ عنہ اِنَّهٗ قَالَ اِنَّ الدَّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عمل ہا را بہ حضرت رابطہ اوست اگر مقبول گردد واسطہ اوست

کمالات رسالت

دائرہ

کمالات رسالت

این دائرہ دوم است از سیر تجلیات ذاتیہ الہیہ دائمیہ درود
فیض از ذات بحت کہ منشی کمالات رسالت است بر ہیئت محمدانی
سالک می باشد درین مقام در تفکر و حزن اضافہ می شود۔ و ستر و کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دَ اَيُّهَا الْحَزَنُ مُتَوَاصِلَ الْفِكْرِ بہ ظہور می آید۔ این آں ماہ
تفکر است کہ از آسمان ولایت طلوع نموده۔ و این آں مہر حزن است کہ از سپہر نبوت
سر بر آورده قَطُوبِيْ لِمَنْ اُنْتَلٰی بِہِ ثَقَطُوبِيْ لَهٗ ثَقَطُوبِيْ لَهٗ و این بے رنگیہا و بے
لطفہا تا آخر سلوک نقد وقت سالک می باشد۔

دل در دتر بہ جاں مداوانہ کند در عشق تو جاں ز غم محابانہ کند
مارا ز غمت بہ کس نہ گویم۔ اگر بوی جگر سوخته رسوا نہ کند

کمالات اولوالعزم

دائرہ

کمالات اولوالعزم

این دائرہ سوم است از سیر تجلیات ذاتیہ الہیہ دائمیہ۔
درود فیض از ذات بحت کہ منشی کمالات اولوالعزم است بر ہیئت
وعدانی سالک می باشد۔ درین مقامات اسرار مقطعات قرآنی منکشف می شوند۔
احکام شرائع و اخبار غیب از وجود حق سبحانہ و تعالیٰ و از صفات او۔ و معاملہ قبر و نشر و حشر و
دوزخ و بہشت و جمیع ما خبر بہ الصادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم بدیہی و عین الیقین می گردند۔

وجود حق سبحانه و تعالیٰ بہ مثل آئینہ و وجود اشیا مثل صور مرتبہ در آئینہ می باشد لیکن باید دانست کہ صور اشیا در وہم و خیال می باشد و وجود آئینہ فی الواقع - قاعدہ در آئینہ صور و اشکال اول محسوس می شوند و احساس آئینہ فی مابعد می باشد لیکن این با قضیہ برعکس است - اول وجود آئینہ مرئی می شود و باز چون بہ دقیق نظر دیدہ شود صور اشیا بہ نظر می آیند - لہذا وجود حق حق بدیہی می شود و وجود ممکنات نظری - عجب تر معاملہ بشنوید کہ با وجود علو و بساطت و بزرگی ہائے این مقامات ثلاثہ و قہی کہ انکشاف تام درین جا حاصل می گردد معلوم می شود کہ از ابتدائے سلوک این مقام مقابل نظر بود - و حیرت می افزاید کہ با وجود محاذی بودن این مقام و اقربیت آن چہ درین تمام مدت بہ نظر نہ می آمد - چہ امداد دیدہ ہارمانہ می کشادیم و چہ ادر کو چہائے لطائف عالم امر مقصود را می جستیم -

در دیدہ عیاں تو بودی و من غافل در سینہ نہاں تو بودی و من غافل
از جملہ جہاں ترا می جستم خود جملہ جہاں تو بودی و من غافل
از کمال بزرگی و لطافت این موطن صاحب این مقامات خود را از نسبت بالکلیہ حشالی
می بیند و بیچ فیض و برکت در خود مشاہدہ نہ می کند - ازین جا است کہ حضرت مجدد قندس سرہ
از مقام سرمودہ اند - درین مقام نزدیک است کہ نزدیکان دوری جویند و اصلااں راہ ہجوری
پویند -

در طاعت حق بکوش و با صبر بساز گز فیض جمال لم یزل می خواہی

درج ششم حقائق الہیہ حل مجددہ

محققان فرمودہ اند حقائق الہیہ نسبت بہ کمالات ثلاثہ امواج اند - شاہ ابوسعید می نویسد
معنی این سخن آن باشد کہ چون در کمالات ظہور تجلیات ذاتی دائمی است لاجرم ہر نسبتی کہ
فوقانی است خارج از مرتبہ ذات نہ می تواند شد پس اطلاق لفظ امواج درست آمد و آن چہ
در ادراک این ناقص العقل آمدہ است در نسبت حقائق چیز با ظہور می کند کہ در نسبت
کمالات آن ظہور نیست مثلاً در حقیقت کعبہ معظمہ ظہور عظمت و کبریائی و مسجودیت ممکنات
را بہ نحو ظہور می فرماید کہ عقل در ادراک آن لنگ و عاجز می ماند - الخ -

بہ طراز دامن نازاد چہ ز خاکساری رسد نہ ز دآں مثرہ بہ بلندی کہ ز گرد مثر و عارسد

حقیقت کعبہ ربانی

دائرہ
حقیقت کعبہ ربانی

ایں دائرہ اول است از حقائق الہیہ - دریں جا فیض وارد می شود از ذات بحت کہ مسجود جمیع ممکنات و منشی حقیقت کعبہ معظمہ است برہیت و خدائی سالک -

باید دانست کعبہ ربانی را صورتی است و حقیقتی است - و ظاہر است کہ در صورت حقیقت مناسبی باشد مثلاً ظل را مناسبتی است بہ اصل صورت چہ صورت منظر اسرار حقیقت است و ظل بہ صورت اصل جلوه می دهد - حقیقت کعبہ از عالم بے چون است و مسجود کل ممکنات است - چوں صورت او در عالم چوں جلوه نمود حکم سجده بہ آں بہت شد - چہ او منظر حقیقت خود می باشد کہ عبارت از مسجودیت حضرت ذات است تعالیٰ و تقدس کہ در ہر مقام مسجود و معبود است -

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُولُوْا فَاُفْتَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَّاسِعٌ عَلِيْمٌ -

حقیقت قرآن کریم

دائرہ
حقیقت قرآن کریم

ایں دائرہ دوم است از حقائق الہیہ - دریں جا فیض وارد می شود از ذات بحت کہ مبدأ وسعت بے چوں و منشی حقیقت قرآن است برہیت و خدائی سالک -

دریں مقام بواطن کلام پاک ظاہری گردد - ہر حرف و ریائے بے کراں و موصل کعبہ حقیقتی می باشد - زبان تلاوت کنندہ حکم شجرہ موسوی پیدا می کند و برائے تلاوت تمام قالب بمنزلہ زبان می گردد - انکشاف انوار قرآن مجید در بطن عارف ثقل و گرائی می آرد و حقیقت اَنَا سُلِقْتُ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا را واضح می نماید -

حقیقت صلاۃ

دائرہ

حقیقت صلاۃ

ابن دائرہ سوہم است از حقائق الہیہ۔ درین جا فیض دارد می شود
از ذات بحت کہ کمال وسعت بے چونی دارد و منشی حقیقت صلاۃ
است بر ہیئت وحدانی سالک۔ در نماز ابواب احسان می کشانید و
غایت قرب بے نشان حاصل می شود کہ اقرب قایکون العبد من الرب بیان آن
می کند۔ نماز است کہ معراج مومن آمدہ۔ نماز است کہ چہرہ مطلوب رامی نماید و عاشق را بہ
معشوق می رساند۔ نماز است کہ لذت بخش غمگساران است و راحت دہ مشتاقان۔ ارحمن
یا بلا ل رمزے است از ان و خیرۃ عینی فی الصلاۃ بیانے است از ان۔
گر تو خواہی در دو عالم ز ندگی ! بندگی کن بندگی کن بندگی
کار کن تا مزد یابی بر مزید کاں ترا از بہرائی کار آفرید
سالک کہ از حقیقت صلاۃ حظے گرفته چون برائے تکبیر تحریمہ ہر دو دست می بردارد گویا
کہ از ہر دو عالم دست می افشانند۔ از نشأت دینی بر آمدہ در نشأت اخروی می در آید۔ در
حضور حضرت بے چون خود رامی یا بدو بہ عرض نیاز مصروف می شود از خشوع استادہ می ماند
و از تجربہ رکوع می رود و گاہے از فرط شوق سر بہ زمین می نہد۔
سر در قدمش بردن ہر بار چہ خوش باشد از دل خود گفتن یا بار چہ خوش باشد
باید دانست در حقائق الہیہ تا آخر این دائرہ سالک را سیر قدمی حاصل است و از ان پس
کہ دائرہ معبودیت صرفہ است نصیب سالک سیر نظری است۔
در مکتوبے حضرت مجدد قدس سرہ می نویسند۔ تنبیہ۔ آں چہ بالا گزشتہ است
کہ وصول نظری بالاصالت نصیب حضرت خلیل است و وصول قدمی بالاصالت نصیب
حضرت حبیب علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نہ بہ آں معنی است کہ آں جاست ہر دو
مشاہدہ است و یا قدم را آں جا گنجائش است۔ آں جا مورا گنجائش نیست قدم چہ باشد
بلکہ در ان جا وصولے است مجہول کیفیۃ۔ اگر در صورت مثالیہ بہ نظر مرسوم گشت
وصول نظری می گویند۔ و اگر بہ قدم۔ وصول قدمی۔ و الا نظر و قدم از ان حضرت حبیب
شانہ ہر دو والہ و حیراں۔ انتہی۔

آنها کہ زمعبود و خبر یافته اند از جمله کائنات سر تاخته اند
در یوزہ بھی کغم زمرداں نظرے مرداں ہمہ شرب از نظر یافته اند

معبودیت صرفہ

این دائرہ چہارم و منزل آخر از حقائق الہیہ است۔ این جانیض
وارد می شود از ذات بحت کہ معبود صرف است بر ہیئت و عدالی سالک۔
این جاسیر نظری است ہر قدر تواند سیر کند۔

ما تماشا کناں کوتاہ دست تو درخت بلند بالائی
احتمالے دارد کہ در معراج شریف چوں آل سرور عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم بہ منتہائے
مدارج قرب رسید و خطاب قف یا فخر قف فان سر تبارک یصلی صدور یافت آل وقفہ برائے
توقف سیر قدمی امتیاں باشد کہ بالاتر از اں برائے ایشان جائے قدم نہادن نہ ماندہ۔
آنجا کہ عقاب سرنگوں خواہد بود بالے بنگر کہ خجندہ چوں خواہد بود

مدرج مفتیم حقائق انبیاء علی صاحبہا السلام

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در ایضاح الطریقہ نوشتہ اند۔ ہذاں کہ نزد حضرت مجدد
رفی اللہ عنہ اول تعین حجتی است و مرکز اں تعین حب بہ اعتبار محبوبیت و محبت ممتزجیت حقیقت
محدی و تعین جسدی آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم است و بہ اعتبار محبت صرفہ حقیقت موسوی
است علیہ السلام و محیط اں مرکز کہ مثل دائرہ است در صورت مثالی خلقت است آل حقیقت
ابراہیمی است علیہا السلام۔ الخ۔

حقیقت ابراہیمی علی صاحبہا السلام

این اول دائرہ است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ اں دائرہ خلقت
اعلیٰ مقام کثیر البرکات و از بس شگرت است۔ در اینجا فیض وارد می شود

از ذات بخت کہ با خود انس و موافقت دارد و نشی حقیقت ابراهیمی است بر مہیت و عدالی سالک
درین مقام انس خاص و خلوت با اختصاص بہ حضرت ذات پیدای شود۔ کیا لفضل و کرم و بندہ نواز
ہرگز خواهند بہ این مقام مشرف می سازند و بہ ذوق یارانہ و کیفیت خلیلانہ ہرگز خواهند سر فرازی
نمایند۔ لَکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْہِ مَن یَّشَاءُ۔

این سعادت بہ زور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ !

حضرات انبیاء علیہم السلام درین مقام تابع حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اند چنانچہ
اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰہِیْمَ حَنِیْفًا اُثَارَت است بہ آن کثرت صلاۃ ابراہیمی کہ در نماز می خوانند
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰہِیْمَ
وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرٰہِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ درین مقام ترقی می بخشد۔

حقیقت موسوی علی صاحبہا السلام

دائرہ

حقیقت موسوی

این دائرہ دوم است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آن دائرہ محبت
صرفہ است۔ درین جانیض وارد می شود از ذات بخت کہ محبوب خود است
و نشی حقیقت موسوی است بر مہیت و عدالی سالک۔

درین مقام با وجود ظهور محبت شان استغنا و بے نیازی نیز ظهور می فرماید و ہمیں معلوم
می شود آنچه از حضرت موسی کلیم اللہ علیہ السلام بعض کلمات جرات آمیز صد دریافتہ۔ در ویدی
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ
مُخَوِّصًا عَلٰی کُلِّیْلَکَ مُوسٰی وَ هَارِیْلَکَ وَ سَلِّمْ درین مقام ترقی می بخشد۔

حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام

دائرہ

حقیقت محمدی

این دائرہ سوم است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آن دائرہ
محبت ممتزجہ با محبت بیت است۔ درین جانیض وارد می شود از ذات
بخت کہ محبوب و محبوب خود است و نشی حقیقت محمدی است بر مہیت و عدالی سالک۔

دویم در اسم شریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم گویا اشارہ بہ محبت و محبوبیت می کنند کہ عبارت
ازین مقام است و بعد از دویم لفظ حمد می ماند کہ بمعنی منتهی و پایاں است فهو صلی اللہ
علیہ وسلم حد و آمد فی المحبۃ و المحبوبۃ - و ما احسن صنیع سید نلحسان رضی اللہ
عنه فی اخراج اسمہ الشریف من اسم محمود و حیث یقول -
و شق له من اسمہ لیجله فذوالعرش محمود و هذا محمد
درین مقام بالخصوص این درود شریف ترقیات می بخشد اللهم صل علی سیدنا محمد و
آله و اصحابہ افضل صلواتک عدد معلوماتک و بارک و سلیم -

حقیقت احمدی علی صاحبہا الصلوة والسلام

دائرة

حقیقت احمدی

این دائرة چهارم است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آن دائرة
محبوبیت صرفه است و درین جا فیض وارد می شود از ذات بحت کہ
محبوب خود است و منشی حقیقت احمدی است بر ہیئت وحدانی
سالک - درود شریف آلف الذکر موجب ترقیات می باشد - میم کہ در اسم شریف احمد
است اشارہ بہ مقام محبوبیت می کند و بعد از میم لفظ احمدی ماند کہ آن بمعنی فردا است
ای المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم - فرد فی العبودیۃ و المحبوبۃ حضرت فرید الدین عطار
قدس سرہ اشارہ بہ این معنی چه خوش دُر بر سر سفته - جزا ہ اللہ خیر الجزا -

بہ معنی بہد مقدم بر ہمہ کس	اگر چه صورت او آمد از پس
بہ صورت آدم او را اگر پدر بد	بہ معنی او پدر - آدم پسند
عملہا را بہ حضرت رابطہ اوست	اگر معتبول گردد واسطہ اوست
محمد در شریعت نام او دان	ولیکن در حقیقت احمدش خوان
بیفکن میم احمد از طریقت	کہ تا نامش بدان در حقیقت
خدا را در الہیت احد خوان	نبی را در عبودیت یکے دان
چو حق اندر خدائی فرد و دانا است	نبی در بندگی بے مثل و ہمتا است
یقین دان تا کہ شناسی خدا را	نہ دانی و تدر و جہا مصطفارا

تو اور اچو بدانستی تمام است ترا کار دو عالم با نظام است
حضرت شاہ ابو سعید قدس سرہ نوشتہ اند کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ در جائے تحقیق
فرمودہ اند کہ حقیقت کعبہ معظمہ بعینہ حقیقت احمدی است یعنی این سخن در فہم قاصر نہ می
آمد چہ حقیقت کعبہ در حقائق الہیہ است و حقیقت احمدی در حقائق انبیاء است پس چہ
طور یک حقیقت باشد روزے در حقیقت احمدی متوجہ بودم ناگہاں دیدم کہ ظہور حقیقت
کعبہ معظمہ واقع شد و نداد در دادند کہ عظمت و کبریائی ہم خاصہ محبوب است و محبوبیت و
مسجودیت ہر دو از شیونات آل حضرت است پس در سخن صاحب الطریقہ جائے ریب و
تردد نیست۔ الخ۔ فقیر گوید آنچه حضرتیں قدس اللہ اسرارہا فرمودہ اند قطعاً درست و صواب
است کما سیاتی بیانہ فی الدائرۃ الآتیۃ۔

حُب صرفہ ذاتیہ

دائرہ
حُب صرفہ ذاتیہ

این دائرہ پنجم است از حقائق انبیاء علیہم السلام و از مقامات مخصوصہ
حضرت محبوب رب العالمین است صلی اللہ علیہ وسلم۔ دریں جاہ فیض
وارد می شود از ذات بحت کہ منشی دائرہ حُب صرفہ ذاتیہ است بر مہیت
و عدائی سالک۔ بہ سبب قرب این مقام بہ حضرت اطلاق علو و بلندی از لوازم اوست۔
عناشکار کس نہ شود دام باز چیں کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را
نزد و امام الطریقہ حضرت مجدد قدس سرہ تعین اول کہ حضرت لاتعین را شدہ آن تعین
حُب است کماورد فی الحدیث القدسی کُنْتُ کُنْزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ
فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأَعْرِفَ وَ هَا تَعِينَ اَوَّلِ حَقِيقَتِ جَنَابِ مُحِبُّوبِ کَبَرِيَا است صلی اللہ
علیہ وسلم۔ علامہ قسطلانی و علی قاری و دیگر اکابر گفتہ اند۔ از احادیث صحیحہ این مضمون ثابت
است کہ حق تعالی بہ حبیب خود خطاب کردہ گفتہ۔ اگر تو نہ می بودی آسمانہا را پیدا نہ کردی
و خدائی خود را بہ ظہور نہ آوردی پس معلوم شد مبداء خلقت وجود با جو دآں سرور عالمیان است
اول نور پاک آن جناب بہ ظہور رسید و از آن نور بہ ظہور عرش و کرسی و لوح و قلم و آسمانہا و
زمینہا و ملائک و جن و انس و تمام کائنات بہ وجود آمدند۔ چنانچہ ارشاد شدہ کُنْتُ

نبیاً و آدم بین الروح والجسد۔ آں جناب بدرجہ اتم منظر صفات حضرت احدیت گردید۔
از ظہور کمال در مخلوقے شدہ فی الحقیقت آں کمال از کمالات محبوب کبریا است۔ از ظہور
ہماں نور حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائک گشت و از تجلیات ہماں نور کعبہ معظمہ مسجود
خلایق گشت۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ اَفْضَلَ
صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُومَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ در حقائق انبیاء علیہم السلام تا آخر این مقام
برائے سالک سیر قدمی تجویز فرمودہ اند و بعد ازین جائے قدم نہادن نیست۔

لا تعین و حضرت اطلاق حل مجرہ

دائرہ
لا تعین و حضرت اطلاق
حل مجرہ

دائرہ ششم و آخر دائرہ از دو اتر حقائق انبیاء علیہم السلام دائرہ
لا تعین است۔ درین جانبیض وارد می شود از ذات بحت کہ مبری و
منزہ است از تعینات، بر ہیئت وحدانی سالک۔ درین مقام
قدم بے چارہ عاجز و لنگ ماندہ و نظر حیران و سرگردان گشتہ۔

لے ز دردت خستگان را بودے در آن مدہ
صد ہزاراں چو موسیٰ هست در ہر گوشہ
سینہا بنیم ز سوز ہجر تو بریاں شدہ
ایں جا سیر نظری تجویز فرمودہ اند لیکن بارگاہ عظمت کبریا نظر بیچارہ حیران و سرگردان ماندہ۔
بہ گوش ہوش بشنوم صدائے لن ترالی را
کجا طاقت مکانی را کہ بیند لامکانی را
اندر این موطن مقدسہ تجویز سیر قدمی و سیر نظری نہ باین معنی است کہ در آنجا نفوذ و شہود است
بلکہ بہ این معنی است کہ اگر آن مراتب لامکانی را بہ مقامات مکانی در صوت مثالیہ ترسم آری
آن سیر را تعبیر بہ سیر قدمی یا سیر نظری خواہند کرد۔ کما مریبانہ۔

باید دانست کہ ہر دائرہ کیفیات خاصہ دارد و آن عبارت از قرب بہ نہایت کیفیات خاصہ است
بے نہایت ہیچ صوت نہایت نہ دارد، و آنچه بہ انتہائے ارہ گویند یا اعتبار احوال سالک گویند یعنی حل
کہ سالک در آن طن بود بہ تمام رسید۔ لکان را اندرین موطن غیر از وجدان نصیب نیست، کم کہست کہ
یکشف عیان متنازعہ این است بیان مختصر از سلوک حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ اسرارہم
رمزہ ز مقامات نہایات طیور
گفتم بہ تو گر نہم کنی منطق طیر



تتمتہ در بیان بعض دوائے



باید دانست کہ این راہ سلوک از بس مرتب و مستقیم است کہ سالک را بتوفیق اللہ
و قوت بہ اقرب وقت و بہ احسن وجہ تا مقصود می رساند۔ مثالش آن راہی می تواند شد
کہ بہ خط مستقیم در زروع و صحاری و غابات و جبال واقع شود کہ نہ پیچ و خم دارد و نہ
مزلات و معاذر۔ کہے کہ بر چنین شارع طویل سفر می کند ضروری است کہ بس مناظر
غلط و آشیا کثیرہ بہ یکین و بسیار خود خواهد دید۔ ہمیں حال سالک است کہ بہ یکین و بسیار
این راہ در امواج بحر نور مقامات کثیرہ و نشانات عجیبہ خواهد دید۔ سالک ہوشیار ہمان است
کہ در پس تحقیق و تفتیش آن مقامات خود را نہ اندازد۔ چہ اسماء و صفات جل سلطانہ
نہایتی نہ دارد کہ بعد از فتح آنہا بہ مقصد رسی تواند رسید چنانچہ در اول بیان
مراقبات قدرے ازین بیان گزشتہ حضرت شاہ ابوسعید در رسالہ خود تذکرہ سہ مقامات
کرده اند محل وقوع آن نیز بیان کرده اند **وَ اِنَّكَ بِمَا قَالَهُ بِالْاِخْتِصَارِ**۔

۱۔ دائرہ سیف قاطع کہ در محاذی ولایت کبری واقع است۔ سیف قاطع ازاں
گویند کہ چون سالک در اں دائرہ قدم می نہد مانند مسیر بر بندہ ہستی سالک را نیست و نابودی کند
علاوہ قیومیت ناشی از دائرہ کمالات اولوالعزم است۔ چہ منصب قیومیت
متعلق بہ انبیائے اولوالعزم بودہ است۔ چونکہ علمائے امت مرحومہ بہ منزلہ انبیائے
بنی اسرائیل اند اگر در بنی اسرائیل جماعات انبیا بودہ اند انبیائے اولوالعزم نیز گزشتہ
اند خدمت انبیا بنی اسرائیل بہ علماء و اولیائے این امت مفوض شدہ است چنانچہ
بہمال و او تاد و قطب و غوث و قیوم را ظہور شدہ۔ **وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنُ يَّشَاءُ**۔

۲۔ دائرہ حقیقت صوم در محاذات دائرہ حقیقت شہر آن کریم واقع است۔
باید دانست کہ اصل مقصود از سلوک تہذیب اخلاق و دوام توجہ بہ مبداء فیاض است۔
کہ بہ پائے استقامت و مثابرتہ بروجہ عاجزی و نیاز مندی و اخلاص نقد وقت می
تواند شد **رَزَقْنِيَّ اللّٰهُ وَاِيَّاكَ صِدْقَ الْعَمَلِ وَاِخْلَاصَ الْبَيْتِ وَالتَّوْفِيقَ**
لِمَرْضَاتِهِ۔ از کریمان کار ہا و دشوار نیست

لے زائد خود ہیں کہ نئی محرم راز
چندیں بہ نماز و روزہ خویش مناز
کارت ز نیازی کشاید نہ نماز
باز بچہ بود نماز بے صدق و نیاز

خاتمہ در بیان بعض فوائد

طریقہ بیعت۔ بیعت بمعنی عہد کردن و استوار بودن بران است۔ چون طالب برائے استفادہ نزد شیخے بیاید۔ شیخ را باید اول امتحان او کند۔ صدق و اخلاص اور البسجد۔ عجز خود ظاہر نماید و معذرت کند۔ اگر بفہم کہ طالب صادق الارادہ مخلص النیہ است قبول فرماید و اگر امر بہ استخارہ کند بہتر است۔ چون قصد بیعت نماید طالب را پیش خود دو زانو بنشانند۔ دست اورا گرفته توبہ بدہد و بہ استغفار خواندن امر کنند و معنی استغفار را بفہم داند و کلمہ توحید و کلمہ شہادت و کلمہ ایمان را بخواند و طالب نیز بخواند۔ معنی کلمہ ایمان را بیان فرماید اقرار گیرد کہ ارکان اسلام را بجا آرد۔ در ادائے فرائض و واجبات ہرگز کوتاہی نہ کند۔ از حرام و مکرم تحریمی خود را دور دارد۔ اکتفا از توبہ بریں قدر نماید و تفصیل را حوالہ بہ مرور ایام نماید۔ و باز تلقین ذکر شریف نماید و التجاہ بارگاہی نیاز رب العزت کند کہ او سبحانه و تعالیٰ بہ کمال مرحمت خود اورا و توبہ اورا قبول فرماید و ابواب رحمت بروے بکشد و باز توجہ بہ حال طالب مرعی دارد تا لطائف شریفہ ادبہ اسم پاک پروردگار ذکر گویا گردند۔

طریقہ توجہ بہ طالب۔ شیخ را باید ہنگام توجہ نمودن متوجہ بہ پیران کبار باشد و بہ واسطہ ایشان از جناب الہی طلبکار فتح باب شود۔ حضرات مشائخ ماقدرس اللہ اسرار ہم و افاض علینا من برکاتہم بہ وقت توجہ طالبان گاہے خود را بہ صورت مرشد خود تصور نمودہ توجہ می نمایند۔ و گاہے خود را از میان برداشتہ و بہ جائے خود از ائمہ طریقت کسے تصور کردہ القائے نسبت شریفہ می فرمایند۔ مثلاً خود را بہ جائے حضرت مشکل کشا شہید نقشبندی یا حضرت عبید اللہ احرار یا حضرت مجدد یا حضرت جان جانان مظہر شہید قدس اللہ اسرار ہم دانستہ القائے نسبت شریفہ می نمایند و خود را بیش از واسطہ تصور نہ می کنند۔ در عین توجہ متضرع و ملتی بہ حضرت مبداء فیاض گشتہ عرض نماید کہ در تمتع و اخذ فیوض و برکات ماہر دورا شریک ہمدیگر گردان۔ اگر مرید حاضر نہ باشد صورت مثالی اورا پیش خود نشانندہ توجہ فرمایند۔

فرمود: اندک توجہ تا آن وقت فرمایند کہ ذکر شریف در لطیفہ طالب سرایت کند کہ بہ قدر حد
انفاس یا کم و بیش ازاں می باشد۔

طریقہ دریافت نمودن احوال لطائف۔ طریقہ دریافت نمودن اثر ذکر
شریف در لطیفہ طالب آن است کہ متوجہ بہ ہماں لطیفہ شریفہ خود شود اگر غلبہ ذکر و استیلا
آن در لطیفہ خود محسوس کند بدانکہ توجہ اثر نموده است و ذکر شریف در لطیفہ طالب
سرایت کردہ است و شکر پروردگار بجا آرد۔

احسان ترا شمار نہ توانم کرد یک شکر تو از ہزار نہ توانم کرد
و نیز برائے کشف انوار باطن چشم سالک القائے توجہ می نمایند۔ این عاجز
گوید احیاناً حضرت پیر و مرشد برحق قدس سرہ متوجہ بہ چہمان سالک می شدند چوں نظر فیض
اثر ایشان بر چشم سالک می افتاد آن بے چارہ تاب دیدن آوردہ چوں مرغ بسمل می طپید و گسائی
کہ صاحب ظرف و استعداد می بودند از شدت اثر می لرزیدند۔

بکدام آئینہ مائی کہ ازین و ازان فاعلی تو نگاہ دیدہ بسملی مشرودا کن و بہ کفن در آ
طریقہ دریافت نمودن کیفیات باطن۔ باید کہ اول خود را از نسبت متکیفہ
خود خالی سازد۔ باز بہ صفت علمی او تعالیٰ بہ تصریح تمام متوجہ شود و عرض نماید اے علیم و اے
خبیر از کیفیت باطن این شخص مطلع گرداں۔ تکرار این ہر دو اسم از زبان در طریقہ حضرات
مانیست حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ طریق ماطرق دعوت اسمانیست اکابر این
طریقیت استہلاک در مستائے این اسما اختیار فرمودہ اند۔ الخ۔ ہمہ تن متوجہ بہ صفت
علمی پروردگار شود۔ چوں فیض صفت مذکورہ فائض شود۔ متوجہ بہ باطن آن شخص شود۔ آن
نظم ہر چہ از احوال و آثار در باطن خود مشاہدہ کند آن را عکس شخص مقابل داند ظہور صفت و
قبض و ظلمت و انقباض دلیل صفت و فجور آن شخص است۔ نور و سرور و اطمینان و جمیعت و
انسیاط آثار صلاح و تقوی است۔ از اہل چہشت حرارت و گرمی و شوق و از اصحاب قادریہ صفا و
لمعان و انار باب نقشبندیہ بے خودی و اطمینان مدرک می شود احوال سہروردیہ مشابہ
بہ احوال نقشبندیہ است۔ و از مجددیای از اصحاب ولایت صغریٰ بر لطیفہ قلب ذوق و
شوق و حرارت و محبت رومی نماید و از اصحاب ولایت کبریٰ بر لطیفہ نفس اطمینان و استہلاک
اضمحلال ظاہری شود بلکہ تمام بدن را در می گیرد و در دیگر مقامات لطافت و بے رنگی و وسعت

بہ جمیع لطائف محیط می شود کہ از ادراک آن نزدیک است کہ نزدیکان دور باشند تا بہ دوراں چہ رسد فیض نسبت اہل اللہ مثل نور خورشید کہ از روزنے می تابد یا مثل ابر محیط یا شبنم لطیف ظاہری شود۔

طریقہ اشرف بر خواطر۔ برائے اشرف بر خاطر کسی باید کہ اول خود را از جمیع خطرات پاک کند چوں در ساحت سینہ اثر سے ہم از آثار خطرات نہ ماند متوجہ بہ آن شخص شود۔ آن زمان ہر چہ از خیر و شر در خاطر ظہور نماید عکس آن شخص داند بشرط اعظم بر اشرف خواطر۔ نفی خواطر خود است ہر کہ بران قادر است اورا این ملکہ حاصل است۔

فقیر گوید عفی اللہ عنہ و آلہ کآملین جناب پیرو مرشد برحق قدس سرہ را این ملکہ بہ وجہ اتحم حق تعالی عنایت کردہ بود۔ ہر وسوسہ را علی الفور می گرفتند و بران متنبہ می فرمودند احیاناً بہ نوعی کہ غیر از صاحب آن وسوسہ دیگرے نہ می ہمید مثلاً ارشاد می کردند افسوس بعض افراد بہ این قسم می گویند یا خیال می کنند چنانچہ از جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مروی است کہ آنجناب نیز بہ این قسم تنبیہ فرمودہ اند کہ قَابَالَ اَقْوَامٍ یَفْعَلُونَ کَذًا و احیاناً اظہار فرمودہ بیاں می نمودند۔ گاہے بہ صورت لطف و مرحمت و گاہے بہ صورت زجر و توبیخ۔ موافق ارشاد انزلوا الناس منازلہم بکار وادہ مسلم۔ کَیْفَ لَا وَقَدْ قَالَ لِنَبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَتَقْوَا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُورِ اللہِ۔

طریقہ دریافت احوال صاحب قبر۔ باید کہ پشت بہ قبلہ و رو بہ جانب قبر کردہ در مقابل سینہ بہ نزدیکی قبر بہ حد ادب بنشیند و در صورتی کہ اگر جائے بہ قرب آن قبر نہ یابد پس ہر جا کہ تواند بنشیند اولاً چیزے از کلام الہی خواندہ ایصال ثواب کند۔ باز از نسبت و کیفیات خود را ہتی ساختہ بہ صفت علی پروردگار متوجہ شود۔ بہ نوعی کہ پیشتر بیاں شدہ۔ چون فیض اتم مبارک درگیرد متوجہ بہ صاحب قبر گردد۔ آن زمان ہر چہ از آثار سعادت و شقاوت بنید عکس صاحب قبر داند۔

فقیر گوید حضرت پیرو مرشد برحق سیدی الوالد قدس سرہ اکثر سورہ لیس بہ کمال تبیل و ترتیل تلاوت می فرمودند و گاہے سورہ ملاحی می خواندند و باز متوجہ می شدند۔ و بعض اوقات دیدہ شدہ کہ ہمراہ روانند۔ استادہ سورہ فاتحہ و ہر چہ اقل می خواندند و ایصال ثواب کردہ و قدرے توقف نمودہ می رفتند۔ روزے در غربہ سوار بودند چون نزد

جتلی قبر رسیدند کہ در سر کویہ واقع است و کویہ بہاں نام مشہور شدہ۔ فرمودند دریں جا
ہیج نسبت معلوم نہ می شود از فیض و برکت خالی است۔ فیما بعد فقیر از بعض افراد شنید
کہ این قبر از حیوانے است کہ کسی آل را دفن کردہ بود۔ و بہ مرور ایام جہلا آل را ضریح و
مزار ساختند و نسب و سلسلہ نیز فراموش آوردند۔ واللہ اعلم بحقیقتہ الامر۔

طریقہ استفادہ از صاحب قبر۔ برائے استفادہ از صاحب قبر مناسب است
کہ اول سلام بخواند اگر بہ الفاظ ماثورہ باشد بہتر است۔ حضرت سیدی الوالد قدس سرہ
بہ این الفاظ سلام می خواندند اَسْلَامٌ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ
وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لِلْاَحْقَاقِ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَکُمْ
الْعَافِیَۃَ یَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْنَا وَ الْمُسْتَآخِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ مَكَّةَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَیْ وَ اَسْرَحْمَہُمَا کَمَا سَرَّتَ بَیَّانِی
تَغْفِرُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْحَیَّیْنَ
مِنْہُمْ وَ الْاَمْوَاتِ اِنَّکَ سَمِیعٌ قَرِیْبٌ فَجِیْبِ الدَّخَوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

باید کہ سلام استادہ بہ صورت ادب و خشوع خواند من بعد قبالہ سینہ صاحب قبر نزد قبر بہ حد
ادب بنشیند و از کلام پاک الہی آنچہ میسر باشد بخواند قدرے بہ آواز بلند۔ و ایصال ثواب
نماید و خود را از نسبت و کیفیت تہی ساختہ سینہ خود را محاذی سینہ صاحب قبر تصور
کردہ متوجہ شود ہرچہ از آثار و انوار و کیفیات یابد آن را نسبت صاحب قبر داند۔

طریقہ ازالہ مرض۔ فاتحہ خواندہ ثوابش بہ ارواح حضرات پیراں رساند۔ باز اسم
مبارک یَا شَافِیْ خواندہ متوجہ انوار شریفہ این اسم مبارک گردد چون نبیند اسم مذکور
قائض شود توجہ بہ ازالہ مرض نماید۔ بہ پنججہ کہ مریض مقابل باشد و ہمت نمودہ مرض را
از بدن او جدا نمودہ پس پشت او بنیازد۔ و بہ این عمل مشغول ماند تا وقتہ کہ آثار توجہ
ظہور نماید۔ چند روز این عمل جاری دارد۔

طریقہ دیگر برائے ازالہ مرض۔ آن است کہ مریض را پیش رو نشانند بہ قدر پنجصد نفس
اشتغال بہ نفی و اثبات کند بہ نوعی کہ اَزَالِہُ انتفائے مرض مراد گیرد و اَزَالِہُ انتفائے
مراد گیرد۔ یعنی مرض را بیل شد و دور شد و جایش شفا گرفت۔

در ازالہ مرض از نفی و اثبات طریقہ دیگر از حضرت شہید قدس سرہ منقول است

فرمودہ اند کہ در صورت نفی و اثبات بالنفس کہ اندرون می رود عوارض جسمانی مریض تصور نماید کہ از بدن او جدا می شود و بالنفس کہ بیرون می آید تصور نماید کہ عوارض معبودہ از اندرون سلب کنندہ بالنفس او بروئے زمین می افتد تا سلب کنند متاثر و متاثری نہ گردد۔
از مقایسہ امراض جسمانی طریقہ سلب امراض روحانی نیز مبین گشت و طریقہ سلب نسبت و رفع قبض و برائے بسط نیز ہمچنین است۔ البتہ در سلب کردن نسبت کسی یا در صورت رفع کردن قبض در صورتی کہ از حضرت منظر شہید قدس سرہ منقول شدہ است در نفس کہ بیرون می آید تصور نمودن انداختن نسبت مسلوبہ یا قبض بروئے زمین لازم نیست۔ چہ خود متاثری نہ خواہد شد۔ و در صورت اول کہ بہ صفتہ از صفات پروردگار متوجہ شدن است پس برائے سلب نسبت و برائے رفع قبض بہ اسم شریف یا قابض و برائے بسط بہ اسم شریف یا باسط متوجہ شدن است و ہمچنان برائے تہرا عدا بہ یا قاہر و برائے نصرت بہ یا ناصر و برائے امور دیگر بہ اسماء شریفہ دیگر کہ ملائم آن امر باشد متوجہ شدن است۔

و اگر خواہد کہ از آثار توبہ و صلاح و تقوی و پرهیزگاری در باطن عزیزے افاضہ نماید پس آن عزیز را پیش خود بنشانند اگر آن عزیز حاضر است و الا صورت مثالیش را پیش روئے خود تصور دارد و آنچه از آثار توبہ و صلاح در باطن پیدا می شود آن کیفیت را در باطن آن عزیز القا نماید۔ در چند صحبت انشاء اللہ اثر ظاہر خواہد شد و اگر استعجال تاثیر مطلوب بود پس ہر وقت این کیفیت را در تصور دار و بہتر آن است کہ اول در سلب اوصاف ذمیمہ توجہ بر گمارد و بہ اسم شریف یا قابض متوجہ شدہ رذائل را دور کند و باز در القائے آثار اوصاف حسنہ توجہ خود را مبذول کند کہ این طریق سریع تاثیر است و بر ہمیں پنج برائے جلب منفعت یا دفع مضرت یا غیر آن کہ حصول یا دفع آن مطلوب بود بہجت بر گمارد ان شاء اللہ تعالیٰ موفق شدہ بہ مطلوب خواہد رسید۔

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوب دوم نوشتہ اند۔ بدانکہ از کلام اکابر متقدمین این طریقہ شریفہ قدس اللہ اسرارہم کمال عبارت از سوخ ملکہ حضور و حصول فنا و بقا معلوم می شود می فرمایند آخر کار انتظار است پس اگر طالب بہ دوام حضور و وسعت نسبت قلبی مشرف شود و حضور جہات ستہ را احاطہ نماید و توجہ بہ کیف و برہمیں

بس نموده پرداخت آن نماید به درجات حضور کہ بیان کرده شد البتہ برسد و از دوستان
 خداست مستغرق در یائے وحدت و قابل اجازت طریقہ اما در طریقہ علیہ مجددیہ تا بہ فنائے
 نفس و کمالات ولایت کبری نہ رسد اجازت مطلقہ نہ می شود و در فنائے قلبی خطرہ از دل
 برود اما از دماغ ریزاں شود و بعد فنائے نفس از دماغ نیز منتفی گردد و بعد از اں در ادراک
 خطرہ کہ از کجای آید حیرت است انتفائے خطرہ از دل و دماغ پیش از باب عقل معقول
 نیست لیکن طریقہ دوستان خدا و رائے نظر و عقل است۔ الخ۔ و نوشتہ اند۔ از اجلہ
 واقعات رویت باری تعالی و زیارت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر از شائبہ و ہم و
 خیال مبرا باشد۔ وجہ اشتباہ حقیقت بہ موهوم آن کہ لمعان انوار ذکر یا محبت و اخلاص
 یا مناسبت استعداد بہ جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رضائے مرشد یا نسبت
 باطنی او یا کثرت درود یا خواندن بعضی اسماریا یا احیاء سنت یا ترک بدعت یا خدمت
 سادات یا توغل بہ علم حدیث بہ صورت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متصور می شود۔
 پندار د کہ بہ شرف زیارت مشرف شدہ است و آن چنان نیست بلکہ بہ نخے ازاں دریائے
 رحمت سیراب شدہ۔ ازین است کہ بہ صورت مختلفہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رامی
 بیند۔ اگر صورت مبارک کہ در مدینہ منورہ موجود است و صاحب شمائل آن را بیاں
 نموده بنید البتہ سعادتے است بزرگ و موجب ترقی در باطن و از دیاد توفیق می شود۔
 والاّ دل بہ وہم و خیال خوش می شود۔ الخ۔

بود در جہاں ہر کس را خیالے مرا از ہمہ خوش خیال محمّد
 بہ زوئے زمین گشتہ سلطان عالم ہر آن کو بود یائے مال محمّد
 و در مکتوب نود و پنجم نوشتہ اند۔ بہ ذکر لا الہ الاّ اللہ و صدم بار محمد رسول اللہ عروج و جذبہ
 حاصل می شود اگر بعد چند بار محمد رسول اللہ گوید عروج و نزول در می یابد و اگر تمام کلمہ
 بخواند حلقہ نزول می شود۔ در کثرت اسم جذبہ می آید و از کثرت تہلیل فنا دست و پد خواہد
 آمد و کم گردد و از کثرت درود خواہائے نیک می بیند و از کثرت تلاوت انوار بیاری شود
 و از کثرت نماز تضرع دست و پد۔ الخ۔

یاب دل پاک و جان آگاہ ہم دہ آہ شب و گریہ سحر گاہ ہم دہ
 در راہ خود اول از خودم بے خود کن بے خود چو شد من ز خود بہ خود را ہم دہ

و در مکتوب ہشتاد و یکم نسبت بہ مراقبات لطائف خمسہ نوشتہ اند۔ و در ہر لطیفہ توجہ بہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے آن است کہ مناسبتی و التفاتی از آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر شود و مرانا گواری آید کہ توجہ بہ غیر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ شود اگر چہ ایمان و یقین بہ حضرات انبیاء علیہم السلام حاصل است بیک در وحدت توجہ کہ اصل این راہ است قصور سے می آید و مشائخ را رحمۃ اللہ علیہم مثل عینک تصور نمودہ بہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت حق سبحانہ متوجہ باشند۔ و ہر امر نیت متابعت آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم ضرور است در ہر امر و ہر عمل کہ از آن حضرت بہ امت رسیدہ است از فرض و نفل توجہ بہ آن حضرت باید نمود کہ آن حضرت مبداء العمل اند۔ و در خوراک خوردن گوشت و سرکہ و کدو و شیرینی و خرمنہ و تر بنوز آل چہ خوردہ می شود نیز توجہ بہ جناب مبارک باید کرد کہ آن حضرت فرمودہ و کردہ اند تا عنایت از جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در رسیدن منبغ بہ انوار اتباع ضرر باید۔ الخ۔

ہر قوم راست را ہے دینے و قبلہ گاہے من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلا ہے
یاید دانست ظہور تمام تاثیرات کہ در خاتمہ بیان شدہ و نمود ہر گونه تصرفات بدون حصول دولت فنا و بقا دست نہ می دہد۔ و از متوسطان این راہ این گونه تصرفات بیشتر بہ ظہور می رسد منتہیان در صد چنین امور نہ می باشند چہ التفات ایشان بہ امور کونیہ نیست ایشان بہ مقام رضا رسیدہ اند و بہ مشاہدات انوار و تجلیات ذاتیہ مشرف شدہ اند۔

آں را کہ در سراسر نگاہے است فارغ است از باغ و بوستان و تماشائے لالہ زار
منتہی مثل مبتدی است اما فرق این قدر است کہ مبتدی از این امور واقفیت نہ دارد و نہ بر این امور قدرت دارد و منتہی با وجود واقفیت و قدرت بہ این امور خسیسہ سرفرو نہ می آرد و اشتغال بہ امور یقینیہ دارد این بزرگواران توجہ بہ نسبت چنین امور تضییع اوقات می شمارند۔ رضائے ایشان در رضائے پروردگار است کارے کہ ایشان را منظور می باشد او سبحانہ و تعالیٰ بہ فضل و کرم خود بے آن کہ ایشان توجہ و التفات فرمایند۔ آن کار را بہ انجام می رساند چنانچہ آن سرور عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم از این کیفیت خبر دادہ اند۔ روی الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اِنَّہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَا اَبْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْ لَصَدْرَکَ غِنًی وَاَسَدَ فَقْرَکَ

وَلَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَاكَ شُغْلًا وَلَمْ أَكُنْ فَقْرًا -

آنها کہ ہم دہندہ از دیدہ نشان
در عین تھیر اند و در بحر گماں
آں را کہ نمودند بہ بستند زباں

شجرہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ خیریہ

الہی بہ نامت چہ نامے است آں	کلید در رحمت ہے کراں
الہی بہ سردارِ کُل کائنات	جناب محمد علیہ الصلوات
الہی بہ آں کانِ صدق و صفا	ابو بکر صدیق رمنز و فنا
الہی بہ سلمانِ خیر و صفا	کہ شد داخلِ آلِ پاکِ نبی
الہی بہ قاسمِ امامِ طسری	منارِ ہدیٰ نورِ چشمِ عتیق
الہی بہ آں جعفرِ ذی نسب	کہ ہے راست صادق مبارک لقب
الہی بہ آں محورِ انوارِ دید	شہ عارفان حضرت بایزید
الہی بہ شربِ شہِ بواکھسن	کہ سرشار بد از شرابِ کہن
الہی بہ دانائے رمنزِ خفی	بہ ملک بقائے شیرے بو علی
الہی بہ آں یوسفِ پر ضیا	کہ بہاں از و گشت ملک صفا
الہی بہ آں خواجہ خواجگان	شہ عبد خالقِ امامِ جہاں
الہی بہ آں عارفِ بے مثال	گزوہِ یوگر شد محظوظِ خال
الہی بہ محمودِ عالی مقام	کہ آنجیرِ فغنه از ویافت نام
الہی بہ خواجہ عزیزاں علی	ز کوششِ بخیزد ہزاراں ولی
الہی بہ بابائے روشن ضمیر	محمد بہ سہاس بدرِ منیر
الہی بہ آں شہسوارِ کمال	بہ سوارِ سپہ امیرِ کلال
الہی بہ دائرہ ہر دردمند	امامِ الطریقہ شہ نقشبند
الہی بہ عطارِ دینِ را علا	مقطر از و گشت بزمِ صفا
الہی بہ یعقوبِ دانائے راز	گزوہ چرخ شد بر فلک سرفراز

الہی بہ اسرار عرفاں پناہ
 الہی بہ زاہد محمّد ولی
 الہی بہ آں کابل بے نظیر
 الہی بہ آں مرشد خاص و عام
 الہی بہ آں فانی بحسب نور
 الہی بہ آں شیخ احمد ہمام
 الہی بہ معصوم والا تبار
 الہی بہ آں سیف دنیا و دین
 الہی بہ آں سید پاک ذات
 الہی بہ آں طاہر لا مکان
 الہی بہ آں عبد اللہ ولی
 الہی بہ احلاص آں بوسعید
 الہی بہ نیروے عالی ہتم
 الہی بہ اسرار صاحب نظر
 الہی بہ غواص بحسب یقین
 الہی بہ این پاک مردان خویش
 ولی بوالحسن زید را رہنما
 مبیں سوئے اعمال ناگفتہ حال
 ولایت کہ دارد بہ خاصان تو
 دل تیرہ اش را تو پر نور کن
 بہ یمن ظلال و بہ نور صفات
 چنان مست گرد در اوج حضور

نہ ہے ناصر دین عبید الہ
 کہ بد واقف از ہائے خفی
 محمد بہ دودیش گشتہ شہیر
 بہ خواجہ کہ امکانک دارد مقام
 کہ باقی است مشہور نزدیک و دور
 مجتہد ز الف دوم شد امام
 عجب زیب بخشید آخر بہ کار
 طراوت از ویافت شرع متین
 چہ نور محمد ستودہ صفات
 حبیب الہ منظر جان جہاں
 ملقب بہ شاہ غلام علی
 کہ شد غرق انوار در روز عید
 شد احمد سعید آں امام حرم
 کہ وے نام دارد محمد عمر
 ابو الخیر عبد الہ محی دین
 کہ بودند از عشق تو سینہ دلش
 ز لطف در فیض بروے کشا
 بہیں رحمت را تو اے ذوالجلال
 بیا مرزیک یک ز عصیان او
 ز جام مے عشق محسور کن
 رسد تا مجال تجلی و است
 کہ از بے شعوری نہ ماند شعور

حق تعالی جل مجدہ حضرات مشائخ قدس اللہ اسرار ہم را اجر بے غایت عنایت فرماید کہ چہ را
 احسن و آہل و آہل برائے ما دون ہمتاں تجویز فرمودہ اند کہ ہزاراں ہزار افراد در اندک زمان
 از ماں راہ بہ کعبہ مقصود رسیدہ و امنہائے خود را از خوشہائے مراد پر ساختہ راحت ابد یافتہ اند

رُوحے خود مالم بہ عجز و افتقار
خوشہ چین حشر من اہل دلم
۱۰ از قبول حضرت صاحب کمال
دَہْذِ الْآخِرِ مَا قَصَدْتُ اِیْرَادَہٗ فِیْ هٰذَا الْکِتَابِ - چوں فقیر از تسوید و تبیین این
رسالہ شریفہ فراغت یافت تاریخ تالیفش را نظم کردہ گفت -
چراغت زید سراغ از رسالہ عرفاں
چہ خوش سروش بگفت این نوید تاریخی
بہ عون مبدأ فیاض ذوالمنن رحماں
زہے مدارج خیر و منار ہج لمعاں

۱ ۳ ۴ ۵ ۶

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ دَائِمًا وَاَبَدًا
مُعْجَدًا عَلٰی سَیِّدِنَا وَوَسَّیْلِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَهْلِ بَیْتِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَمَنْ تَبِعَہُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ -
پنجشنبہ ۲۹ جمادی الآخرہ ۱۳۶۷ھ ۳۱ جنوری ۱۹۵۷ء

قطعات تاریخ تالیف و طبع این رسالہ شریفہ

جناب برادر محترم و ابن حضرت العزم المکرم صاحب المعرفت والفضل والکمال حضرت
فیضان الوجود سعید مجددی ظلہ فرزند اصغر حضرت شاہ محمد معصوم قدس اللہ سرہ العزیز -
۱۰ سالہ کہ ازاں نوے معرفت آید
مربط خلیفہ حضرت ابوالخیر است
سعید خواست کہ تاریخ طبع او گردد
چو دیدش پئے طلاب رہنما گفتم
ز بہر علم و عمل زید با صفا گفتم
چہ خوش منارج سیر و قاجا گفتم

۱ ۳ ۴ ۵ ۶

از برادر زادہ عزیز فاضل حافظ قاری عبدالحمید مجددی سلمہ اللہ تعالیٰ

فرزند حضرت برادر محترم سابق الذکر

تَالِیْفُ (سَرِیْدِی) کَفْوۃُ الْفَجْرِ یَا تَلِیْقُ
مَنَاہِجُ السَّنَنِ مِنْ سَرٍّ مَزِیْعِلْمُنَا
فِیْہِ الْہُدٰی وَبِہِ الْاَسْرَارُ تَنْبِیْثُ
کَیْفَ الْقُلُوْبِ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَلِّیْقُ

